﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 23

جمعۃ المبارک 01 جنوری 2016ء

20 ربیع الاوّل 1437 ہجری قمری ❁ 01 صلح 1395 ہجری شمسی

شمارہ 01

اللہ کی خوشنودی

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دوگی کہ مَیں یہ رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزاروں۔ مَیں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے تو آپ کی خوشنودی مقصود ہے۔ چنانچہ آپؐ اُٹھے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے۔ آپؐ نے وہ ساری رات نماز اور گریہ وزاری میں گزاری۔

(تفسیر کشاف زیر آیت اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جاپان 2015ء

❁......مسجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ ❁......وہ تمام لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہوسکتے بلکہ وہ پیار، محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لامتناہی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ ❁...... جہاں اسلام نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں اور ان کی حفاظت کریں وہاں اسلام دیگر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ ❁......ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اسلامی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری مساجد ان مقاصد کو پورا کرتی ہیں جن مقاصد کو لے کر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ہماری مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔ ❁......دنیا میں جہاں بھی ہماری مسجدیں بنتی ہیں یا ہماری جماعتیں قائم ہوتی ہیں وہاں کے مقامی افراد اس بات کو جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم امن، ہم آہنگی اور برداشت کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔ ❁......ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس دَور میں حقیقی جہاد، تلوار یا اسلحہ کا جہاد نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا جہاد ہے۔ یہ جہاد اپنے نفسوں میں نیک تبدیلیاں لانے کا ہے اور یہ اسلام کی سچی اور امن پسند تعلیمات دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ ہم یہ افریقہ میں کررہے ہیں، یورپ میں، ایشیا میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں اور یقیناً دنیا کے ہر علاقہ میں کررہے ہیں۔ اور یہاں جاپان میں بھی ہمارا یہی مقصد ہے کہ اس معزز قوم کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔ ❁......ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے انشاء اللہ یہ مسجد جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی مسجد ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اس کے مینار یہ اعلان کریں گے کہ اسلام امن، تحفظ اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا مذہب ہے۔ ❁......آخر پر مَیں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری مساجد کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔

(مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دلنشیں بصیرت افروز خطاب)

❁......ہم پیرس میں دہشتگردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کردیا ہے۔ ❁......ہمیں خلیفۃ المسیح کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ ❁......خلیفۃ المسیح نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارہ میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔ ❁......جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہے۔ ❁......آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں نظریہ کلیۃً تبدیل کردیا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ ❁......جب آپ خلیفہ کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔ خلیفہ کی روح واقعی بہت پُرامن ہے۔ ❁......خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دُور ہوجائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔ **(بیت الاحد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کے تأثرات)**

پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ مسجد بیت الاحد کا وسیع پیمانے پر تعارف......اسلام احمدیت کے حقیقی پیغام کی تشہیر۔

❁......لوگوں کو احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کا حکم ہے۔ یہ تزکیۂ نفس کے لئے ضروری ہے۔ ❁......عبادتوں، نمازوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہونی چاہئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو اس کے نتیجہ میں مالی قربانیوں کی طرف خودبخود توجّہ پیدا ہوگی۔ ❁......وصیّت کرنے والوں کا معیار بہت زیادہ بلند ہونا چاہئے۔ یہ معیار بلند رہیں گے تو خلافت کا انعام عطا ہوتا رہے گا۔ ❁......موصیوں کے روحانی معیار بلند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات بتائے جائیں۔ یہ سلسلہ باقاعدہ ایک انتظام کے تحت مسلسل جاری رہنا چاہئے۔ ❁......ہر خطبہ کے بعد ایک سوالنامہ نکال کر اس کے Points بنائیں کہ اس خطبہ میں یہ یہ مضامین اور امور بیان ہوئے ہیں۔ اس کو نکال لیں اور جماعتوں کو بھجوائیں۔ یہ صدر/مبلغ انچارج کا بھی کام ہے۔ ❁......تبلیغ کے میدان تب کھلتے ہیں جب آپ کے اپنے نمونے ٹھیک ہوں گے۔ ❁......گھروں میں نظام جماعت پر تنقید نہیں ہونی چاہئے۔ ❁......نوجوانوں کو اپنے ساتھ کام میں شامل کریں۔ جو خدّام پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو اپنے ساتھ کام میں لگائیں۔ ❁......آپ میں سے ہر ایک اپنا حق چھوڑے اور دوسرے کا حق دے تو اسی سے آپ کے آپس کے جھگڑے اور ناراضگیاں ختم ہوں گی۔ ❁......خدام میں یہ روح پیدا کریں کہ وہ یہ نہ دیکھیں کہ بڑے کیا کررہے ہیں بلکہ وہ یہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے احمدیت کو سچّا سمجھ کر مانا ہے۔ ❁......مجلس عاملہ کے ممبران اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہاں تک عاجز بنے ہیں اور ان میں کس حد تک برداشت کا مادہ پیدا ہوا ہے۔ ❁......آئندہ نسل کی تربیت بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ اس پر سوچیں اور غور کریں کہ نوجوان نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ ❁......تربیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ MTA بھی ہے۔ MTA سے مستقل تعلق جوڑنا چاہئے۔ ❁......عاملہ کے ممبران کو سب سے زیادہ استغفار کرتے رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ان کی صحیح رہنمائی فرمائے اور سابقہ غلطیوں سے معاف فرمائے اور آئندہ غلطیوں سے بچائے۔

(نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جاپان کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم ہدایات)

ناگویا سے ٹوکیو کے لئے روانگی

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

21 نومبر 2015ء بروز ہفتہ

(دوسرا حصہ)

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع افتتاحی تقریب مسجد بیت الأحد

تشہد، تعوذ وتسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج اس تقریب میں ہمارے ساتھ شامل ہوئے ہیں جہاں ہم مسجد بیت الاحد جس کا مطلب 'ایک واحد خدا کا گھر' ہے کے افتتاح کی خوشی منا رہے ہیں۔ آپ کی تشریف آوری اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کھلے دل والے اور مہربان لوگ

ہیں۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ آپ میں سے اکثر غیر مسلم ہیں آپ لوگوں نے خالصتاً ایک مذہبی تقریب کی دعوت قبول کی ہے جو کہ مسجد کے افتتاح کی تقریب ہے۔ لیکن آپ کی تشریف آوری کے باوجود بھی آپ میں سے شاید بعض ایسے ہوں جو اس مسجد کے افتتاح یا اسلام کے بارہ میں خدشات رکھتے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ شاید یہ بھی سوچتے ہوں کہ جن احمدی احباب کو آپ ذاتی طور پر جانتے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں اور امن پسند ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ اُن احمدی مسلمانوں کے متعلق شاید فکرمند بھی ہوں جنہیں آپ ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ یا ممکن ہے کہ آپ کو خوف ہو کہ مسجد معاشرے کے اندر فساد یا تفرقہ اور پریشانی بڑھانے کا باعث بن جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس قسم کے خوف ایک حد تک جائز بھی ہیں۔ کیونکہ انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض نام نہاد مسلمان ایسے بھی ہیں جو دنیا کے لئے شدید تکلیف اور اذیّت کا باعث بن رہے ہیں اور اسلام کے نام پر نہایت نفرت انگیز کام کر رہے ہیں۔ تاہم میں واضح کردوں کہ اسلامی تعلیمات اور حقیقی مسجد کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور معاشرہ کے اندر یکجہتی پیدا کرنا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جہاں لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور پیار پھیلانے کے لئے جمع ہوں۔ قرآن کریم کی سورۃ الذّٰریٰت کی آیت 57 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنّ و انس یعنی تمام بنی نوع انسان خواہ وہ امیر ہیں یا غریب، طاقتور ہیں یا کمزور ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ اپنے خدا کی عبادت کریں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ دورِ حاضر میں انسان مذہب سے دور ہو گیا ہے اور اکثر لوگ اپنے خالق کو بھلا بیٹھے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے جو خدا کی ہستی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ بڑے دکھ کی بات ہے کہ بعض ایسے لوگ یا گروہ بھی ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کی تعلیمات کو اس حد تک بگاڑ دیا ہے کہ وہ دنیا میں مذہب کی خوفناک اور بھیانک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مَیں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ ایسے نام نہاد مسلمان موجود ہیں جو اسلام کو نہایت خطرناک اور وحشیانہ طریق پر پیش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرے مذاہب سے موازنہ کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آجکل مسلمان سب سے زیادہ اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اسلام کے اندر بعض دہشتگرد گروہ اور شدت پسند عناصر بھی پیدا ہو چکے ہیں جو مذہب پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ گو کہ ایسے شدت پسند اپنے آپ کو مذہب کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ ان کے نظریات اور ان کی حرکات کا اسلام کی اصل تعلیمات سے دُور کا واسطہ بھی نہیں ہے۔ سچائی تو یہ ہے اور ہمیشہ یہی رہے گی کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی پُرامن تعلیمات کا تاریخ عالم میں کوئی ثانی نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس تمام مسلمانوں کا مرکز جس کی طرف وہ منہ کر کے جھکتے ہیں اور عبادت بجالاتے ہیں وہ بیت اللہ ہے۔ یعنی خانہ کعبہ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ امن اور سلامتی کا مرکز ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 26 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'وہ بنی نوع انسان کو امن و سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔' پس مساجد لوگوں کو جمع کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور امن کو پھیلانے کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عربی لغت میں عبادت کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے 'الصلوٰۃ' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ اور اس اصطلاح کا اصل مطلب پیار، محبت، خیر خواہی، بھلائی اور رحمت ہے۔ پس وہ تمام لوگ جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں وہ ہرگز رحم سے عاری اور ظالم نہیں ہوسکتے بلکہ وہ پیار، محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے نیک خواہشات رکھتے ہیں اور جو بنی نوع انسان کے لئے ایک لامتناہی رحمت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ حقیقی عبادت لوگوں کو بے حیائی اور برے کاموں اور فساد سے روکتی ہے اور بنی نوع انسان کو بدی اور گناہ کی پکڑ سے آزاد کرتی ہے۔ پس حقیقی عبادت اللہ تعالیٰ کے فضل، پیار اور احسان کے حصول کا دروازہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ایک مسلمان کسی سے ملتا ہے تو سب سے پہلے وہ 'السلام علیکم' کہتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر سلامتی اور امن نازل ہو۔ یہ ایک ایسی دعا ہے جو ہر قسم کے امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیتی ہے۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ ہماری مساجد بالکل اسی نیّت اور انہی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائی جاتی ہیں جن کے لئے خانہ کعبہ بنایا گیا تھا۔ یہ مساجد انسانیت کے لئے امن کی شمعیں ہوتی ہیں اور ایسی جگہیں ہوتی ہیں جہاں مرد، خواتین اور بچے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں اور معاشرہ میں امن اور محبت کو فروغ دیں۔ اگر ہر مسلمان بلکہ ہر شخص ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جائے تو دنیا کی شکل ہی یکسر بدل جائے۔ ہر قسم کے اختلافات، نفرتیں اور شکوے شکایتیں ختم ہو جائیں اور ان کی جگہ پیار اور محبت، ہمدردی اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں اسلام نے مسلمانوں کو تعلیم دی ہے کہ وہ مساجد تعمیر کریں اور ان کی حفاظت کریں وہاں اسلام دیگر تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کی بھی ضمانت دیتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دوسرے مذاہب اور ان کی عبادتگاہوں کا احترام کریں اور انہیں تحفظ فراہم کریں۔ درحقیقت عالمی مذہبی آزادی اسلام کا نہایت اہم اور ناگزیر اصول ہے۔ اس سنہری اصول کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ کفارِ مکہ کی طرف سے اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر دس سال نہایت بے دردی کے ساتھ اور بہیمانہ انداز میں مظالم ڈھائے گئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں نے اس امید کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرلی کہ وہ وہاں امن اور تحفظ کے ساتھ رہ پائیں گے۔ لیکن کفارِ مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ جارحانہ رنگ میں مسلمانوں کے پیچھے لگے رہے۔ انہوں نے باقاعدہ ایک طاقتور اور اسلحہ سے لیس فوج تیار کرلی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مسلمانوں پر جنگ مسلّط کردی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 41 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم صرف اسلام کو ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کو ختم کر دینا چاہتے تھے۔ اور اگر انہیں طاقت سے روکا نہ جاتا تو ہر گرجا، کلیسا، مندر اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہوں کو سخت خطرہ لاحق ہو جاتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی تو یہ صرف اسلام کی حفاظت کے لئے نہ تھی بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کے لئے تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تمام امور ذہن میں رکھتے ہوئے وہ تمام لوگ جو اسلام سے ڈرتے ہیں یا یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں بدامنی بڑھانے کا باعث ہیں، انہیں اپنے ذہنوں سے ایسے تمام خدشات دور کر لینے چاہئیں۔ اور یقین رکھیں کہ سچے مسلمان کسی قسم کے خطرہ اور نقصان کا باعث نہیں بنیں گے۔ بلکہ وہ ہمیشہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر معاشرہ کو امن، ہم آہنگی اور انسانیت کے سایہ تلے جمع کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ اور انہی مقدس کاموں کی انجام دہی کے لئے ہی مساجد بنائی جاتی ہیں۔ تاہم آپ میں سے بعض تعجب کریں گے کہ اگر مساجد حقیقتاً امن کی جگہیں ہیں تو ہم مسلم دنیا میں اس قدر اختلافات اور فسادات کیوں دیکھتے ہیں، خاص طور پر جبکہ بہت سی مساجد ہیں جہاں مسلمان اللہ کی عبادت کے لئے جمع ہوتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہمیں مذہب کی تاریخ دیکھنی ہوگی۔ تمام مذاہب اور ان کی تعلیمات ان مذاہب کے بانیان کی وفات کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ بگاڑ دی گئیں۔ اسی طرح ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد مسلمانوں کی اکثریت بھی اسلام کی اصل تعلیمات سے دور ہٹ گئی۔ دراصل اسلام کا انحطاط ہونا ہی تھا کیونکہ بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت گزرنے کے بعد مسلمان روحانی تاریکی کے دَور میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے اعمال اسلامی تعلیمات سے بہت دُور ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسے دَور میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مسیحِ موعود اور امام مہدی بنا کر مبعوث فرمائے گا تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات دنیا میں ازسرِ نو قائم کی جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ اس عظیم پیشگوئی کے مطابق ہماری جماعت کے بانی کو مسیحِ موعود اور امام مہدی بنا کر بھیجا گیا ہے تا کہ وہ دنیا کو اسلام کی اصل تعلیمات سے آشکار کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کے آگے سرنگوں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے بنی نوع انسان کو تمام مظالم اور ناانصافیاں ختم کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ہم آہنگی سے رہنے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے اس بات کو بڑے وثوق سے بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ اور فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کے مطابق دینی امور میں کوئی جبر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی مسلمان اپنی جماعت کے بانی کو مسیح موعود اور امام مہدی تسلیم کرتے ہوئے ان مقدس اور اعلیٰ تعلیمات پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ آج بطور ایک مذہبی جماعت کے ہم مسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات دنیا کے تمام حصوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم طاقت یا جبر کے ذریعہ نہیں بلکہ پیار اور محبت سے اسلامی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ ہماری جماعت اور ہماری مساجد ان مقاصد کو پورا کرتی ہیں جن مقاصد کو لے کر خانہ کعبہ تعمیر کیا گیا تھا کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے۔ ہماری مساجد امن کی مشعلیں ہیں جو اپنے ماحول کو منور کرتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ ایک گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کالا کسی گورے شخص پر فضیلت کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ نہ ہی کسی عرب کو کسی عجمی پر فضیلت ہے اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے۔ اور نہ ہی کوئی امیر شخص کسی غریب پر کوئی فضیلت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کی فضیلت اس کے خاندان، دولت اور نسل پر نہیں بلکہ اس بات پر منحصر ہے کہ اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق کیسا ہے اور اس بات پر منحصر ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کس قدر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ تمام لوگ برابر ہیں اور ہم رنگ و نسل پر مبنی ہر قسم کی تفریق کے خلاف ہیں۔ جہاں ایک طرف ہم اسلام کا پیغام پھیلا رہے ہیں وہاں ہم بنی نوع انسان کے حقوق بھی پورے کر رہے ہیں اور جو بھی ضرورتمند ہیں انہیں سہولت اور آرام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم افریقہ میں، ایشیا میں اور دنیا کے دیگر ترقی پذیر علاقوں میں اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح یہاں جاپان میں بھی خدمت کرتے ہیں جیسا کہ یہاں بعض مقررین نے ذکر بھی کیا ہے۔ دنیا میں ہماری مساجد اور ہماری جماعت کو انسانیت کی بے نفس خدمت کرنے والی جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ہم سکول اور ہسپتال چلا رہے ہیں جو دنیا کے دُور افتادہ علاقوں میں ضرورتمند افراد کو بلاتفریق رنگ و نسل تعلیم اور طبی سہولیات فراہم کرتے ہیں۔ ہم تکلیفوں میں گھرے افراد کے آنسو پونچھتے ہیں۔ ہم ان کے غم، بے چینی اور تکلیفیں دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور ان کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کو مدد فراہم کرتے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں جہاں بھی ہماری مسجدیں بنتی ہیں یا ہماری جماعتیں قائم ہوتی ہیں وہاں کے مقامی افراد اس بات کو جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ ہم امن، ہم آہنگی

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر381

مکرم عبدہ احمد شایع صاحب

مکرم عبدہ احمد شایع صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 1977ء میں ہوئی اور مجھے اللہ تعالیٰ نے وسط 2013ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب مَیں نے بیعت کی تو مجھے دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے طعنے دیئے گئے اور یہ کہا گیا کہ بیچارہ آدمی تو اچھا تھا لیکن راستہ بھٹک گیا۔ میں اس مختصر سی تحریر کے ذریعہ انہیں اور پوری دنیا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نہ بھٹکا ہوں، نہ ہی گمراہ ہوا ہوں بلکہ مجھے وہ حق مل گیا ہے جس کی مجھے مدت سے تلاش تھی اور میں نے اس حقیقت کو پالیا ہے جس کے لئے ہر سعید فطرت جویاں ہے۔ میں خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں اور اگر مجھے اس حق گوئی اور راست روی کے لئے اپنی جان بھی دینی پڑے تو یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے کیونکہ جب انسان اپنے خدا کو پہچان لیتا ہے تو پھر ساری دنیا کی قیمت اس کی نظر میں ایک تنکے کے برابر بھی نہیں رہتی۔

لہولہو خزاں پر بہار کا عنوان

میری اس کہانی کی حقیقی ابتدا ان ایام میں ہوئی جنہیں ’عرب سپرنگ‘ کا نام دیا گیا۔ میں بھی اپنے اہل وطن کی طرح ظلم و زیادتی کے شکار معاشرے کا فرد بن کر ملک کے حاکم طبقے سے شاکی تھا لیکن اس کے باوجود میں اس موقف پر قائم تھا کہ اس نظام کو درست کرنے کا خواب مظاہرے کر کے شرمندۂ تعبیر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مجھے نظر آتا تھا کہ اس طریق سے فتنہ وفساد پھیلے گا اور کشت وخون ہوگا۔

مولویوں کی مہم

ایک روز اخوان المسلمین تنظیم سے تعلق رکھنے والا میرا ایک دوست آیا اور کہنے لگا کہ آؤ ہم بھی مظاہروں کے لئے نکلیں تاکہ مظلوموں کے دفاع کے لئے اپنا حق ادا کریں اور کلمۂ حق کہنے کا فریضہ سرانجام دیں، تاکہ ہمارے حالات بھی تبدیل ہوں اور انصاف کی حکومت قائم ہو۔ ابتدا میں تو مَیں نے اسے دوٹوک وہی جواب دیا جو میری فطرت کی آواز تھی۔ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے سوئے ہوئے فتنہ کو جگا دیا۔ اس نے مزید بحث کی بجائے مجھے عربی دینی چینلز دیکھنے کا مشورہ دیا۔ جب میں نے یہ چینلز دیکھے تو ہر ایک پر ہی بڑے بڑے علماء عوام الناس کو گھروں سے نکلنے اور مظاہروں میں شامل ہونے کے لئے اکسا رہے تھے۔ ان کی باتیں سن کر میری جھوٹی غیرت بھی جاگ اٹھی اور میں بھی اپنے ہموطنوں کی مدد کے نام پر نکل کھڑا ہوا۔ تین چار مرتبہ مظاہروں میں شرکت سے معلوم ہوا کہ ان میں سوائے گالی گلوچ، بکواس اور فساد کے کچھ نہیں پھر بھی میری ہمدردیاں مظاہروں کے ساتھ ہی رہیں۔

قرآن کریم کو غلط سمجھنے والے

انہی ایام میں مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں شامل ہیں اور سب کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں۔ ایسے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور بہت غصے میں ہیں۔ آپ نے مظاہرہ کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم قرآن کریم کو غلط پڑھتے ہو اور غلط سمجھتے ہو۔ میں آپ کے قریب جاتا ہوں تو آپ مجھے فرماتے ہیں پڑھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ ایسا دلنشین انداز تھا کہ میں بھی باآواز بلند آپؐ کے پیچھے یہ الفاظ دُہرانے لگتا ہوں۔ ایسی حالت میں ہی میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اس رؤیا کی کوئی سمجھ نہ آئی لیکن میں نے خدا کی طرف ہی رجوع کیا اور اس سے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کی دعا کرتا رہا۔

جماعت سے تعارف

ایک دن نماز مغرب وعشاء اور رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنی عادت کے مطابق ٹی وی پر خبریں وغیرہ دیکھنے کے لئے چینلز بدل رہا تھا کہ مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا جس پر اس وقت پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا اور دجّال کے موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ میں نے یہ باتیں پہلی مرتبہ سنی تھیں۔ چنانچہ میں مسلسل چھ سات ماہ تک اس چینل کو دیکھتا رہا۔ مجھے جماعت احمدیہ، اس کی تعلیم، اس کے اہداف اور اس کے اصول اور خصوصیات کے بارہ میں جو معلومات حاصل ہوئیں اس کے مطابق میں کہہ سکتا تھا کہ ان صفات وخصوصیات کی حامل دنیا میں کوئی اور جماعت نہیں ہے۔ چونکہ اس جماعت کے بانی کا امام مہدی ہونے کا دعویٰ ہے لہٰذا میں نے اس کے بارہ میں مزید تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرا طریق یہ تھا کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہر دعویٰ کو قرآن وسنت کے مطابق پرکھا اور پھر قرآن وسنت نے جو فیصلہ کیا میں نے اسے اخذ کرلیا اور اس کے علاوہ تمام اقوال وفتاویٰ کو ترک کردیا۔

استخارہ اور رؤیا

انہی ایام میں مَیں ایک دن ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا کہ پروگرام الحوار المباشر میں محمد شریف صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دعائے استخارہ سنا کر لوگوں کو آپ کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کرنے اور آپ کے بارہ میں خدا سے پوچھنے کی دعوت دی۔ مجھے یہ بات بہت معقول دکھائی دی۔ چنانچہ میں نے استخارہ کر کے شریف صاحب کی بتائی ہوئی دعا پڑھی اور سوگیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے محلے کی سڑک پر چل رہا ہوں لیکن اس پر جیسے سیلاب آگیا ہے اور ہر طرف پانی ہی پانی پھیلا ہوا ہے۔ ایسے میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں جو پانی سے ہی بنا دکھائی دیتا ہے اور بآسانی پانی کے اندر ادھر ادھر آجا رہا ہے۔ وہاں پر ایک باپردہ عورت کہتی ہے اس شخص کی کہانی غیرمعمولی ہے۔ میں عورت کی یہ بات سن کر جب اس پانی کے شخص کی طرف دیکھتا ہوں تو اس کے سینے سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر جاتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی بیدار ہوجاتا ہوں۔

گو میں نے استخارہ کے بعد یہ رؤیا دیکھا تھا لیکن مجھے اس کی کوئی سمجھ نہ آئی۔ کچھ عرصہ کے بعد مَیں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا یہ الہام پڑھا: أَنْـتَ مِنْ مَـائِنَـا وَهُمْ مِنْ فَشَـل۔ (یعنی تو ایمان، استقامت، وفا، صدق اور حُب اللہ کے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں) اس الہام کو پڑھتے ہی مجھے میرا رؤیا یاد آگیا اور یقین ہوگیا کہ میرا رؤیا سچا تھا۔ پانی سے بنا ہوا نظر آنے والا شخص اسی الہام کی ایک تصویری جھلک پیش کررہا تھا۔ اور اس کے سینہ سے نور کی کرنوں کا پھوٹنا اس کی صداقت پر دلیل قائم کررہا تھا۔ یہ سوچتے ہی میں نے کہا کہ میرا رؤیا بھی سچا تھا اور یہ شخص بھی سچا ہے۔

خروج دجّال اور نزولِ مسیح

اس کے بعد تو رؤیائے صالحہ کا ایسا سلسلہ چلا کہ بعض اوقات رات کو خواب دیکھتا اور صبح ہوتے ہی وہ بعینہٖ پوری ہوجاتی۔ بہرحال اس کے بعد میں نے دجال کے بارہ میں تحقیق کا فیصلہ کیا۔ میرا احمدیت سے تعارف سے پہلے کا ہی یہ خیال تھا کہ ٹی وی اور سوشل میڈیا کے دیگر وسائل بھی دجّال ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہہ رہا تھا کہ یہ ٹی وی اور سوشل میڈیا وغیرہ دجال نہیں ہیں بلکہ یہ دجال کا اسلحہ ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تعریف کو لے کر موجودہ حالات پر چسپاں کی تو وہ مجھے سو فیصد درست دکھائی دی۔ پھر جب میں نے احادیث کا مطالعہ کیا اور بعض رؤیا کی بناء پر اس یقین پر قائم ہوگیا کہ دجال واقعی اسی صورت میں ظاہر ہو چکا ہے جیسے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر دجال ظاہر ہو چکا ہے تو اس کے قتل کے لئے مسیح کا نزول بھی ضروری ہے۔ میں نے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف رجوع کیا تو بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت عیسائیت کی یلغار اور اسلام کی دگرگوں حالت اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے میدان میں آنے اور دلائل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے اور مار بھگانے کے بارہ میں مفصّل طور پر پڑھا تو کسر صلیب کے صحیح معنے بھی سمجھ آگئے اور ہر بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی۔

اس کے بعد جماعت کے ساتھ رابطہ کرنا ضروری ہوگیا تھا لہٰذا میں نے عربک ڈیسک کا نمبر لے کر اس پر فون کیا اور خدا تعالیٰ سے بکثرت دعا کرنے لگا۔

حقیقی اسلام

انہی ایام میں جبکہ رمضان المبارک کی 2 تاریخ تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی ایسی جگہ پر ہوں جہاں لوگ سوئے ہوئے ہیں اور وہاں پر اندھیرا ہے۔ وہاں پر ایک میرا کمرہ بھی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں دو پُرنُور چہروں والے اشخاص داخل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص میرے سینے پر ہاتھ مار کر کہتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ پھر کہتا ہے یہی مسیحی اسلام ہے یعنی وہ جس کی تجدید مسیح موعود نے آکر کی ہے۔

احمدیوں سے رابطہ اور سکینت قلبی

میں نے اس کے بعد بھی دعائیں جاری رکھیں حتی کہ تیرہ رمضان المبارک کے روز میرے فون کی گھنٹی بجی اور میں نے فون اٹھایا تو دوسری جانب سے میرے ملک میں احمدی احباب بات کررہے تھے۔ میں تو عربک ڈیسک کو فون کر کے بھول گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ میری فون کال کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی لیکن نہ صرف انہوں نے یاد رکھا بلکہ مجھے اپنے ملک کے احمدیوں کے ساتھ ملانے کا بندوبست بھی کر دیا۔ یہ دیکھ کر میرا دل شکر وامتنان کے جذبات سے پُر ہوگیا۔ چنانچہ میں ان سے اگلے ہی روز ملا اور بیعت کرلی۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ بیعت کے خط کا جواب ایک قیمتی سرمایہ ہے جسے میں نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ بیعت کے بعد مجھے ایسے لگتا تھا جیسے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا اور سکینت واطمینان دل میں جاگزیں ہوگیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

مکرمہ مریم احمد اسماعیل الشامی

مکرمہ مریم صاحبہ لکھتی ہیں:

میرا تعلق یمن سے ہے۔ میری عمر 75 سال ہے، اور مجھے خدا کے فضل سے 2007ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت سے قبل میرا تعلق زیدی فرقہ سے تھا۔

میں سادہ، اَن پڑھ اور دیہاتی عورت ہوں۔ میرے خاوند حافظ قرآن اور امام مسجد تھے۔ ہمارے پانچ بچے ہوئے لیکن ان میں سے تین فوت ہوگئے۔ بڑی بیٹی بچ گئی لیکن شادی اور اولاد ہونے کے بعد ایک حادثے میں چل بسی۔ اب میری اولاد میں سے میرا صرف ایک بیٹا زندہ ہے جس کا نام عبدالغنی ہے۔ جب ابھی یہ پیدا ہونے والا تھا تو مجھے خواب میں کسی نے باآواز بلند کہا کہ تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہونے والا ہے اس کا نام عبدالغنی رکھنا۔ چنانچہ اس رؤیا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا اور مَیں نے اس کا نام عبدالغنی ہی رکھا۔

میرے خاوند امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بہت سی باتیں کیا کرتے تھے بلکہ مسجد میں اپنے خطبات میں یہاں تک کہتے تھے کہ اب تو فاصلے مٹ گئے ہیں اور ہر امرِ عجیب کا ظہور ہوگیا ہے، اس لئے اب امام مہدی کا زمانہ آگیا ہے اور وہ ضرور اسی زمانے میں ظاہر ہوجائیں گے۔ بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی تمام علامتیں ظاہر ہوچکی ہیں اس لئے اب کسی وقت بھی ان کی آمد متوقع ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ذکر گھر میں اس کثرت سے ہوتا تھا کہ میرے خاوند کی وفات کے بعد جب ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعوے کی خبر ملی تو ہم نے فورًا انہیں قبول کرلیا۔

میں نے بیعت سے قبل رؤیا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم کعبہ میں دیکھا تھا۔ لوگ آپ کے اردگرد بکثرت جمع تھے اور آپ کو یارسول اللہ! یارسول اللہ! کہہ کہہ کر بلا رہے تھے۔ پھر دوسرے رؤیا میں میری ملاقات حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے ہوئی تھی۔

میرا بیٹا عبدالغنی ایک روز مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ اسے ایم ٹی اے مل گیا۔ اس وقت میں بھی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اس نے ایم ٹی اے کو کچھ دیر سنا اور پھر اس کی سکرین پر دیئے جانے والے نمبر پر میرے سامنے ہی فون کر کے پوچھا کہ یہ چینل کن کا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا چینل ہے جس کا یہ ایمان ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں اور ان کی وفات کے بعد نظام خلافت جاری ہوا ہے اور ہم اب ان کے پانچویں خلیفہ کے عہدِ مبارک میں ہیں۔ ہم تو جیسے اس خبر کے سننے کے لئے تیار بیٹھے تھے اس لئے معمولی تحقیق کے بعد ہم نے بیعت کرلی۔

اپنے گاؤں میں ہم اکیلے احمدی ہیں اور خاندان والوں کی طرف سے تکذیب واستہزاء کا بھی سامنا ہے، جبکہ ہم ان کی ہدایت کے لئے دعاگو ہیں۔

(باقی آئندہ)

متفرق مسائل نماز

بیان فرمودہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

ماخوذ از کتاب 'فقہ المسیح' مرتبہ: انصار احمد نذر۔ (صدر شعبہ فقہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

نماز میں قرآن شریف کھول کر پڑھنا مناسب نہیں

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ قرآن شریف کی لمبی سُورتیں یادنہیں ہوتیں اور نماز میں پڑھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ کیا ایسا کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف کو کھول کر سامنے کسی رحل یا میز پر رکھ لیں یا ہاتھ میں لے لیں اور پڑھنے کے بعد الگ رکھ کر رکوع سجود کر لیں اور دوسری رکعت میں پھر ہاتھ میں اُٹھا لیں۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا: ''اِس کی کیا ضرورت ہے۔ آپ چند سورتیں یاد کر لیں اور وہی پڑھ لیا کریں۔''

(ذِکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 174)

امام وقت کے بلانے پر نماز توڑنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر کرتے ہیں کہ مجھ سے میاں عبداللہ صاحبؓ سنوری نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں مسجد مبارک میں ظہر کی نماز سے پہلی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیت الفکر کے اندر سے مجھے آواز دی۔ میں نماز توڑ کر حضرت کے پاس چلا گیا اور حضرت سے عرض کیا کہ حضور میں نماز توڑ کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا کیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیت الفکر اس حجرہ کا نام ہے جو حضرت کے مکان کا حصہ ہے اور مسجد مبارک کے ساتھ شمالی جانب متصل ہے۔ ابتدائی ایام میں حضرت عمومًا اس کمرہ میں نشست رکھتے تھے اور اسی کی کھڑکی میں سے نکل کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ یہ ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ رسول کی آواز پر نماز توڑ کر حاضر ہونا شرعی مسئلہ ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ عمل صالح کسی خاص عمل کا نام نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا نام ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 163)

ضرورتًا نماز توڑنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مسجد مبارک میں نماز ظہر یا عصر شروع ہو چکی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درمیان میں سے نماز توڑ کر کھڑکی کے راستہ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر وضو کر کے نماز میں آملے اور جو حصہ نماز کا رہ گیا تھا وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد پورا کیا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور بھول کر بے وضو آ گئے تھے یا رفع حاجت کے لئے گئے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 783)

سخت مجبوری میں نماز توڑنا جائز ہے

افریقہ سے ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب نے استفسار کیا کہ اگر ایک احمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو اور باہر سے اس کا افسر آ جاوے اور دروازہ کو ہلا ہلا کر اور ٹھونک ٹھونک کر پکارے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے تو ایسے وقت میں اسے کیا کرنا چاہیے؟ اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا: ایسی صورت میں ضروری تھا کہ وہ دروازہ کھول کر چابی افسر کو دے دیتا (یہ ہسپتال کا واقعہ ہے اس لئے فرمایا) کیونکہ اگر اس کے التوا سے کسی آدمی کی جان چلی جاوے تو یہ سخت معصیت ہوگی۔ احادیث میں آیا ہے کہ نماز میں چل کر دروازہ کھول دیا جاوے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو ضرر پہنچتا ہو تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو مار دینا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھوڑا کھل گیا ہو تو اُسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اشد ضرورتوں کے لئے نازک موقع پر یہ حُکم ہے۔ یہ نہیں کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کو مقدم رکھ کر نماز کی پرواہ نہ کی جاوے اور اسے بازیچۂ طفلاں بنا دیا جاوے ورنہ نماز میں اشغال کی سخت ممانعت ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک دل اور نیت کو بخوبی جانتا ہے۔

(البدر 24 نومبر 1904ء صفحہ 4)

عورت مرد کے پیچھے الگ صف میں نماز پڑھے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جالندھر میں قیام پذیر تھے۔ تو میں اوپر کوٹھے پر گیا۔ حضور تنہائی میں بہت لمبی نماز پڑھتے تھے اور رکوع و سجود لمبے کرتے تھے۔ ایک خادمہ غالبًا مائی تابی اس کا نام تھا جو بہت بڑھیا تھی۔ حضور کے برابر مصلےٰ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ کر چلی گئی۔ میں دیر تک بیٹھا رہا۔ جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ عورت مرد کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھ سکتی ہے یا پیچھے۔ حضورؑ نے فرمایا اُسے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ میں نے کہا حضور تابی تو ابھی حضور کے برابر نماز پڑھ کر چلی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو خبر نہیں۔ وہ کب کھڑی ہوئی اور کب چلی گئی۔

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 122)

نماز میں عورتوں کی الگ صف

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

بچپن میں بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور نے مغرب و عشاء اندر عورتوں کو جماعت سے پڑھائیں۔ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوتا تھا۔ عورتیں پیچھے کھڑی ہوتیں۔

(ماہنامہ الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961ء صفحہ 49)

نماز میں مجبورًا عورت کو ساتھ کھڑا کرنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مَیں نے بارہا دیکھا کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت اُمّ المومنین کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اُسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ مَیں نے حضرت اُمّ المومنینؓ سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آ جایا کرتا ہے۔ اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 636، 637)

امام کا جھرًا بسم اللہ پڑھنا اور قنوت کرنا

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اکثر طور پر امام صلوٰۃ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ہوتے تھے اور وہ بالجہر نمازوں میں بسم اللہ بالجہر پڑھتے اور قنوت بھی کرتے تھے اور حضرت احمد علیہ السلام ان کی اقتداء میں ہوتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسے مسائل میں حضرت صاحب کسی سے تعرض نہیں فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ سب طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں مگر خود آپ کا اپنا طریق وہ تھا جس کے متعلق آپ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکثر اختیار کیا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 735)

نمازوں میں قنوت کی دعائیں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں جب تک مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم زندہ رہے وہ ہر فرض نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور صبح اور مغرب اور عشاء میں جہر کے ساتھ قنوت ہوتا تھا۔ قنوت میں پہلے قرآنی دعائیں پھر بعض حدیث کی دعائیں معمول ہوا کرتی تھیں۔ آخر میں درود پڑھ کر سجدہ میں چلے جاتے تھے۔ جو دُعائیں اکثر پڑھی جاتیں تھیں ان کو بیان کر دیتا ہوں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّار (البقرہ :202)

رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ ...... (اٰل عمران:195)

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (الاعراف :24)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا (الفرقان :75)

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا....... (البقرة:287)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً... (الفرقان:66)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ (الاعراف:90)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ (یونس :86)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا (اٰل عمران:9)

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِياً يُّنَادِيْ لِلإِيْمَانِ أَنْ آمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا (اٰل عمران:194)

اَللّٰهُمَّ اَيِّدِالْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِمَامِ الْحَكَمِ الْعَادِلِ

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آخری سے پہلی دعا میں دراصل مسیح موعود کی بعثت کی دعا ہے مگر بعثت کے بعد اس کے یہ معنے سمجھے جائیں گے کہ اب مسلمانوں کو آپ پر ایمان لانے کی توفیق عطا کر۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 804، 805)

مخصوص حالات میں قنوت پڑھنا

فرمایا: ''آج کل چونکہ وبا کا زور ہے اس لئے نمازوں میں قنوت پڑھنا چاہئے۔''

(البدر یکم مئی 1903ء صفحہ 115 کالم 2)

فرمایا: قرآن شریف کا منشاء یہ ہے کہ جب عذاب سر پر آ پڑے پھر توبہ عذاب سے نہیں چھڑا سکتی۔ اس سے بیشتر کہ عذابِ الٰہی آ کر توبہ کا دروازہ بند کر دے توبہ کرو۔ جبکہ دنیا کے قانون سے اس قدر ڈر پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون سے نہ ڈریں۔ جب بلا سر پر آ پڑے تو پھر اس کا مزہ چکھنا ہی پڑتا ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص تہجد میں اُٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ ہر ایک قسم کی خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کریں۔

(الحکم 24 جولائی 1901ء صفحہ 1، 2)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں اسلام پر میڈیا اور تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جو حملے ہو رہے ہیں ان کا توڑ کرنے کے لئے اس شخص کے ساتھ رشتہ جوڑ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کی عظمت سے ان مخالفین کا منہ بند کریں جو اسلام پر دہشتگردی اور شدت پسندی کا الزام لگاتے ہیں۔ جو گروہ یا لوگ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، تلوار کے ذریعہ سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، حقیقت میں وہ اسلام مخالف طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔

آج ہم احمدیوں نے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو حقیقت سے آشکار کرنا ہے۔ ان لوگوں کو بتانا ہے کہ تم جو بغیر علم کے کہہ دیتے ہو کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے اسی لئے مسلمان بھی شدّت پسند بنتے ہیں یہ تمہاری لاعلمی اور جہالت ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہوگا کہ آپس کے قتل و غارت اور فرقہ بندی سے تم اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ اس وقت دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں۔

آیات قرآنیہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اسلام کی پُرامن تعلیم کی خوبصورتی کو ظاہر کرنے والی تعلیمات کا تذکرہ

مسلمان ممالک کے فساد میں بھی بعض بڑے ممالک کا حصہ ہے۔ اور اب تو مختلف مغربی میڈیا یا پر خود ان کے اپنے لوگ ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ شدت پسند تنظیمیں ہماری حکومتوں کی پیداوار ہیں۔ پس دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والے صرف یہ مسلمان گروہ ہی نہیں ہیں جو اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ظلم و فساد کر رہے ہیں بلکہ بڑی حکومتیں بھی ہیں جو اپنے مفادات کو اولیت دیتی ہیں اور دنیا کا امن ان کے نزدیک ضمنی اور ثانوی چیز ہے۔

یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم ہے اور صرف قرآن کریم ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے کی اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیم پر عمل کریں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ آج قرآن کریم کی حفاظت کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور یہ اس کا فضل ہے۔ پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ہر احمدی لڑکے لڑکی، مرد عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں۔

مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب سابق مبلغ سلسلہ افریقہ کی نماز جنازہ حاضر۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ (درویش قادیان) اور مکرمہ سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ آف اڑیسہ (انڈیا) کی نماز جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکر خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 دسمبر 2015ء بمطابق 11 فتح 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

گزشتہ دنوں یہاں ایک اخباروں میں کالم لکھنے والے نے لکھا اور اسی طرح ایک آسٹریلین سیاستدان نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم میں جو جہاد اور بعض دوسرے احکامات ہیں انہی کی وجہ سے مسلمان شدت پسند بنتے ہیں۔ اسلامی احکامات کے بارے میں گزشتہ دنوں یوکے (UK) کے بھی ایک حکومتی سیاستدان نے یہی کہا تھا کہ اسلام میں کچھ نہ کچھ تو شدت پسندی کے احکامات ہیں، سختی کرنے کے احکامات ہیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف رجحان ہے۔ آجکل جو اسلام کے نام پر عراق اور شام میں شدت پسند گروہ نے کچھ علاقے پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی ہے اس نے مغربی ممالک کو بھی نہ صرف دھمکیاں دی ہیں بلکہ بعض جگہ ظالمانہ حملے کر کے معصوموں کو قتل بھی کیا ہے۔ اس کا میں گزشتہ خطبوں میں ذکر بھی کر چکا ہوں۔ اس چیز نے جہاں عوام کو خوفزدہ کیا ہے وہاں ان لوگوں کو جو بعض ملکوں کے لیڈر ہیں لاعلمی کی وجہ سے یا اسلام مخالف خیالات کی وجہ سے اسلام کے خلاف کہنے کا موقع بھی دیا ہے۔ کہنے اور لکھنے والے یہ بھی لکھتے ہیں کہتے بھی ہیں کہ ٹھیک ہے دوسرے مذاہب کی تعلیم میں بھی سختی ہے۔ بعض احکامات ایسے ہیں لیکن ان کے ماننے والے یا تو اس پر اب عمل نہیں کرتے یا اس میں حالات کے مطابق تبدیلیاں کر لی ہیں اور زمانے کی ضرورت کے مطابق اس تعلیم کو کر لیا ہے۔ اور اس بات پر ان کا زور ہے کہ

لہٰذا اب قرآن کریم کے احکامات کو بھی اس زمانے کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ان کے مطابق ان کی تعلیم اب خدا کی بھیجی ہوئی نہیں رہی بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی تعلیم رہ گئی ہے۔ اور یہ ہونا تھا کیونکہ ان تعلیموں کے قائم رہنے یا ان پر تا قیامت عمل کرنے والے پیدا ہونے کا خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں۔ لیکن قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) یعنی اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ تو اس کی حفاظت کے پھر سامان بھی فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی مختلف موقعوں پر مختلف کتابوں میں تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ عادت ہے کہ جب ایک قوم کو کسی فعل سے منع کرتا ہے تو ضرور اس کی تقدیر میں یہ ہوتا ہے کہ بعض ان میں سے اس فعل کے ضرور مرتکب ہوں گے جیسا کہ اس نے توریت میں یہودیوں کو منع کیا تھا کہ تم توریت اور دوسری خدا کی کتابوں کی تحریف نہ کرنا۔ سو آخر ان میں سے بعض نے تحریف کی (اس کو بدلا) مگر قرآن کریم میں یہ نہیں کہا گیا کہ تم قرآن کریم کی تحریف نہ کرنا (اس کو نہ بدلنا) بلکہ یہ کہا گیا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔

(ماخوذ از نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 419)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ (یہ آیت) ''صاف بتلا رہی ہے کہ جب ایک قوم پیدا ہوگی کہ اس ذکر کو دنیا سے مٹانا چاہے گی تو اس وقت خدا آسمان سے اپنے کسی فرستادہ کے ذریعہ سے اس کی حفاظت کرے گا''۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 267)

پس وقتاً فوقتاً یہ لوگ قرآنی تعلیم پر اعتراض کر کے اس تعلیم کو مٹانا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی اپنی تعلیم یا مٹ گئی ہے یا صرف کتاب کی حد تک رہ گئی ہے۔ یہ مختلف طریقے آجکل میسج (Message) بھیجنے کے یا ٹِویٹ (Tweet) کرنے کے ہیں۔ ان میں واٹس اَیپ (WhatsApp) وغیرہ بھی ہے۔ گزشتہ دنوں اس پر ایک چھوٹی سی فلم چل رہی تھی جس میں دو لڑکے ایک کتاب میں سے جس کے باہر قرآن لکھا ہوا تھا لوگوں کو بعض آیات یا حصے پڑھ کر سنا رہے تھے کہ یہ کیسی تعلیم ہے اور سڑک پر مختلف لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھ رہے تھے، ان کا انٹرویو لے رہے تھے، ان کو بتاتے تھے۔ تو ہر ایک کو جب یہ پتا لگتا تھا کہ یہ قرآن کریم کی تعلیم ہے کیونکہ باہر لکھا ہوا تھا تو ہر ایک اسلام کی تعلیم کی برائیاں کر رہا تھا کہ دیکھو یہ ثابت ہوگیا کہ اسلامی تعلیم ہی ایسی ہے جس کی وجہ سے مسلمان ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد ان لڑکوں نے اس کتاب کا کور (cover) اتار دیا اور دکھایا کہ یہ اسلام کی نہیں یہ بائبل کی تعلیم ہے کیونکہ یہ بائبل ہے جو ہم پڑھ رہے تھے۔ تو کسی نے اس پر کوئی منفی تبصرہ نہیں کیا۔ اسلام کا نام آتا ہے تو فوراً منفی تبصرہ ہوتا ہے لیکن یہاں سارے بس ہنس کر چپ ہو گئے۔ ان میں عورتیں بھی تھیں مرد بھی تھے۔ تو ایک عورت نے کہا کہ اچھا بڑی حیرانی کی بات ہے۔ میں نے تو کرسچین سکول میں تعلیم حاصل کی اور بائبل پڑھی ہے مجھے تو کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا۔ تو یہ تو ان کا حال ہے۔ اگر ایک مسلمان غلط حرکت کرتا ہے تو اسلام کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اگر کوئی دوسرے مذہب والا کرتا ہے تو کہتے ہیں بیچارا معذور ہے پاگل ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ اسلام کے نام پر بعض مسلمان گروہوں کے غلط عمل نے اسلام کو بدنام کیا ہے لیکن اس پر قرآن کریم کی تعلیم کو نشانہ بنانا اور انتہا تک چلے جانا بھی اسلام کے خلاف دلوں کے بغض اور کینے کا اظہار ہے۔ اس کا ایک انتہائی اظہار تو آجکل امریکہ کے ایک صدارتی امیدوار کا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بولنا ہے۔

بہرحال یہ اسلام کے متعلق جو چاہے بولتے رہیں لیکن اسلام کی خوبصورت تعلیم کا مقابلہ نہ کسی مذہب کی تعلیم کرسکتی ہے اور نہ ہی ان کے اپنے بنائے ہوئے قانون کر سکتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے حالات کے مطابق قانون بدل دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھی اپنے وعدے کے مطابق قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ایک فرستادے کو بھیجا جنہوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم سے ہمیں آگاہ فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں: قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے اُس ابتدائی زمانہ میں انسان کے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی ہوئی صداقتوں اور ودیعتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدۂ واثقہ کی رو سے کہ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ اس زمانہ میں بھی آسمان سے ایک معلم آیا جو آخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعۃ:4) کا مصداق اور موعود ہے۔ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 97۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10) کا وعدہ دے کر قرآن اور اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچا لیا اور فتنے میں پڑنے نہ دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلے کی قدر کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یعنی آپ کی جماعت میں شامل ہوئے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے موافق...... قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 193۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ ''قرآن کریم کی تائیدیں اور نصرتیں ہمارے شامل حال ہیں۔ یہ آج کسی اور مذہب کے پیرو کو نصیب نہیں''۔ (بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 770، الحکم جلد 5 نمبر 25 مؤرخہ 10 جولائی 1901ء صفحہ 2)

پس یہ باتیں جہاں مخالفین اسلام کے اعتراضات کا شافی جواب ہیں وہاں ان کا یہ کہنا ہی کہ دوسرے مذاہب زمانے کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال چکے ہیں اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ مذہب مردہ ہو چکے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس پُرشوکت کلام میں مسلمانوں کو بھی دعوت ہے کہ اس زمانہ میں اسلام پر میڈیا اور تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جو حملے ہو رہے ہیں ان کا توڑ کرنے کے لئے اس شخص کے ساتھ رشتہ جوڑ کر اسلام کی خوبصورت تعلیم کی عظمت سے ان مخالفین کا منہ بند کریں جو اسلام پر دہشت گردی اور شدت پسندی کا الزام لگاتے ہیں۔ جو گروہ یا لوگ تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، تلوار کے ذریعہ سے اسلام پھیلانے کا دعویٰ کرتے ہیں، حقیقت میں وہ اسلام مخالف طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں ہے اور تلوار کے جہاد کی اجازت بھی ان مشروط حالات کی وجہ سے ملی تھی جو اسلام کے ابتدائی زمانے میں پیدا ہوئے تھے کہ دشمن اسلام کو تلوار کے زور سے ختم کرنا چاہتا تھا۔ اسلام امن اور پیار کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ یعنی قرآن کریم اس تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ پس آج اس زمانے میں اس تعلیم کا پرچار کرنے کی ضرورت ہے اور ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی اپنے احمدی ہونے کا بھی ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ آج ہم احمدیوں نے ہی مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں کو حقیقت سے آشکار کرنا ہے۔ جو لوگ اسلام پر اعتراض کرتے ہیں وہ جاہل ہیں اور ہم نے ان کو ان کی جہالت کا حال دکھانا ہے۔ اسلام کی تعلیم تو امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔ قرآن کریم کی روشنی میں ہی ہم نے یہ تعلیم دنیا کو دکھانی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا ہے کہ تم جو بغیر علم کے کہہ دیتے ہو کہ اسلام کی تعلیم میں شدت پسندی ہے اسی لئے مسلمان بھی شدت پسند بنتے ہیں یہ تمہاری لاعلمی اور جہالت ہے۔ مسلمانوں کو بھی بتانا ہوگا کہ آپس کے قتل و غارت اور فرقہ بندی سے تم اسلام کو بدنام کر رہے ہو۔ گو ہمارے پاس زیادہ وسائل تو نہیں ہیں لیکن جس حد تک ہم پریس میڈیا اور مختلف ذرائع سے یہ کام کر سکتے ہیں ہر ملک میں اور ہر شہر میں کرنے چاہئیں۔ اس وقت دنیا کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی قریباً ہر جگہ اس طرف توجہ ہے لیکن حالات کا تقاضا یہ ہے کہ لگاتار اس بارے میں میڈیا کو استعمال کیا جاتا رہے۔ ان سے تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ ان کے ذریعہ سے عوام الناس کو بتایا جائے۔ اللہ کے فضل سے امریکہ میں بھی اس معاملے میں ان کا کافی تعلق اور رابطہ ہے۔ باقی ملکوں میں بھی اور یہاں بھی کچھ رابطے ہیں۔ جرمنی میں بھی ہیں۔ تو ان کو وسیع تر کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

گزشتہ دنوں یہاں برٹش پارلیمنٹ میں گلاسگو کی ایک ایم پی (MP) نے اسلام کی حقیقت کے بارے میں جماعت احمدیہ کے حوالے سے یہ بتا کر کہا کہ اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم پر عمل کرنے والے احمدی مسلمان ہیں اور مَیں گلاسگو میں ان کے ایک پیس سمپوزیم میں شامل ہوئی تھی اور اس نے بڑی تعریف کی۔ اس پر وہیں بیٹھی ہوئی وزیر داخلہ، ہوم سیکرٹری نے بھی کہا کہ جو اسلام احمدی پیش کرتے ہیں وہ واقعی اس سے بالکل مختلف ہے جو اسلامی شدت پسند دکھاتے ہیں۔ اور حقیقت میں احمدی امن پسند شہری ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ احمدی کوئی نئی تعلیم پیش نہیں کرتے بلکہ قرآن کریم کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک واقعہ ہو کر اگر خاموشی ہوگئی تو کچھ دیر کے بعد لوگ یہ کہہ کر بھول جائیں گے کہ ہاں جی برٹش پارلیمنٹ میں ایک سوال اٹھا تھا اور مسئلہ ختم ہوگیا۔ اس کو تو ہر وقت تازہ رکھنے کی ضرورت ہے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ پریس نے ایک دفعہ خبر دے دی اور ہم خاموش ہو گئے۔ لیکن شدّت پسندی کا کوئی واقعہ ہوتا ہے یا نہیں بھی ہوتا تو ان کے حوالے سے اخبار میں شہ سرخیاں دی جاتی ہیں۔ پھر اسلام مخالف لوگوں کو اسلام کے خلاف بولنے کا موقع مل جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں جب میں جاپان میں تھا تو وہاں بھی پڑھے لکھے طبقے کا یہ اظہار تھا۔ بلکہ ایک عیسائی پادری نے بھی کہا کہ اسلام کی تعلیم جو تم قرآن کریم کی روشنی میں بتا رہے ہو اس کو جاننے کی جاپانیوں کو بہت ضرورت ہے بلکہ دنیا کو ضرورت ہے۔ اس نے کہا لیکن اس کا فائدہ تبھی ہوگا کہ اب اس بات کو اس فنکشن تک محدود نہ کریں جس میں آپ بول رہے ہیں بلکہ جاپان میں مسلسل کوشش سے یہ تعلیم لوگوں کو بتائیں۔

پس اب انصاف پسند غیر بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ خاموش نہ بیٹھ جاؤ بلکہ لگا تار دنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کرتے رہو تبھی فائدہ ہوگا۔ اب یہ جاپان جماعت کا بھی کام ہے کہ جامع منصوبہ بندی کر کے اس بات کو تازہ رکھیں۔ اسی طرح یہاں اس ملک یو کے (UK) میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم کا ادراک جس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہوا ہے اسے پھیلائیں۔ اس خوبصورت تعلیم کے سامنے کوئی ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور یہ سب باتیں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ہمیں آپ نے بتائی ہیں اور آگے جماعت کے لٹریچر میں بھی بہت ساری جگہوں پہ موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صحیح تشریح اور تفسیر کے پہنچانے، اس کے معنوں کی صحیح تشریح کرنے کے لئے اور قرآن کریم کی حفاظت کے لئے آپ علیہ السلام کو بھیجا جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ آپ نے اپنی کتب اور ملفوظات اور تقاریر میں اس کا خوب حق ادا کیا ہے۔

پس اس زمانے میں قرآن کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کام لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کام لیا ہے۔ اور یہی کام ہر احمدی کا ہے کہ ہر طبقے اور ہر مزاج تک اس پیغام کو پہنچائیں اور ہر جگہ اس کام کو سرانجام دیتے ہوئے آپ علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کریں۔

اس وقت مَیں بعض مثالیں پیش کرتا ہوں جو اسلام کی امن کی تعلیم کی خوبصورتی ظاہر کرتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ:257) کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔

پھر فرمایا: وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔ (یونس:100) اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی ہی مشیئت کو نازل کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ پس جب خدا بھی مجبور نہیں کرتا تو کیا تُو لوگوں کو مجبور کرے گا کہ وہ ایمان لے آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَاٰمَنَ مَنْ فِی الْاَرْضِ کُلُّھُمْ جَمِیْعًا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پھر ہر ایک زمین پر جو موجود ہے وہ ایمان لے آتا لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ تمہارے کہنے سے بھی یہ نہیں ہوگا۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور یہی ایک تعلیم ہے جو بڑے واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں جبر نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ’’اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبّر سے پڑھا یا سنا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے نہایت بے بنیاد اور قابل شرم الزام ہے۔ اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مگر مَیں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اُس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرۃ: 257) یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔ کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظّمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گزر گئی اور دین اسلام کے مٹا دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرت الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے‘‘۔ (اگر جبر میں ہو تو دل سے سچائی نہیں دکھائی جا سکتی، وفا کا تعلق نہیں ظاہر کیا جا سکتا) فرمایا ’’لیکن ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں‘‘۔ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12-11)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’اسلام کی لڑائیاں تین قسم سے باہر نہیں‘‘۔ یعنی تین قسم کی لڑائیاں ہیں جب اسلام میں سختی ہوئی یا سختی کرنے کی اجازت ہے۔ ’’دفاعی طور پر یعنی بہ بطریق حفاظت خود مختیاری۔ (اگر تم پر کوئی حملہ کرے تو اس وقت اپنی حفاظت اور دفاع کرنے کے لئے ہتھیار اٹھایا جا سکتا ہے)۔ ’’بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون‘‘۔ (اس وقت جب کسی کو سزا دینی ہو اور دوسروں نے حملہ کیا ہے خون بہایا ہے تو بہرحال سزا کے طور پر چاہے وہ جنگ ہے یا عام حالات ہیں اس وقت ہتھیار استعمال کیا گیا ہے یا سزا دی گئی ہے یا قتل کیا گیا ہے) اور نمبر تین ’’بطور آزادی قائم کرنے کے۔ یعنی بغرض مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے‘‘۔ (مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 12)

اب وہ دشمن لوگ جو اس بات پر قتل کرتے تھے کہ تم مسلمان کیوں ہو گئے؟ تم نے مذہب بدل لیا اس لئے مسلمان ہونے کی وجہ سے تمہیں قتل کرتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں اس لئے ان کے خلاف بھی تلوار اٹھائی جا سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ان تین وجوہات کے علاوہ کوئی وجہ نہیں جہاں تلوار اٹھائی جائے یا سختی کی جائے۔ فرمایا کہ

’’قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے اور یا امن قائم کرنے کے لئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔‘‘

(ستارہ قیصرہ۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 121-120)

فرمایا: ’’جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں‘‘۔ (اس کا اعتراف نہیں کرتے) ’’اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے‘‘۔ (جانور ہیں)۔ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 167 حاشیہ)

پس قرآن کریم کا جبر سے دین میں شامل نہ کرنے کا یہ اعلان معترضین کے اعتراض کے ردّ کے لئے کافی ہے اور جو عقلمند ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کو غلط طریق پر بدنام کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگوں حتی کہ عیسائی پادری نے بھی یہ کہا کہ اسلام کی یہ پرامن تعلیم جو ہے اس کا بہت زیادہ پرچار کرو۔ اور جب لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کا پرچار کرو تو اس بات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ بات پوری ہو رہی ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں پر مطلع ہو جائیں گے۔ جب ان کو پتا لگتا ہے کہ اصل تعلیم کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہمیں بھی آپ علیہ السلام نے توجہ دلائی کہ ’’دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو‘‘۔ دین کی خوبیوں کو پیش کرو اور وہ تبھی پیش ہو سکتی ہیں جب خود علم ہو۔ اپنے علم کو بڑھاؤ۔ اور دوسرا فرمایا ’’اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو‘‘۔ اپنے نیک نمونے قائم کرو تا کہ ہمیں دیکھ کے لوگ ہماری طرف آئیں۔

پس یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کا علم حاصل کریں اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچیں اور یہی علم اور عمل ہے جس سے اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں آتے ہوئے قرآن کریم اور اسلام کی حفاظت کے کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔

قرآن کریم نے ایک جگہ اسلام کو قبول نہ کرنے والوں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْھُدٰی مَعَکَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا (القصص:58) اور وہ کہتے ہیں کہ ہم اس ہدایت کی جو تجھ پر اتری ہے اتباع کریں تو اپنے ملک سے اچک لئے جائیں۔ پس اسلام کی تعلیم پر اعتراض اس لئے نہیں ہے کہ ظلم اور جبر کی تعلیم ہے بلکہ قبول نہ کرنے والے اسلام کی تعلیم پر جو اعتراض کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم تیری تعلیم پر عمل کریں جو امن والی تعلیم ہے جو سلامتی والی تعلیم ہے تو ارد گرد کی قومیں ہمیں تباہ کر دیں۔

پس اسلام کی تعلیم تو دوستی کا ہاتھ بڑھانے کی تعلیم ہے۔ امن اور سلامتی قائم کرنے کی تعلیم ہے۔ امن اور محبت کا پیغام دینے کی تعلیم ہے۔ اگر بعض مسلمان گروہ عمل نہیں کرتے تو ان کی بدقسمتی ہے۔ قرآن بیشک اصل الفاظ میں ان کے پاس موجود ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ قرآن کریم کی تعلیم کی اور قرآن کریم کے احکامات کی جو حفاظت کرنی تھی یا کرنی چاہئے وہ یہ لوگ نہیں کر رہے۔ اس کی حفاظت تو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نے ہی کرنی ہے۔ دنیا کو ہم نے اپنے علم اور عمل سے بتانا ہے کہ دنیا کو اپنی سلامتی اور امن کا خطرہ اسلام سے نہیں بلکہ ان لوگوں سے ہے جو اسلام کے خلاف ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اقتباس میں بھی فرمایا ہے جو میں نے پڑھا کہ یہ لوگ جو اسلام کو بدنام کرتے ہیں وہ جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں۔ اور ان کا یہ جھوٹ اور بہتان اصل میں دنیا کی سلامتی کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ لوگ اپنے مفادات کے لئے، دنیا میں اپنی جغرافیائی اور سیاسی برتری حاصل کرنے کے لئے فساد برپا کئے ہوئے ہیں۔ مسلمان ممالک کے فساد میں بھی بعض بڑے ممالک کا حصہ ہے۔ اور اب تو مختلف مغربی میڈیا پر خود ان کے اپنے لوگ ہی کہنے لگ گئے ہیں کہ مسلمانوں کی یہ شدت پسند تنظیمیں ہماری حکومتوں کی پیداوار ہیں جو ہم نے عراق کی جنگ کے بعد یا شام کے حالات کے بعد پیدا کی ہیں۔ اس بات

سے میں مسلمانوں اور ان لوگوں کو جو اسلام کے نام پر مسلمان کہلاتے ہوئے شدت پسندی کا اور اسلام کی غلط تعلیم کے اظہار کا مظاہرہ کر رہے ہیں بری الذمہ نہیں کرتا لیکن اس آگ کو بھڑکانے میں بڑی طاقتوں کا بہر حال حصہ ہے۔ انصاف سے کام نہ لینے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ کسی بڑی طاقت کی طرف سے ایک بیان آ گیا اور دنیا نے تسلیم کر لیا بلکہ ہر تجزیہ نگار کا میڈیا کے ذریعہ ہر جگہ پہنچنا یا اپنے خیالات پہنچانا اب آسان ہو گیا ہے۔ ابھی بھی ایک طرف تو شدت پسند لوگوں کو ختم کرنے کی باتیں ہوتی ہیں، ان پر بم گرائے جاتے ہیں اور دوسری طرف ان کو اسلحہ پہنچانے والوں اور غلط ذریعہ سے مال پہنچانے والوں یا مالی ٹرانزیکشن (Transaction) کرنے والوں کی طرف سے ان لوگوں نے باوجود علم ہونے کے کہ کس طرح یہ سب کچھ ہو رہا ہے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔

پس دنیا کے امن اور سلامتی کو برباد کرنے والے صرف یہ مسلمان گروہ ہی نہیں ہیں جو اسلامی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ظلم و فساد کر رہے ہیں بلکہ بڑی حکومتیں بھی ہیں جو اپنے مفادات کو اولیت دیتی ہیں اور دنیا کا امن ان کے نزدیک ضمنی اور ثانوی چیز ہے۔

ایک حقیقی مسلمان تو یہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ سلام ہے وہ اپنی مخلوق کے لئے سلامتی چاہتا ہے اور حقیقی مسلمانوں میں یقیناً احمدی ہی ہیں جو اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو سلامتی دینے اور دنیا میں امن و سلامتی قائم رکھنے کے لئے کتنے احکامات دیئے ہیں، کتنی زیادہ رہنمائی فرمائی ہے۔

خدا تعالیٰ ایک جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے: وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (الزخرف:89-90) اور جب اس نے کہا کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پس تو ان سے درگزر کر اور اتنا کہہ دے کہ سلام۔ (تم پر سلامتی ہو) پس عنقریب وہ جان جائیں گے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔

پس یہ ہے قرآن کریم کی تعلیم کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں تو سننے والے انکار کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میں تو ان کو امن اور سلامتی کی طرف بلا رہا ہوں اور یہ انکار کر رہے ہیں۔ یہ صرف انکار ہی نہیں کر رہے، یہ ایسی قوم ہیں جو نہ صرف ایمان نہیں لاتی سلامتی کے پیغام کو نہیں سمجھتی بلکہ الٹا مجھے امن نہیں دیتی۔ ہم مسلمانوں کی سلامتی کو بھی برباد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔ کہ ان سے درگزر کر۔ ان کو سمجھ نہیں ہے، یہ عقل نہیں رکھتے۔ بیوقوف لوگ ہیں۔ غصہ میں آ جاتے ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر کہہ دے کہ میں تو تمہارے لئے سلامتی لایا ہوں اور میرا پیغام سلامتی کا ہے اور یہی پیغام میں پہنچاتا رہوں گا۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا کہ اسلام مخالفین کی تمام زیادتیاں دیکھ کر اور سہہ کر صرف یہ جواب دے کہ میں تمہیں سلامتی کا پیغام ہی دیتا ہوں اور دیتا رہوں گا تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ حکم ہے تو پھر ہر مسلمان کے لئے یہ حکم کتنا ضروری ہے۔ آج بھی جب یہ حالات ہیں تو ہمارا یہی فرض ہے کہ اسی طرح پیغام پہنچائیں۔ ہمارا کام امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اسلام کی طرف سے کبھی تلوار اٹھائی گئی تو وہ بھی حفاظت کے لئے اور امن قائم کرنے کے لئے اٹھائی گئی، کبھی ظلم کے لئے نہیں اٹھائی گئی۔ پس یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ قرآن کریم نے کبھی بھی اور کہیں بھی یہ حکم دیا ہو کہ جو تمہاری بات نہیں مانتا اس کے خلاف تلوار اٹھاؤ اور اسے تہہ تیغ کر دو۔ اگر کوئی مسلمان گروہ یا مسلمان سربراہ اپنے عمل سے اس کی نفی کر رہا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں امن قائم کر رہے ہیں تو وہ حقیقی اسلام نہیں ہے۔ وہ ان کے اپنے ذاتی مفادات ہیں جن کا وہ اظہار کر رہے ہیں یا بڑی طاقتوں کے مفادات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو آلہ کار بنایا ہوا ہے۔ اور پھر اسلام پر ہی الزام ہے کہ اس کی تعلیم ایسی ہے۔

ایک حقیقی مسلمان اور عبد رحمان کی تو پہچان ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان:64) اور جب جاہل لوگ ان سے لڑتے ہیں تو وہ بجائے لڑنے کے کہتے ہیں ہم تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

پس یہ قرآنی تعلیم ہے اور یہی تعلیم ہے جو ہر سطح پر امن اور سلامتی قائم کرنے اور اس کے لئے کوشش کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اور خاص طور پر نوجوانوں کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اسلام ہے اور صرف اسلام ہے جو دنیا میں امن و سلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم ہے اور صرف قرآن کریم ہے جو امن اور سلامتی پھیلانے کی اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔ پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ اس تعلیم پر عمل کریں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اپنے عملی نمونوں سے دنیا کو بتائیں کہ آج قرآن کریم کی حفاظت کے کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق بخشی ہے اور یہ اس کا فضل ہے۔ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تشریح ہی اس کی معنوی حفاظت بھی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور ہمیں آپ علیہ السلام کو ماننے کی توفیق دے کر اس کام کے لئے ہمیں بھی چن لیا، ہمیں بھی توفیق دی۔ پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے ہر احمدی لڑکے لڑکی، مرد عورت کو کوشش کرنی چاہئے۔ دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس دہانے پر کھڑی ہے کسی وقت بھی ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ وہ اس میں گر جائے۔ ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن اور سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور احمدی ہی کر سکتے ہیں۔

پس اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی چیز اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا ہے، اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ اس کا تقویٰ اپنے دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن اور سلامتی دے سکتے ہیں۔ ایسے ہی موقع کے لئے اور ان حالات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین صفحہ 154 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس اس ذوالعجائب اور سب طاقتوں کے مالک خدا سے تعلق مضبوط تر کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے پیار میں بڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور دنیاداروں کو بھی عقل دے کہ وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سنیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچیں۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ حاضر اور دو غائب پڑھاؤں گا۔ جنازہ حاضر مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب کا ہے۔ 9 دسمبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بڑا لمبا عرصہ مبلغ سلسلہ رہے۔ ان کے والد کا نام اللہ بخش صاحب تھا جو قادیان کے اللہ بخش سٹیم پریس کے مالک تھے۔ عنایت اللہ احمدی صاحب کی پیدائش جنوری 1920ء کی ہے۔ پانچ سال کی عمر میں آپ قادیان آ گئے۔ تعلیم الاسلام سکول قادیان میں داخل ہوئے۔ 1936ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ہی میٹرک پاس کیا۔ پھر 1939ء میں مشرقی افریقہ میں ملٹری میں کلرک بھرتی ہوئے اور جولائی 1946ء کو فارغ ہوئے۔ 30 مئی 1944ء کو چوبیس سال کی عمر میں آپ نے وقف کیا اور جولائی 1946ء سے مشرقی افریقہ میں بطور مبلغ کام شروع کیا اور دسمبر 1979ء تک بعمر ساٹھ سال ریٹائر ہوئے۔ 1946ء سے دسمبر 73ء تک 23 سال تین مہینے آپ نے بیرون پاکستان بطور مبلغ خدمت کی توفیق پائی۔ چار سال چار ماہ کینیا میں، اٹھارہ سال گیارہ مہینے تنزانیہ میں بطور مبلغ کام کیا۔ اس کے بعد ریٹائرمنٹ تک پاکستان میں سیالکوٹ اور جھنگ کے اضلاع میں بطور مربی اور مربی ضلع کام کی توفیق ملی۔ ان کی اولاد میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ ایک بیٹے حبیب اللہ احمدی صاحب ہیں جن کو بطور وقف خدمت کی توفیق ملی۔ جب تنزانیہ میں تبلیغی کاموں میں وسعت پیدا ہوئی تو 1947ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مرحوم کی مدد کے لئے جو مبلغین بھیجے تھے ان میں چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ وہاں مختلف جگہوں پر انہوں نے خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح جب شیخ مبارک احمد صاحب قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ کر رہے تھے تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو جو مددگار مہیا کئے ان میں بھی چوہدری عنایت اللہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب قمر کو شامل کیا۔ اس طرح آپ کو قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ میں کام کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ دارالسلام میں تین سال آپ کو مشنری انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق بھی ملی۔

ایک دفعہ آپ اپنی ایک جماعت پنگالے (Pangalay) کی مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے سائیکل پر جا رہے تھے تو احمدی احباب نے بتایا کہ غیر احمدی امام اور دیگر لوگوں کا منصوبہ ہے اور امام نے ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے کہ مسجد کو جلانا ہے اور وہاں بلوہ کرنا ہے اس لئے آپ پنگالے نہ جائیں۔ اس پر آپ نے بڑا دلیرانہ جواب دیا کہ میں ضرور جاؤں گا اور بہر حال سفر جاری رکھا۔ جیسا کہ میں نے کہا سائیکل پر جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پنگالے کا چیف ملا اور اس نے آپ کو سائیکل پر دیکھا تو اپنی کار روکی اور کار میں بیٹھنے کی دعوت دی تو آپ نے کہا کہ نہیں میں سائیکل پر جا رہا ہوں، ٹھیک ہوں۔ بہر حال چیف کے اصرار پر آپ اس کی کار میں بیٹھ گئے اور چیف گاؤں میں لے کر آیا اور راستے میں آپ نے چیف کو بتایا کہ جو گاؤں کی صورتحال کی خبر ان کو پہنچی ہے۔ اس پر چیف نے تمام لوگوں کو بلایا اور کہا کہ یہ ہمارے مہمان ہیں

اورمہمانوں سے بہرحال برا سلوک نہیں ہوگا اور میں ایسا نہیں کرنے دوں گا اور جو بھی ان کی مدد ہووے گی میں کروں گا اور امام کو بھی کافی سرزنش کی۔ بلکہ یہ بھی کہا کہ میں ان کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ جب نماز کا وقت آیا تو چیف نے ان کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ علاقے کے لوگوں پہ بھی ان کا بہت اثر تھا اور بڑے تعلقات وسیع تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل کو بھی جماعت اور خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق دے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ مرحوم درویش قادیان کا ہے۔ 87 سال کی عمر میں 7/دسمبر کو ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغانہ مرحوم اخبار بدر کے درویش نمبر میں شائع شدہ اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں کہ خاکسار کے گاؤں کے ایک دوست مکرم محمد احمد صاحب کالا افغانہ قادیان آ گئے تھے۔ میں ڈیرہ بابا نانک میں امتحان دے کر ملازمت کی تلاش میں تھا کہ مکرم محمد احمد صاحب نے پیغام بھجوایا کہ میں چونگی کی ملازمت چھوڑ کر دفتر الفضل میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ تم میری جگہ چونگی میں لگ جاؤ۔ یہ اس وقت احمدی نہیں تھے۔ 1946ء کی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار اپنے گاؤں سے قادیان آ گیا اور چونگی میں ملازمت شروع کر دی۔ جس وقت میں قادیان ملازمت کے لئے آیا اس وقت مجھے احمدیت کے تعلق سے زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ کہتے ہیں میں نے ایک غیر مسلم دوست کو کہا کہ مجھے نماز کے لئے کوئی ایسی مسجد بتاؤ جو قادیانیوں کی نہ ہو۔ میں ان کی مسجد میں نہیں جا سکتا۔ اس غیر مسلم نے مجھے مسجد اقصیٰ کا راستہ بتا دیا۔ کہتے ہیں مَیں وہاں گیا۔ دیکھا کہ بہت بڑی مسجد ہے کوئی نماز پڑھ رہا ہے کوئی تلاوت کر رہا ہے، خوبصورت منارہ ہے۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوا کہ ہماری مسجد تو بہت اچھی ہے، اب میں قادیانیوں کی مسجد میں نہیں جاؤں گا۔ تو ایک روز پتا چلا کہ یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ کہتے ہیں ایک دن احراریوں کی مسجد میں بھی گیا لیکن وہاں کی حالت دیکھ کر عہد کر لیا کہ اب ہمیشہ میں مسجد اقصیٰ میں ہی نماز ادا کروں گا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کا ایک احمدی دوست سے تعارف ہوا۔ انہوں نے ان کو جماعتی معلومات دیں اور کتاب ''تبلیغ ہدایت'' اور دیگر رسائل دیئے جس کے نتیجہ میں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ 1947ء میں ملک کی تقسیم ہوئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر خدام دور دور سے حفاظت مرکز کے لئے آنے لگے۔ اس موقع پر کہتے ہیں کہ خاکسار نے بھی اپنا نام حفاظت مرکز کے لئے پیش کر دیا جس کی منظوری ہوئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے درویشی میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ کہتے ہیں بیعت کرنے کے بعد میرے عزیز و اقارب اور خاص طور پر والدین نے بہت مخالفت کی اور پھر تقسیم ملک کے موقع پر بھی مجھے کہا کہ ہمارے ساتھ آ جاؤ اور میرے احمدی ہونے پر بڑا افسوس کرتے رہے۔ لیکن میرے انکار پر بڑا رو رو کر میرے والد اور والدہ نے کوشش کی لیکن بہرحال میں نہیں گیا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ بلکہ کہتے ہیں کہ میری والدہ کی میرے اس غم میں بینائی جاتی رہی۔ 1952ء میں ان کی شادی حیدر آباد کے ظہورالدین صاحب کی بیٹی اختر النساء صاحبہ سے ہوئی۔ ان سے ان کے دو بیٹے محمود احمد صاحب اور شعیب احمد صاحب ہیں۔ شعیب صاحب واقف زندگی ہیں اور اس وقت قادیان میں ناظر بیت المال خرچ ہیں۔ اسی طرح ان کے ایک داماد قاری نواب صاحب واقف زندگی ہیں۔ انہوں نے دیہاتی مبلغ کے طور پر مہاراشٹر، کرناٹک میں خدمت کی توفیق پائی۔ تبلیغ کا ان کو بہت شوق تھا۔ کسی بورڈ یا تختی پر لکھتے تھے کہ امام مہدی علیہ السلام آ گئے ہیں تاکہ سب لوگ پڑھ لیں اور پھر تبلیغ شروع کر دیتے تھے اور اسی طرح مختلف دفاتر میں بھی ان کو کام کی توفیق ملی۔ مینیجر اخبار البدر بھی رہے اور اسی طرح لنگر خانے میں اور دوسری جگہوں پر بھی کام کیا۔ ان کے بھی محکموں کے ساتھ افسران کے ساتھ بڑے وسیع تعلقات تھے اور ان کا بڑا عزت و احترام کرتے تھے۔ باوجود پیرانہ سالی کے ہمیشہ مسجد میں آ کر نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے حتی کہ وفات والے دن بھی نماز ظہر اور عصر مسجد میں ادا کی اور مسجد مبارک کا جو پرانا حصہ تھا اس میں کھڑے ہو کے خاص طور پر نمازیں پڑھتے تھے۔ صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ دعاگو شخص تھے، بہت ملنسار تھے اور اکثر جو نئے واقفین زندگی نوجوان ہیں وہ ان کی صحبت میں بیٹھ کر کافی فیض پایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی دعاؤں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔

تیسرا جنازہ مکرمہ سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ کا ہے۔ اڑیسہ کی ہیں۔ ہمارے واقف زندگی ڈاکٹر طارق احمد صاحب جو اس وقت نور ہسپتال قادیان کے انچارج ہیں ان کی والدہ تھیں۔ 16/اکتوبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑی قناعت پسند، سادہ مزاج، صابرہ اور شاکرہ، غریب پرور، خوددار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم اور اچھی تربیت کا انہوں نے بہت خیال رکھا۔ ان کے خاوند سرکاری ملازم تھے اور ان کی محدود تنخواہ تھی لیکن اس کے باوجود وہ اپنے غریب اور ضرورتمند عزیزوں کی بہت خدمت کرتے تھے اور اس سلسلے میں مرحومہ قانتہ صاحبہ کا بھی ان سے بہت تعاون تھا۔ کبھی انہوں نے اعتراض نہیں کیا بلکہ ہمیشہ حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی نسلوں میں بھی جاری رہیں۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ بیلجیم

از صفحہ نمبر 20

میں کی۔ اس کے بعد امیر جماعت بیلجیم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے اختتامی کلمات کہے۔ دعا کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کا جلسہ سالانہ بخیروخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی لجنہ اماءاللہ کی طرف سنائی گئی۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز لجنہ نے الگ سے اپنا ایک اجلاس منعقد کیا۔ شعبہ ٹرانسلیشن کے تحت لوکل زبانوں میں ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔

تصویری نمائش اور بک سٹال

جلسہ سالانہ کے موقع پر بک سٹال اور تصاویر کی نمائش بھی لگائی گئی۔

امسال جلسہ کا مرکزی موضوع قرآن مجید تھا۔ اس کی مناسبت سے نمائش کو خاص طور پر قرآنی آیات اور پیشگوئیوں سے سجایا گیا۔ لوکل غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں اس نمائش کو وزٹ کیا۔

سیکرٹری آف سٹیٹ Elke Sleur صاحبہ نمائش کے وزٹ کے دوران

ایمان افروز واقعات اور تأثرات

10/ستمبر بروز جمعرات ہال سے ملحقہ پارکنگ میں ایک مقامی فرد اپنی گاڑی پر ہمارے سیکیورٹی پر موجود خدام کو ہارن بجا کر اپنے تعصب کا اظہار کر کے چلا گیا۔ چند منٹ بعد دوبارہ پارکنگ میں آ کر کسی چیز کی تلاش میں ادھر ادھر گھومنے لگا۔ ہمارے خدام نے اس کی گھبراہٹ کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ میرا بٹوہ یہاں کہیں گر گیا ہے اس کی تلاش کر رہا ہوں۔ خدام کو اس کا بٹوہ پہلے سے ہی مل چکا تھا۔ جب اسے اس کا بٹوہ دیا تو غیر ملکیوں سے اس قسم کے رویّہ سے بہت حیران ہوا اور اُس کے اِس قدر خوشی کے جذبات ظاہر ہو رہے تھے کہ خادم کے ہاتھ چومنے لگا اور کچھ رقم شکرانے کے طور پر دینا چاہ رہا تھا لیکن ہمارے خادم نے وہ رقم بشکریہ واپس کر کے کہا کہ ہم نے کسی لالچ کے تحت یہ کام نہیں کیا بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہمیں یہی سکھاتی ہے۔

جلسہ کے دوسرے روز بھی وہی جرنلسٹ جلسہ گاہ آیا جس نے قبل ازیں دو دفعہ جماعت کے بارہ میں مضمون شائع کیا تھا۔ جرنلسٹ نے مکرم امیر صاحب بیلجیم اور مکرم محمد طاہر ندیم صاحب سے بھی ملاقات کی۔ ہمارے ایک بیلجیئن احمدی مکرم ٹوم احمد صاحب کا بھی تفصیلی انٹرویو لیا۔ اور سوموار کے روز کی اشاعت میں شہ سرخی کے ساتھ جلسہ سالانہ کے متعلق آرٹیکل شائع کیا جس کا لوکل آبادی پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اسی اشاعت میں علاقے کے میئر کا بیان بھی شائع ہوا جس میں مکرم میئر صاحب نے ہمارے پروگرام کی تعریف کی اور یہ کہا کہ تینوں دنوں میں کوئی ایک بھی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ الحمدللہ۔

نماز جنازہ حاضر

✿...... مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 18/ اکتوبر 2015ء بروز اتوار نماز مغرب سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی میں **مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب (آف جرمنی۔Russelsheim) کی نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 18/اکتوبر 2015ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والد مکرم میاں فضل دین صاحب درویش قادیان تھے۔ آپ تقریباً دس سال سے بیمار تھے اور نظر کا بھی مسئلہ تھا۔ 1984ء میں جرمنی آئے تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

قسط نمبر 24

صرف نماز پڑھنے پر تسلّی نہیں پانی چاہیے بلکہ نماز کو کھڑا کرنا چاہیے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’......نماز دعا ہے اور اس سے دین کا مغز پورا ہوتا ہے اور شریعت کی غرض پوری ہوتی ہے اور اس میں بندہ اپنی کمزوریوں کی معافی کی درخواست اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت کو طلب کرتا ہے۔ چنانچہ دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ (عنکبوت: رکوع 5) یعنی قرآن کریم کی تلاوت کر اور نماز باجماعت ادا کر یقیناً نماز اُن بُری باتوں سے بھی کہ جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی کہ جو سوسائٹی پر گراں گذرتی ہیں روکتی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ **نماز کو ایک رسم کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا بلکہ یہ عبادت اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کا لازمی نتیجہ بدی سے نفرت ہوتا ہے اور اندرونی پاکیزگی اس سے حاصل ہوتی ہے۔**

یہ الفاظ استعمال فرما کر کہ نماز بدی سے روکتی ہے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ **نماز میں یہ ذاتی خوبی ہے کہ وہ بدی سے روکتی ہے۔ پس جس شخص کو باوجود نماز پڑھنے کے بدی سے نفرت پیدا نہ ہو اُس کی نماز میں ضرور نقص ہے۔** اور یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ متقی صرف رسمی طور پر نماز نہیں ادا کرتے بلکہ ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ اُن کی نماز کھڑی ہو جائے۔ یعنی وہ اُن کی روحانیت کے لئے بطور سہارے کے بن جائے۔ جس طرح ٹیک اور سہارے جب تک اپنی جگہ پر کھڑے رہیں چھتوں کو کھڑا رکھتے ہیں اسی طرح نماز جب کامل ہو جائے تو متقی کے تقویٰ کو سہارا دے کر اپنی جگہ پر کھڑا رکھتی ہے۔ **پس صرف نماز پڑھنے پر تسلّی نہیں پانی چاہیے بلکہ نماز کو کھڑا کرنا چاہیے تا کہ اس کے سہارے پر انسان کا تقویٰ بھی کھڑا رہے‘‘۔**

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ۔ سورۃ البقرۃ زیر آیت 4)

قرآن مجید میں جہاں بھی نماز پڑھنے کا حکم آیا ہے اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے آیا ہے۔ سورۃ البقرہ کے آغاز میں ہی متقیوں کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ اقامت صلوٰۃ کے مختلف معانی ہیں جنہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اقامت کے لغوی معنوں اور اقامت صلوٰۃ کے قرآنی استعمالات کے حوالہ سے اس مضمون پر بہت جامع رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ ذیل میں اس پہلو سے آپ کی تفسیر سے ایک انتخاب پیش ہے۔

اِقامتِ صلوٰۃ کے مختلف معانی

......حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

’’یُقِیۡمُوۡنَ:۔ اَقَامَ سے مضارع جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور قَامَ سے جو اس کا مجرد ہے بنا ہے۔ قِیَامٌ (کھڑا ہونا) کا لفظ جُلُوۡسٌ (بیٹھ جانے) کا نقیض ہے۔ کہتے ہیں۔ قَامَ الۡاَمۡرُ۔ اِعۡتَدَلَ معاملہ درست ہو گیا۔ قَامَ عَلَی الۡاَمۡرِ: دَامَ وَ ثَبَتَ۔ یعنی کسی چیز پر دوام و ثبات اختیار کیا۔ قَامَ الۡحَقُّ ظَھَرَ وَ ثَبَتَ۔ حق ظاہر اور ثابت ہو گیا۔ اور اَقَامَ السُّوۡقَ کے معنے ہیں نَفَقَتۡ بازار بارونق ہو گیا۔ اور اَقَامَ الصَّلٰوۃَ کے معنے ہیں اَدَامَ فِعۡلَھَا نماز پر دوام اختیار کیا۔ اَقَامَ لِلصَّلٰوۃِ کے معنے ہیں نَادٰی لَھَا نماز کے لئے تکبیر کہی۔ اَقَامَ اللّٰہُ السُّوۡقَ: جَعَلَھَا نَافِقَۃً اللہ تعالیٰ نے برکت دی اور بازار کو بارونق بنا دیا (اقرب) مفردات میں ہے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ اَیۡ یُدِیۡمُوۡنَ فِعۡلَھَا وَیُحَافِظُوۡنَ عَلَیۡھَا۔ نماز کو اس کی شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس پر دوام اختیار کرتے ہیں۔ نیز لکھا ہے اِنَّمَا خُصَّ لَفۡظُ الۡاِقَامَۃِ تَنۡبِیۡھًا اَنَّ الۡمَقۡصُوۡدَ مِنۡ فِعۡلِھَا تَوۡفِیَۃُ حُقُوۡقِھَا وَ شَرَائِطِھَا۔ کہ صلوٰۃ کے ذکر کے ساتھ اقامت کا لفظ اس لئے لایا گیا ہے تا کہ اس طرف توجہ مبذول کرائی جائے کہ نماز کے حقوق اور شرائط کو پوری طرح ادا کیا جائے نہ کہ صرف ظاہری صورت میں اس کو ادا کر دیا جائے۔ لسان میں اَلۡقِیَامُ کے معنے اَلۡعَزۡمُ کے بھی لکھے ہیں یعنی کسی چیز کا پختہ ارادہ کر لینا۔

اَلصَّلٰوۃُ:۔ صَلّٰی سے مشتق ہے اور اس کا وزن فَعۡلَۃٌ ہے۔ الف واؤ سے منقلب ہے۔ صَلّٰی (یُصَلِّیۡ) کے معنے دعا کرنے کے ہیں اور اَلصَّلٰوۃُ کے اصطلاحی معنے عِبَادَۃٌ فِیۡھَا رُکُوۡعٌ وَ سُجُوۡدٌ کے ہیں۔ یعنی اس مخصوص طریق سے دعا کرنا جس میں رکوع و سجود ہوتے ہیں جس کو ہماری زبان میں نماز کہتے ہیں۔......پس یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے معنے ہونگے

(1) نماز کو باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(2) نماز کو اس کی شرائط کے مطابق اور اس کے اوقات میں صحیح طور پر ادا کرتے ہیں۔

(3) لوگوں کو نماز کی تلقین کر کے مساجد کو بارونق بناتے ہیں۔

(4) نماز کی محبت اور خواہش لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں۔

(5) نماز پر دوام اختیار کرتے ہیں اور اس پر پابندی اختیار کرتے ہیں۔

(6) نماز کو قائم رکھتے ہیں۔ یعنی گرنے سے بچاتے رہتے اور اس کی حفاظت میں لگے رہتے ہیں............‘‘

اسی طرح فرمایا: ’’یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ۔ جیسا کہ حلّ لغات میں بتایا جا چکا ہے اقامۃ الصلوٰۃ کے معنے

(1) با قاعدگی سے نماز ادا کرنے کے ہیں کیونکہ قَامَ عَلَی الۡاَمۡرِ کے معنے کسی چیز پر ہمیشہ قائم رہنے کے ہیں۔ **پس یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہوئے کہ نماز میں ناغہ نہیں کرتے۔ ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں کیونکہ نماز وقتی اعمال سے نہیں بلکہ اُس وقت مکمل عمل سمجھا جاتا ہے جبکہ توبہ یا بلوغت کے بعد کی پہلی نماز سے لے کر وفات سے پہلے کی آخری نماز تک اس فرض میں ناغہ نہ کیا جائے۔ جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں اُن کی سب نمازیں ہی ردّ ہو جاتی ہیں۔**

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ بالغ ہو یا جب اُسے اللہ تعالیٰ توفیق دے اُس وقت سے موت تک نماز کا ناغہ نہ کرے۔ کیونکہ نماز خدا تعالیٰ کی زیارت کا قائم مقام ہے اور جو شخص اپنے محبوب کی زیارت سے گریز کرتا ہے وہ اپنے عشق کے دعویٰ کے خلاف خود ہی ڈگری دیتا ہے۔

(2) دوسرے معنے اِقَامَۃ کے اعتدال اور درستی کے ہیں۔ اِن معنوں کے رُو سے **یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں کہ متقی نماز کو اُس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے جو قواعد مقرر کئے گئے ہیں ان کو توڑتے نہیں۔**

مثلاً تندرستی میں یا پانی کی موجودگی میں وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں اور وضو بھی ٹھیک طرح ان شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں جو اس کے لئے شریعت نے مقرر کی ہیں۔ اسی طرح صحیح اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں۔ نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، قعدہ کو عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔ مقررہ عبارات اور دعائیں اور تلاوت اپنے اپنے موقع پر اچھی طرح اور عمدگی سے پڑھتے ہیں۔ غرض تمام ظاہری شرائط کا خیال رکھتے اور انہیں اچھی طرح بجالاتے ہیں۔

اس جگہ یاد رکھنا چاہئے کہ **گو شریعت کا حکم ہے کہ نماز کو اس کی مقررہ شرائط کے ماتحت ادا کیا جائے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب مجبوری ہو اور شرائط پوری نہ ہوتی ہوں تو نماز کو ترک ہی کر دے۔ نماز بہر حال شرائط سے مقدم ہے۔** اگر کسی کو صاف کپڑا میسر نہ ہو تو وہ گندے کپڑوں میں ہی نماز پڑھ سکتا ہے۔ خصوصاً وہم کی بنا پر نماز کا ترک تو بالکل غیر معقول ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں کئی عورتیں اس وجہ سے نماز ترک کر دیتی ہیں کہ بچوں کی وجہ سے کپڑے مشتبہ ہیں۔ اور کئی مسافر نماز ترک کر دیتے ہیں کہ سفر میں طہارت کامل نہیں ہو سکتی۔ یہ سب شیطانی وساوس ہیں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَھَا (بقرۃ: رکوع 40) الٰہی حکم ہے جب تک شرائط کا پورا کرنا اختیار میں ہو اُن کے ترک میں گناہ ہے۔ لیکن جب شرائط پوری کی ہی نہ جا سکتی ہوں تو اُن کے میسر نہ آنے کی وجہ سے نماز کا ترک گناہ ہے۔ اور ایسا شخص معذور نہیں بلکہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔ پس اس بارہ میں مومنوں کو خاص طور پر ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

(3) تیسرے معنے اِقَامَۃ کے کھڑا کرنے کے ہیں۔ ان معنوں کے رُو سے **یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے معنے یہ ہوئے کہ وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے۔ یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی نماز درست اور باشرائط ادا ہو۔**

اس میں ان مشکلات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جو نماز پڑھنے والے مبتدی کو زیادہ اور عارف کو کسی کسی وقت پیش آتی رہتی ہیں۔ یعنی اندرونی یا بیرونی تأثرات نماز سے توجہ ہٹا کر دوسرے خیالات میں پھنسا دیتے ہیں۔

یہ امر انسانی عادت میں داخل ہے کہ اس کا خیال مختلف جہات کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے اور خاص صدموں یا جوش یا محبت کے اثر کے سوا جبکہ ایک وقت تک خیالات میں کامل یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے انسانی دماغ اِدھر اُدھر گھومتا رہتا ہے اور ایک خیال سے دوسرا خیال پیدا ہو کر ابتدائی خیال سے کہیں کا کہیں لے جاتا ہے۔ اسی طرح بیرونی آوازیں یا پاس کے لوگوں کی حرکات یا کھٹکے، بو یا خوشبو، جگہ کی سختی یا نرمی اور اسی قسم کے اور اُمور انسانی ذہن کو اِدھر سے اُدھر پھرا دیتے ہیں۔ یہی مشکلات نمازی کو پیش آتی ہیں اور اگر اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو تو اُسے پریشان خیال بنائے رکھتی ہیں اور بعض اوقات وہ نماز کے مضمون کو بھول کر دوسرے خیالات میں پھنس جاتا ہے۔ اس حالت کی نسبت یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ میں اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعض نمازیوں کو یہ مشکل پیش آئے گی مگر انہیں گھبرانا نہیں چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر درجہ کے انسان کے لئے ترقی کا راستہ کھول دیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی نماز میں ایسی پریشان خیالی سے دو چار ہو تو اُسے مایوس نہیں ہونا چاہئے اور اپنی نماز کو بیکار نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں سے اسی قدر قربانی کی امید کرتا ہے جتنی قربانی اُن کے بس کی ہو۔ **پس ایسے نمازی جن کے خیالات پراگندہ ہو جاتے ہوں اگر نماز کو سنوار کر اور توجہ سے پڑھنے کی کوشش میں لگے رہیں تو چونکہ وہ اپنی نماز کو جب بھی وہ اپنے مقام سے گرے کھڑا کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے اللہ تعالیٰ ان کی نماز کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ اُسے قبول کرے گا اور اس نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرنے والے کو متقیوں میں ہی شامل سمجھے گا۔**

(4) لُغت کے مذکورہ بالا معنوں کے رُو سے **یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے ایک اور معنے بھی ہیں اور وہ یہ کہ متقی دوسرے لوگوں کو نماز کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ کسی کام کو کھڑا کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ اُسے رائج کیا جائے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلائی جائے۔**

پس یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے عامل متقی وہ بھی کہلائیں گے کہ جو خود نماز پڑھنے کے علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی نماز کی تلقین کرتے رہتے ہیں اور جو سست ہیں انہیں تحریک کر کے چُست کرتے ہیں۔ رمضان کے موقع پر جو لوگ تہجد کے لئے لوگوں کو جگاتے ہیں وہ بھی اس تعریف کے ماتحت یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کی تعریف میں آتے ہیں۔

(5) نماز باجماعت سے پہلے امام کے نماز پڑھانے کے قریب وقت میں اذان کے کلمات تھوڑی زیادتی کے ساتھ دہرائے جاتے ہیں ان کلمات کو اِقَامَۃ کہتے ہیں اور نماز باجماعت بھی ان معنوں کے رُو سے اِقَامَۃ الصَّلٰوۃ کا مفہوم رکھتی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی کہتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی ہے۔ اس محاورہ کے مطابق **یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے معنے ہوں گے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور دوسروں سے ادا کرواتے ہیں۔**

نماز باجماعت کی اہمیت

نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا ہے نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ **قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیماری یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہو گی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا۔**

قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے

اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ **کے الفاظ سے آیا ہے** کبھی خالی صَلُّوۡا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ **یہ امر اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔** جیسے کوئی کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے تو اُسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑا ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقع مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔

آج کل بہت سے لوگ ایسے ملتے ہیں جو باجماعت نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور باتوں میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز ہو چکتی ہے اور پھر افسوس کرتے ہیں کہ نماز چلی گئی۔ ان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے کیونکہ وہ معمولی غفلت سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

(6) یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ نماز چستی اور ہوشیاری سے ادا کی جائے۔ کیونکہ سستی اور غفلت کی وجہ سے خیالات میں پراگندگی پیدا ہوتی ہے اور نماز کا مغز ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں لاتیں ڈھیلی چھوڑنے یا سہارا لگانے (مسلم جلد اول کتاب الصلوٰۃ باب کراھۃ الاختصار فی الصلوٰۃ) یا کہنیاں سجدہ کے وقت زمین پر ٹیکنے سے منع فرمایا ہے (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود) اور اس کے بالمقابل رکوع میں کمر سیدھی رکھنے (ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی من لایقیم صلبه) کھڑا ہوتے وقت یا رکوع میں ٹانگوں کو سیدھا رکھنے، سجدہ میں پاؤں، گھٹنوں، ہتھیلیوں اور ماتھے پر بوجھ رکھنے (ترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی السجود علیٰ سبعة اعضاء) اور کمر اور پیٹ کو لاتوں سے جدا رکھنے (نسائی کتاب افتتاح الصلوٰۃ باب صفة السجود و التجافی فی السجود والا عتدال فی السجود) اور قعدہ کے موقع پر دائیں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ رکھ کر پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء کیف الجلوس فی التشھد) کیونکہ یہ سب امور چستی اور ہوشیاری پیدا کرتے ہیں اور نیند اور اونگھ اور غفلت کو دُور کرتے ہیں اور اسی وجہ سے اسلام نے نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ سر اور جوارح کے اعصاب کو تری اور سردی پہنچ کر جسم میں چستی اور خیالات میں یکسوئی پیدا ہو۔

اوپر جو معانی یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے لغوی معنوں سے استنباط کر کے لکھے گئے ہیں قرآن کریم اور احادیث سے بھی ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ مثلاً ایک معنے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ کئے گئے تھے کہ باقاعدگی سے نماز ادا کریں اور ناغہ نہ کریں۔ اس کے مفہوم کی تائید قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی صَلٰوتِھِمۡ دَآئِمُوۡنَ (معارج رکوع 1) یعنی مومن اپنی نمازوں میں ناغہ نہیں ہونے دیتے بلکہ ہمیشہ باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

دوسرے معنے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے اعتدال اور درستی کے ساتھ نماز ادا کرنے کے کئے گئے تھے۔ ان کی تائید اَلَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلٰوتِھِمۡ خَاشِعُوۡنَ کی آیت سے ہوتی ہے (مومنون رکوع 1) یعنی مومن اپنی نمازوں میں خشوع اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھتے ہیں یعنی ظاہری اور باطنی احکام جو نماز کے بارہ میں دیئے گئے ہیں سب کو پورا کرتے ہیں۔

تیسرے معنے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ کئے گئے تھے کہ وہ نماز کو درست رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان معنوں کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِھِمۡ یُحَافِظُوۡنَ (مومنون رکوع 1) مومن کامل اپنی نماز کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ یعنی اُسے اعلیٰ اور کامل بنانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

چوتھے معنے یہ کئے گئے تھے کہ نماز باجماعت کی ترویج میں مومن لگے رہتے ہیں۔ اِن معنوں کی تصدیق قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاۡمُرۡ اَھۡلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَیۡھَا (طٰہٰ رکوع 8) اے ہمارے مخاطب اپنے اہل کو نماز کی نصیحت کرتے رہا کرو۔ اور اس حکم کو کبھی نہ بھولو بلکہ نماز کی یاددہانی کو ایک ضروری اور لازمی ذمہ داری سمجھ لو۔

اور یہ جو معنے کئے گئے تھے کہ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ سے مراد نماز باجماعت کے ہیں سو یہ مندرجہ ذیل آیت سے نکلتے ہیں وَاِذَا کُنۡتَ فِیۡھِمۡ فَاَقَمۡتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَۃٌ مِّنۡھُمۡ مَعَکَ وَلۡیَاۡخُذُوۡۤا اَسۡلِحَتَھُمۡ (نساء: رکوع 15) یعنی جب تُو مسلمانوں میں موجود ہو اور نماز میں ان کی امامت کرائے تو چاہئے کہ مومن سب کے سب نماز باجماعت میں شامل نہ ہوں بلکہ بوجہ جنگ کے ان میں سے صرف ایک حصہ نماز باجماعت میں شامل ہو اور وہ حصہ بھی اپنے ہتھیار اٹھائے رہے۔ اس آیت میں اَقَمۡتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ کے الفاظ سے واضح ہوجاتا ہے کہ اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃ سے مراد باجماعت نماز ہوتی ہے۔

ایک معنے یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ کئے گئے تھے کہ نماز ہوشیاری اور چستی کی حالت میں ادا کرتے ہیں۔ سو ان معنوں پر یہ آیت دلالت کرتی ہے۔ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنۡ صَلٰوتِھِمۡ سَاھُوۡنَ (الماعون: رکوع 1) یعنی ان نمازیوں پر خدا کا عذاب نازل ہوگا جو اپنی نمازوں میں غفلت برتتے ہیں۔ یعنی نماز تو پڑھتے ہیں مگر اُن کے دلوں میں پوری رغبت اور چستی نہیں ہوتی۔ اسی طرح ظاہری سستی اور غفلت کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا ہے وَلَا یَاۡتُوۡنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمۡ کُسَالٰی (توبہ: رکوع 7) یعنی وہ جب بھی نماز پڑھتے ہیں اُن پر سُستی اور غفلت غالب ہوتی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ (الاعراف: رکوع 3) یعنی اے مومنو! ہر مسجد کے پاس جاتے ہوئے اپنی زینت کے سامان مکمل کر لیا کرو۔ یعنی وضو کر لیا کرو اور ہوشیار ہو جایا کرو۔ اسی طرح فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡتُمۡ سُکٰرٰی حَتّٰی تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ (نساء: رکوع 7) یعنی اے مومنو جبکہ تمہارے خیالات پراگندہ ہوں نماز کے قریب مت جاؤ بلکہ اُسی وقت نماز پڑھو جبکہ تم یہ جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یعنی دماغی پراگندگی یا سستی کی حالت میں انسان نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور اس کی نماز خراب ہو جاتی ہے ایسی حالت میں نماز پڑھنی چنداں مفید نہیں ہوتی۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ خیالات پراگندہ ہوں تو نماز نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ یہ مراد ہے کہ خیالات کو پراگندگی سے بچاؤ اور ذہنی بیداری اور چستی پیدا کرو اور جو باتیں کہ پراگندگی کو پیدا کرنے والی ہیں اُنہیں دُور کرو۔ اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے اسلام نے حکم دیا ہے کہ نماز سے کچھ عرصہ پہلے اذان ہونی چاہئے جسے سُن کر مسلمانوں کو اپنے کاروبار ترک کر کے نماز کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اسی طرح یہ کہ نماز سے پہلے وضو کرنا چاہئے۔ پھر مسجد میں جا کر یا گھر پر سنّتیں پڑھنی چاہئیں۔ پھر مسجد میں امام کے انتظار میں ذکر الٰہی کرنا چاہئے۔ اِن سب کاموں سے ظاہری اور باطنی سُستی دُور ہوتی ہے کیونکہ خیالات میں پراگندگی اور سُستی اِسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ دھیان کسی اور طرف ہو۔ مگر جو شخص نماز سے پہلے اپنا کاروبار ترک کر دے گا اس کے خیالات جو تجارتی یا دوسرے کاروبار کی وجہ سے یا گھر کے جھگڑوں یا فکروں کی وجہ سے پراگندہ ہو رہے تھے آہستہ آہستہ نماز اور عبادت کی طرف پھر جائیں گے۔ پھر مسجد میں جانے اور سنتیں پڑھنے اور ذکرِ الٰہی کرنے کی وجہ سے وہ دوسری تمام طرفوں سے ہٹ کر عبادت اور نماز کی طرف منتقل ہو جائیں گے اور وہ تمام ذرائع مہیا ہو جائیں گے جن کی وجہ سے نماز میں خیالات کی یکسوئی پیدا ہو سکتی ہے۔ اِسی پراگندگی کی حالت کو دُور کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اس حالت میں کہ پیشاب پاخانہ وغیرہ کی حاجت معلوم ہو نماز نہیں پڑھنی چاہیئے بلکہ پہلے ان حاجات کو پورا کرے پھر نماز پڑھے (ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب أیصلی الرجل وھو حاقن) اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِذَا وُضِعَ الۡعَشَآءُ وَاُقِیۡمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابۡدَءُوۡا بِالۡعَشَآءِ (بخاری کتاب الآذان باب اذاحضر الطعام و اقیمت الصلوۃ) یعنی جب شام کا کھانا سامنے آجائے تو عشاء کی نماز سے پہلے کھانا کھا لیا کرو۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کھانا سامنے آجانے کے بعد خیال کھانے کی طرف رہے گا پس پہلے کھانا کھا کر نماز پڑھی جائے تاکہ طبیعت میں یکسوئی پیدا ہو۔ اس حدیث میں جو شام کے کھانے کا خاص طور پر ذکر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو دوپہر کا کھانا نمازِ ظہر سے اس قدر نہیں ٹکراتا جس قدر شام کا کھانا عشاء کی نماز سے ٹکراتا ہے۔ دوسرے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ رات کو سونے سے کافی پہلے کھانا کھا لینا چاہئے تا نیند پریشان نہ ہو اور بدہضمی کی شکایت پیدا نہ ہو۔ اگر شام کے کھانے کو عشاء کی نماز کے بعد کے لئے اٹھا رکھا جائے تو چونکہ اسلام عشاء کے بعد جلد سونے کی ہدایت دیتا ہے تا تہجد کے لئے اُٹھنے میں آسانی پیدا ہو، شام کے کھانے اور سونے کے وقت میں تھوڑا فرق رہ جائے گا اور صحت خراب ہوگی''۔

(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعودؓ۔ سورۃ البقرۃ زیر آیت 4)

قیام صلوٰۃ کا ایک مطلب ہر حال میں نماز کو فوقیت دینا ہے

...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ النور کی آیات 37 تا 39 کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''رِجَالٌ لَّا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ میں بتایا کہ ان لوگوں کے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ زراعت نہیں کرتے یا کوئی اور دنیوی کام نہیں کرتے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ تجارتیں تو کرتے ہیں مگر اُن کے دل خدا تعالیٰ کے ذکر میں میں مشغول ہوتے ہیں اور اُن کے کان خدا تعالیٰ کی آواز سُننے کے منتظر ہوتے ہیں۔ جونہی اُن کے کانوں میں مؤذن کی آواز آتی ہے وہ اپنی تجارت کو چھوڑ کر، اپنی زراعت کو چھوڑ کر اور اپنی صنعت وحرفت کو چھوڑ کر دوڑتے ہوئے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب رات آتی ہے تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس خیال سے کہ دن کو ہم نے ہل چلانا ہے یا کوئی اور مشقت کا کام کرنا ہے سوئے ہی رہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے نہ اُٹھیں۔ بلکہ جب تہجد کا وقت آتا ہے تو وہ فوراً بستر سے الگ ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کے لئے ان لوگوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو کلیۃً خدمت کے لئے وقف کر دیں مگر وہ شخص بھی ایک رنگ میں واقفِ زندگی ہے جس کے تمام اوقات خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت گزرتے ہیں اور وہ ہر آن اور ہر گھڑی خدا تعالیٰ کے حکم پر لبّیک کہنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اگر وہ تجارت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے تجارت کرو۔ اگر وہ زراعت کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے زراعت کرو۔ اگر وہ کسی اور پیشہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کہ تم پیشوں کی طرف متوجہ ہو۔ پس اس کی تجارت، اُس کی زراعت اور اُس کی صنعت لَا تُلۡھِیۡھِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ کی مصداق ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے ذکر سے اُسے غافل نہیں کرتی۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے اور وہ کہنے لگ جائے کہ میں کیا کروں میری تجارت کو نقصان پہنچے گا۔ میری زراعت میں حرج واقع ہوگا۔ بلکہ اُسے اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبّیک کہنے کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ مَیں تاجر ہوں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ مَیں زمیندار ہوں۔ وہ جانتا ہی نہیں کہ مَیں صنّاع ہوں۔ بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ مَیں ساری عمر ہی خدا تعالیٰ کے سپاہیوں میں شامل رہا ہوں اور اس کی تنخواہ کھاتا رہا ہوں اور اب وقت آگیا ہے کہ مَیں حاضر ہو جاؤں اور اپنی جان اس کی راہ میں قربان کر دوں۔ پس باوجود تجارت کرنے کے وہ واقفِ زندگی ہے۔ باوجود زراعت کرنے کے وہ واقف زندگی ہے اور باوجود کوئی اور پیشہ اختیار کرنے کے وہ واقف زندگی ہے۔ مگر جو شخص ایسا نہیں کرتا جس کے کانوں میں خدا تعالیٰ کی یا اُس کے مقرر کردہ کسی نائب کی آواز آتی ہے اور بجائے اس کے کہ وہ اپنے دل میں بشاشت محسوس کرے اور کہے کہ وہ وقت آگیا ہے جس کا میں منتظر تھا وہ اپنے دل میں قبض محسوس کرتا ہے اور قربانی کرنے سے ہچکچاتا ہے اور اسے اپنے لئے ایک تکلیف اور دُکھ سمجھتا ہے تو ایسا انسان درحقیقت خدا تعالیٰ کی فوج میں شامل نہیں۔ اس حقیقت کو انسان پر ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں مقرر کی ہیں۔

روزانہ پانچ وقت ایمان کا امتحان

ہر روز پانچ وقت خدا تعالیٰ تمہارا امتحان لیتا اور پانچ وقت تمہارے ایمان کی حقیقت تم پر آشکار کرتا ہے۔

پانچ وقت جب مکبّر کھڑا ہوتا اور کہتا ہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ اے لوگو! آؤ نماز کی طرف۔ اے لوگو! آؤ نماز کی طرف۔ تو اگر تمہارے ہاتھوں پر اُس وقت لرزہ طاری ہو جاتا ہے، تمہارے جسم میں کپکپی پیدا ہو جاتی ہے اور تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم صنّاع ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم ملازم ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم نجّار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم معمار ہو۔ تمہیں بھول جاتا ہے کہ تم لوہار ہو۔ تمہیں صرف ایک ہی بات یاد رہ جاتی ہے اور وہ یہ کہ تم خدا کے سپاہی ہو تب اور صرف تب تم اپنے دعویٔ ایمان میں سچے سمجھے جا سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہارے اندر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ کی آواز تو تمہیں یہ کہتی ہے کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ اے میرے بندو میری عبادت کے لئے آؤ اور تمہارا نفس تمہیں کہہ رہا ہوتا ہے کہ دو گاہک اور دیکھ لوں اور چند پیسے کما لوں۔ اور بعض دفعہ تو یہ بھی کہنے لگ جاتا ہے کہ مسجد میں جا کر نماز کیا پڑھنی ہے اسی جگہ پڑھ لیں گے۔ بلکہ کئی دفعہ واقعہ میں تم مسجد میں نہیں آتے اور گھر پر یا دوکان پر ہی نماز پڑھ لیتے ہو تو تم سمجھ لو کہ پانچ وقت خدا نے تمہارا امتحان لیا اور پانچوں وقت تم فیل ہو گئے۔''

(تفسیر کبیر سورۃ النور زیر آیت 37-39۔ جلد 6 صفحہ 333-331)

(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ دورۂ جاپان از صفحہ نمبر 2

اور برداشت کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کرتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس دَور میں حقیقی جہاد، تلوار یا اسلحہ کا جہاد

نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا جہاد ہے۔ یہ جہاد اپنے نفسوں میں نیک تبدیلیاں لانے کا ہے اور یہ اسلام کی سچی اور امن پسند تعلیمات دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا جہاد ہے۔ ہم یہ افریقہ میں کررہے ہیں، یورپ میں، ایشیا میں، امریکہ میں، آسٹریلیا میں اور یقیناً دنیا کے ہر علاقہ میں کررہے ہیں۔ اور یہاں جاپان میں بھی ہمارا یہی مقصد ہے کہ اس معزز قوم کے لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم جاپانی افراد کو بتانا چاہتے ہیں کہ اسلام وہ مذہب ہے جو ہمیں اپنے خالق کی پہچان کرنے اور اس سے تعلق قائم کرنے اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ آج سے انشاء اللہ یہ مسجد جو جاپان میں ہماری سب سے پہلی مسجد ہے، اس شہر میں اور تمام جاپان میں ہمیشہ یہی پیغام پہنچائے گی۔ اس کے مینار یہ اعلان کریں گے کہ اسلام امن، تحفظ اور ہم آہنگی کا مذہب ہے۔ اسلام خداتعالیٰ اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا مذہب ہے۔ اب جبکہ یہ مسجد تعمیر ہوچکی ہے مجھے یقین ہے کہ مقامی احمدی اسلام کی کامل تعلیمات پر پہلے سے بھی بڑھ کر عمل کریں گے اور آپ سب پر اس کی حقیقت واضح کریں گے، انشاء اللہ۔ مقامی احمدی اسلام کی حقیقی اور اصل تعلیمات پر عمل کرنے والے اور ان کی تبلیغ کرنے والے ہوں گے اور ان لوگوں کے شکوک وشبہات دُور کریں گے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک انتہا پسند مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً پہلے سے کہیں زیادہ اب دنیا کو امن اور مفاہمت کی ضرورت ہے۔ پس ہم سب کو باہم دوستی کا ہاتھ تھام کر دنیا کے امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ یہ صرف خداتعالیٰ کے حقوق قائم کرکے اور ایک دوسرے کے حقوق قائم کرکے ہی ممکن ہے کہ ہم پُرامن دنیا کا نظارہ کرسکیں اور امن وسکون سے رہ سکیں۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ دنیا کے کس حصہ میں بستے ہیں، اگر وہ ایک دوسرے سے مخلص ہوں اور تعلقات استوار کرنے والے ہوں تو فساد، خونریزی اور جنگ وجدل سے بھری دنیا جو ہم دیکھ رہے ہیں، یہ امن، برداشت اور ہم آہنگی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر مَیں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے ہماری مساجد کے دروازے کھلے ہیں اور یہ دروازے ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے ہمیشہ کھلے رہیں گے جو ایک خدا کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان راستوں پر چلیں جو خداتعالیٰ کے انعامات اور فضلوں کو جذب کرنے والے ہیں اور تمام دنیا اس کی برکات کی وارث بن سکے۔ اللہ کرے کہ ہم دنیا میں حقیقی اور نہ ختم ہونے والا امن دیکھیں۔ آمین۔

ان الفاظ کے ساتھ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج کے پروگرام میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بج کر 52 منٹ تک جاری رہا۔ جونہی خطاب ختم ہوا تمام مہمان بڑی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

☆ اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ تمام مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں کھانا کھایا۔

ڈنر کے بعد مہمانان نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوکر شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ہر ایک سے گفتگو بھی فرمائی۔ ہر ایک نے درخواست کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

ہر آنے والا مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور ہر ایک حضور انور کی شخصیت اور حضور انور کے خطاب سے انتہائی متاثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد آٹھ بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

....

مہمانوں کے تأثرات

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر ڈالا۔ بہت سے مہمانوں نے اس حوالہ سے برملا اپنے جذبات، خیالات اور تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ **'واتا نابے کانے' صاحب (Watanabe Kane) ایک بدھ پریسٹ ہیں۔ وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے:**

امام جماعت احمدیہ کی آمد بہت ہی اچھے وقت پر ہوئی جبکہ ہم پیرس میں دہشتگردی کے بعد ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھے۔ انہوں نے جس خوبصورت اور آسان فہم انداز میں بات کی اور اسلام کی تعریف کی اس سے یہ ہیجانی کیفیت جو ہمارے دلوں میں اسلام کے بارہ میں گھر کئے ہوئے تھی ختم ہوئی ہے۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی کو یکسر ختم کردیا ہے۔

☆ **'ایتو ہیروشی' صاحب (Ito Hiroshi) ایک وکیل ہیں اور انہوں نے مسجد کی خرید وغیرہ کے سلسلہ قانونی معاونت فراہم کی تھی۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہ میری زندگی کا سب سے بہترین دن تھا کیونکہ میں سب سے بہترین انسان سے ملا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کی تمام باتیں حق پر مبنی تھیں۔ جہاں انہوں نے امن اور نرمی کی تلقین کی ہے وہیں انہوں نے عدل اور انصاف کے فروغ کی بات بھی کی ہے جو بہت ہی اچھی بات ہے۔

☆ **تھامیا یوکیکو صاحبہ (Tamiya Yukiko) جو مسجد کی آرکیٹیکٹ ہیں۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

آج اس پروقار مجلس میں حضور کی موجودگی میں مجھے یوں لگا کہ دنیا ایک ہوگئی ہے اور باہمی تمام فاصلے مٹ گئے ہیں۔ جاپان کی سب سے بڑی مسجد کے تعمیر کے مکمل ہونے پر میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔

☆ **ایک طالبعلم 'کوبایاشی کوجی صاحب' (Kobyashi Koji) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:**

میں ایک یونیورسٹی کا طالبعلم ہوں اور میرا گھرانہ بدھسٹ پریسٹز کا گھرانہ ہے اور میرا گھر ٹیمپل ہے۔ مجھے اسلام میں کافی دلچسپی تھی تاہم کبھی موقع نہیں ملا کہ کسی مسلمان سے بات کرسکوں۔ کتابوں سے جو مل سکا وہ پڑھا تاہم آج اس افتتاحی تقریب میں شرکت کرکے اور His Holiness کی باتیں سن کر مجھے اسلام کی اصل تصویر نظر آئی ہے اور ایک نیا باب مجھ پر کھلا ہے۔

☆ **ایک جاپانی خاتون یوکی سانگی ساکی صاحبہ (Yuki Sngisaki) نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

اس پروقار تقریب پر دعوت کے لئے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اس شہر میں اتنی شاندار مسجد کا بننا ہمارے لئے بھی بہت خوشی کی بات ہے۔ میں ایک یونیورسٹی کی طالبعلم ہوں اور مختلف مذاہب پر تحقیق کررہی ہوں۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارا اسلام کے بارہ میں علم بہت تھوڑا ہے جس کی وجہ سے ہم غلط فہمی کا شکار ہیں۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب اس زمانہ کی ضرورت ہے۔ میں نے اس خطاب سے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ ہم جاپانی لوگ اسلام کے متعلق زیادہ نہیں جانتے بلکہ اسلام سے خوفزدہ ہیں۔ مگر آج خلیفۃ المسیح کے خطاب سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ اسلام اصل کیا چیز ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح امن کے پیامبر ہیں۔

موصوفہ نے کہا: اس تقریب میں شامل ہونے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلام کے بارہ میں کتابیں پڑھنے سے اور اس کی تاریخ پڑھنے سے ہم اس کا اصل چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے اس کے لئے اس طرح کی اور تقاریب منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ مسجد کے بننے کے بعد میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے مواقع مزید آئیں گے۔ امام جماعت احمدیہ اور ان کی جماعت سے ملنے کا موقعہ ملا۔ باہمی محبت اور امن اور آشتی مجھے ان کے چہروں پر نظر آئی۔ اور ان سے ملاقات کرنے کے بعد مجھے ان میں بہت پیار اور محبت نظر آئی۔

☆ **ایک اور جاپانی دوست 'تھویا ساکورائی' صاحب (Toya Sakurai) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

آج اس تقریب میں شامل ہونے اور امام جماعت احمدیہ کی باتیں سننے سے اس دنیا کے امن کے بارہ میں سوچنے کا موقع ملا۔ اس موقع کے فراہم کرنے کے لئے میں تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔ خلیفۃ المسیح نے صرف امن کے متعلق ہی بات کی اور دنیا کو مخفی خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ خلیفۃ المسیح نے ہمارے ان خدشات کو بھی دور کیا کہ مسلمان دنیا پر قابض ہونا چاہتے ہیں۔ میں بار بار یہی کہوں گا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح کے ساتھ مل کر امن کے لئے کام کرنا چاہئے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کے بارے میں پڑھیں اور اس کو سمجھیں۔

☆ **ایک جاپانی دوست 'ای نوائے تھاکاؤ' صاحب جو اس تقریب میں شامل تھے انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

بہت ہی خوبصورت مسجد کی تعمیر مبارک ہو۔ 30 سال پہلے میں جاپان میں احمدی مبلغ سے ملا تھا اور ان سے اسلام کے متعلق بہت سی باتیں سیکھنے کا موقع ملا۔ آج 30 سال بعد امام جماعت احمدیہ کی باتیں سن کر میری یادداشت پھر واپس آئی ہے جس کی مجھے بہت خوشی ہے۔ میں آئندہ بھی جماعت کی مدد کرنے اور ان سے تعلق رکھنے کا عہد کرتا ہوں۔ مجھے، میری بیوی اور بیٹے کو دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ **اسی طرح ایک اور جاپانی دوست جو کہ سکول میں ٹیچر ہیں انہوں نے کہا:**

احمدی احباب نے مشکل اوقات میں ہمیشہ ہماری مدد کی ہے یہ بات میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ میں یہیں پاس ایک سکول کا ٹیچر ہوں۔ آج کے بعد میں اپنے سکول کے بچوں کو یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ ''خطرناک'' نہیں۔ امام جماعت احمدیہ اور مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں سے ملاقات کا بہت حسین موقع تھا۔

☆ **ایک دوست کہنے لگے:**

خلیفۃ المسیح نے بہت آسان طریق سے اسلام کے بارہ میں بیان کیا۔ ان کی باتیں بہت جلد سمجھ آنے والی تھیں۔

☆ **پھر ایک اور دوست جو اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

اس تقریب میں شامل ہوکر خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے کے بعد مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہمیں اسلام کی بنیادوں سے واقفیت حاصل کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ جاپان ایک جزیرہ ہے اور یہاں کے لوگ بھی اسی طرح باہر کی دنیا سے بند اور ناواقف ہیں۔ اسی لئے وہ اسلام کے متعلق ''دہشتگردی'' کے تصوّر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ مجھے امید ہے کہ امام جماعت احمدیہ کی آمد اور اس مسجد کی تعمیر اس تصور کو بدلنے میں ایک مثبت ذریعہ بنے گی۔

☆ **مسجد کے ہمسایہ میں رہنے والے ایک جاپانی دوست انوکین صاحب (Oono Ken) نے بیان کیا:**

میں مسجد کے پاس ہی رہتا ہوں۔ اور مسجد کی اس افتتاحی تقریب میں شامل ہوکر اور اسلام کے بارہ میں جان

کر بہت خوش ہوا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب اسلام کے بارہ میں مزید معلومات کے لئے آئندہ بھی اس مسجد میں آتا رہا ہوں۔

☆ **ایک جاپانی دوست 'اتو ہیروکی' صاحب نے کہا:**
میں اس مجلس میں شامل ہو کر بہت خوش ہوا ہوں۔ امام جماعت احمدیہ کی باتوں سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے جس پر میں ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں۔

☆ **ایک اور جاپانی دوست 'میزونو یوتا' صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**
میں نے اس طرح کی تقریب میں پہلے کبھی شرکت نہیں کی۔ آج اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے پہلی بار علم ہوا ہے کہ مسجد کے مقاصد کیا ہوتے ہیں۔

☆ **ایک جاپانی ڈاکٹر 'مائدہ ناؤتو' صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف احمدی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود گزشتہ تین سال سے چندہ دے رہے ہیں اور ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں میں جماعت کی طرف سے رضاکارانہ طور پر خدمت پیش کرتے ہیں۔ موصوف نے کہا:**
جو اسلام امام جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی، بدھسٹ یا کسی اور مذہب کے پیروکار کو کوئی عار نہیں ہے۔

☆ **ایک دوست 'متسو ایشی کاوا صاحب' (Mitsuo Ishikawa) نے بیان کیا:**
''اسلام کا مطلب امن اور باہمی سلامتی ہے'' امام جماعت احمدیہ کے یہ الفاظ میرے دل میں اتر گئے ہیں۔

☆ **ایک جاپانی دوست 'چیکا موتوناؤ کی' صاحب (Chikamoto Naoki) کہنے لگے:**
مسجد کی تعمیر بہت بہت مبارک ہو۔ امام جماعت احمدیہ کی آمد سے اس تقریب کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ میں بہت متأثر ہوا ہوں۔

☆ **برازیل سے تعلق رکھنے والے ایک غیر مسلم دوست مسجد کے افتتاح کی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**
بہت ہی دلچسپ تقریب تھی۔ میں نے برازیل میں کبھی مسلمانوں کی اس طرح کی تقریب نہیں دیکھی۔ آج خلیفۃ المسیح کی باتیں سن کر مَیں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر میں بہت جذباتی ہوگیا تھا۔ کوئی شک نہیں کہ خلیفۃ المسیح کے الفاظ دلوں کو بدلنے والے ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے بتایا کہ دہشتگرد گھناؤنے کام کرتے ہیں لیکن اسلام کی اصل تعلیمات تو بہت اچھی ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ میڈیا جو اسلام کے بارہ میں بتاتا ہے وہ حقیقت سے بالکل مختلف ہے۔

☆ **ایک جاپانی خاتون Mrs Uzuki صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:**
میرا خیال ہے آج کا یہ دن میری زندگی کی کایا پلٹ دینے والا دن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے میرا اسلام اور مسلمانوں کے بارہ میں نظریہ کلیۃً تبدیل کر دیا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ تلوار سے جہاد کرنے کا زمانہ نہیں بلکہ پیار سے جہاد کرنے کا زمانہ ہے۔ خلیفۃ المسیح کی باتوں کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ میں تو کہوں گی کہ سب لوگوں کو یہاں آکر یہ مسجد دیکھنی چاہئے اور احمدیوں سے اسلام کے بارہ میں سیکھنا چاہئے۔

☆ **ایک جاپانی خاتون Mrs Haiashi صاحبہ کہنے لگیں:**
دو سال پہلے بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے جاپان میں ایک تقریب کا انعقاد ہوا تھا۔ میں اس تقریب میں بھی شامل تھی لیکن اس وقت اس تقریب میں شامل ہونے کے بعد بھی میرے ذہن میں کچھ سوال باقی رہ گئے تھے۔ لیکن آج خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں میرے ان تمام سوالوں کے جوابات دے دیئے ہیں۔ اب میرے دل میں اسلام کے بارہ میں کسی قسم کا کوئی خدشہ یا خوف باقی نہیں رہا۔ آج میں نے یہ سیکھا ہے کہ اسلام دنیا کے لئے خطرہ نہیں ہے بلکہ ہم سب کو یکجا کر سکتا ہے۔

☆ **ایک جاپانی خاتون Miss Maho Haden صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:**
خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر مجھے اندازہ ہوا کہ وہ واقعی ایک امن کے پیغمبر ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں یہ واضح طور پر بتایا کہ انسانیت کی خدمت کرنا بھی اسلام کا ایک لازمی جزو ہے۔

موصوفہ کہنے لگیں: جب آپ خلیفہ کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر ایک سکون محسوس ہوتا ہے۔ خلیفہ کی روح واقعی بہت پُر امن ہے۔

☆ **اسی طرح ایک اور جاپانی خاتون 'کوبایاشی ناکاؤ' صاحبہ جو کہ سکول میں ٹیچر ہیں انہوں نے کہا:**
مجھے خلیفۃ المسیح کا خطاب سننے سے پہلے دفتر میں ان سے ملاقات کرنے کا بھی موقع ملا۔ خلیفۃ المسیح نے ملاقات کے دوران اور پھر بعد میں اپنے خطاب کے ذریعہ میرے تمام سوالات کے جوابات دے دیئے۔ اب میرا پختہ یقین ہے کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ میں یہاں بعض اپنے طالبعلموں کو ساتھ لے کر آئی تھی۔ یہ طالبعلم پہلے اسلام سے خوفزدہ تھے لیکن خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر ان کا نظریہ تبدیل ہوگیا ہے۔ بلکہ خلیفۃ المسیح کا خطاب سن کر وہ سخت حیران ہوئے اور مسجد میں اپنے آپ کو بہت محفوظ سمجھنے لگ گئے۔ میں چاہتی ہوں کہ جاپانیوں اور احمدیوں کے بیچ اس تعلق میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔

☆ **ایک جاپانی طالبعلم Ichino Noriyuki صاحب کہنے لگے:**
خلیفۃ المسیح کا خطاب ایک امن کا پیغام تھا۔ میرا خیال ہے کہ اب اس مسجد کے ذریعہ مسلمانوں اور دیگر لوگوں کے بیچ جو خلیج ہے وہ دُور ہو جائے گی اور جاپان میں اسلام پھیلنے لگ جائے گا۔

پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس کی کوریج

جاپان کے پرنٹ میڈیا اور ویب سائٹس پر بھی مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے بڑی وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔

☆ **ایک اخبار The Daily Yomiuri (یُومی اُورِی) جس کی اشاعت ایک کروڑ 12 لاکھ ہے۔ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی اخبار شمار ہوتی ہے۔**
اس اخبار نے درج ذیل سرخی کے ساتھ خبر دی۔

['اسلام کا اصل چہرہ'۔ نئی تعمیر شدہ مسجد میں (سانحہ پیرس کے) ہلاک شدگان کے لئے دعا کی گئی]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا؛
جاپان میں 200 سے زائد افراد پر مشتمل ''احمدیہ مسلم جماعت جاپان'' نے جمعہ مورخہ 20 نومبر کو سوشیما شہر میں اپنی نو تعمیر شدہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں سانحہ پیرس میں ہلاک شدہ گان کے لئے بھی دعا کی۔ اس موقعہ پر دنیا بھر سے آئے افراد جن کی تعداد پانچ سو کے لگ بھگ تھی موجود تھے۔

خطبہ جمعہ میں امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے اپنے خطاب میں سانحہ پیرس کو 'انسانیت کے خلاف ایک گھناؤنا جرم' قرار دیتے ہوئے شدّت پسند تنظیم داعش کی بھرپور مذمت کی اور اپنی جماعت کے افراد کو تلقین کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ جاپانی قوم تک اسلام کی اصل تعلیم پہنچانے کی ذمّہ داری اٹھائیں۔

☆ اسی خبر کو انٹرنیٹ پر پانچ دیگر ویب سائٹس نے ڈالا ہے۔ ان میں Biglobe، Yahoo Japan، MSN Japan، Goo News اور Rakuten شامل ہیں۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی کل تعداد ڈیڑھ کروڑ سے زیادہ ہے۔

☆ **اخبار Daily Asahi، جس کی اشاعت 80 لاکھ سے زائد ہے، نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر شائع کی؛**

[ہمارا عقیدہ ہم آہنگی ہے]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ؛ جماعت احمدیہ جاپان کی ''مسجد''، تعلیم و تربیت کے مرکز کی تعمیر سوشیما شہر میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد 4 مناروں اور ایک گنبد سے آراستہ ہے اور یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے اس میں 500 نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفاتر، گیسٹ ہاؤسز، لنگر خانہ، میٹنگ روم، سیمینار روم بنائے گئے ہیں۔

یہ مسجد بلا تفریق قومیت و مذہب ہر کسی کے لئے اپنے دروازے کھلے رکھے گی۔ نمازوں اور عبادات کے علاوہ یہاں عربی، انگلش اور اردو سکھانے کے لئے رضاکارانہ طور پر کلاسز کا اہتمام کیا جائے گا۔

یہ وہ مذہبی جماعت ہے جس کی بنیادی تعلیمات کامل امن و آشتی پر مبنی ہیں۔ جاپان میں اس جماعت کے ممبران کی تعداد 200 سے زائد ہے جو قریباً 15 مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جماعت رضاکارانہ خدمات میں بھی پیش پیش ہے۔ کوبے، نیگاتا اور شمال مشرقی جاپان کے زلزلہ کے وقت نیز امسال آنے والے سیلاب کے موقع پر اس جماعت نے سب سے پہلے اپنی عملی خدمات پیش کی ہیں۔

20 نومبر کی دوپہر کو نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ اس کا افتتاح لندن سے آنے والے، جماعت احمدیہ عالمگیر کے سربراہ کریں گے۔

☆ اسی خبر کو Yahoo Japan، Biglobe اور Ameba نے اپنی ویب سائٹس پر بھی ڈالا ہے۔ ان سب ویب سائٹس کے ناظرین کی تعداد 75 لاکھ سے زائد ہے۔

☆ **JiJi Press (News Agency):**
یہ ایجنسی جاپان میں مختلف اخباروں، ٹی وی چینلز، رسالہ جات کو خبریں مہیا کرتی ہے، جن کی مجموعی تعداد 75 ہے۔ اس طرح ان کی ایک خبر تقریباً 65 لاکھ لوگوں تک پہنچتی ہے۔ اس ایجنسی نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر دی؛

[جاپان کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر مکمل۔ 'امن چاہتے ہیں' مقامی احمدیوں کی دعا]

خبر کی تفصیل دیتے ہوئے لکھا کہ؛ بڑھتی ہوئی اسلامی تنظیم ''احمدیہ مسلم جماعت'' کے مرکز سوشیما شہر میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ جماعت کے مطابق اس مسجد میں 500 افراد بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں اس لحاظ یہ جاپان کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ برطانیہ سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے سانحہ پیرس کے متعلق فرمایا 'یہ بہت ظالمانہ اور غیر انسانی فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے' نیز فرمایا کہ 'اسلام کی ترقی کے لئے ہمیں تلوار کی نہیں بلکہ اپنے اندر کی برائی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔' امام جماعت نے بھرپور انداز میں شدت پسندی کی مذمت کی۔

☆ Yahoo Japan، MSN News اور Ameba وغیرہ نے بھی اس خبر کو اپنی ویب سائٹس پر ڈالا ہے۔ ان ویب سائٹس کے وزیٹرز کی تعداد 75 لاکھ ہے۔

☆ **اخبار Mainichi Shinbun (مَائی نِچی شِم بُن) نے درج ذیل سُرخی کے ساتھ خبر شائع کی؛**

[جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح۔ اسلام کے تعارف کا مرکز]

خبر کی تفصیل شائع کرتے ہوئے لکھا کہ:
مسلمانوں کی ایک تنظیم جماعت احمدیہ کے عالمگیر سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے 20 نومبر کو آئی چی صوبہ کے سوشیما شہر میں جاپان کی سب سے بڑی مسجد کا افتتاح کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے نماز کے لئے جمع ہونے والے 150 سے زائد افراد سے خطاب فرماتے ہوئے دہشتگردی اور شدت پسندی کی مذمت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ: 'طاقت کے زور پر اسلام پھیلانے کا نظریہ غلطی خوردہ ہے۔ انسانی جانوں کا ضیاع اور انہیں پہنچنے والی تکالیف خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن رہی ہیں۔'

مسجد میں نماز کے لئے آئے ہوئے کالج کے ایک طالبِ علم نے بتایا کہ 'داعش کی وجہ سے اسلام کا نام بدنام ہو رہا ہے۔ مسجد کے امام انیس احمد ندیم صاحب نے بتایا کہ دہشتگردی کا اسلام کی تعلیم سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہم اس شہر کے لوگوں کو اور اپنے جاپانی بھائیوں کو اسلام کی حقیقی تصویر دکھانا چاہتے ہیں۔

☆ چنانچہ ان اخبارات میں خبروں اشاعت کے ذریعہ تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ ویب سائٹس ایڈیشن کے ذریعہ ایک کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔

22 رنومبر 2015ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے ''مسجد بیت الاحد'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجکر 45 منٹ پر اپنے رہائشی حصہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الاحد'' کے لئے روانگی ہوئی۔

سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الاحد تشریف آوری ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جاپان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

☆ حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور تجنید کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری دو جماعتیں ہیں نا گویا

اور ٹوکیو اور کُل تجنید 189 ہے۔ دونوں جماعتوں کے صدران ہیں اور ان کی اپنی اپنی عاملہ بھی ہے۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **نیشنل سیکرٹری مال** سے چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والے افراد کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ چندہ دہندگان کی تعداد 72 ہے جبکہ کمانے والے افراد قریباً پچاس ہیں۔

اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے پاس معین ڈیٹا ہونا چاہئے۔ قریباً کہنا ٹھیک نہیں ہے۔ معین تعداد بتانی چاہئے۔ اب تو کمپیوٹر سسٹم ہے۔ آپ اپنا نام وائز مکمل ڈیٹا فیڈ کر سکتے ہیں کہ کمانے والے کتنے ہیں۔ ان میں سے چندہ دینے والے کتنے ہیں، کتنے موصی ہیں اور کتنے غیر موصی ہیں۔ موصی خواتین کی تعداد کیا ہے۔ وصیت کرنے والے طلباء کی تعداد کیا ہے۔ پھر شرح کے ساتھ چندہ دینے والوں کی تعداد کیا ہے اور غیر شرح سے دینے والوں کی تعداد کیا ہے۔ یہ سارا ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ افراد جماعت کو بتانا چاہئے کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ اگر آپ پوری شرح کے ساتھ نہیں دے سکتے تو کم شرح پر چندہ دینے کی باقاعدہ اجازت لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کو احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کا حکم ہے۔ یہ تزکیۂ نفس کے لئے ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مَیں تمہیں عطا کرتا ہوں اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تو یہ چندہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس یہ ریکارڈ بھی ہونا چاہئے کہ چندہ عام دینے والے کتنے ہیں اور چندہ وصیت دینے والے کتنے ہیں۔ پھر یہ کہ چندہ عام کتنا آتا ہے۔ اس کا کیا بجٹ ہے۔ اور چندہ وصیت کتنا آتا ہے۔ اس کا علیحدہ حساب رکھنا چاہئے۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تربیت** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگر تربیتی نظام صحیح کام کر رہا ہو اور صحیح تربیت ہو رہی ہو تو پھر ہر فرد کو اپنے ایمان میں اور اپنے اعتقاد میں بڑھنا چاہئے۔ عبادتوں، نمازوں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہونی چاہئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو اس کے نتیجہ میں مالی قربانیوں کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہوگی۔ اسی ترتیب سے خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ عبادت کو پہلے رکھا ہے اور مالی قربانی کو بعد میں رکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر عبادت کی طرف توجہ ہوگی تو پھر مالی قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اس طرح آپ کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں جب بھی یہاں آتا ہوں۔ آپ کو بتا کر، سمجھا کر جاتا ہوں۔ جانے کے ایک ماہ بعد آپ بھول جاتے ہیں اور وہی مسائل دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف شکوے، شکایتیں شروع ہو جاتی ہیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری تبلیغ** کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ تبلیغ کریں گے تو لوگ سنیں گے کہ آپ کا پیغام بہت اچھا ہے۔ لیکن جب اندر آ کر آپ کے عمل کو دیکھیں گے تو کیا کہیں گے کہ آپ کا نمونہ صحیح نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے بھی کئی لوگ آئے، جماعت میں شامل ہوئے۔ پھر آپ کے نمونے کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے اور بعض چھوڑ گئے۔ اب بھی جو قائم ہیں ان کو بھی آپ لوگوں سے شکوے ہیں کہ آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ پس ضروری ہے کہ اپنے اچھے عملی نمونے دکھائیں اور آپ کا قول و فعل ایک ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب دنیا کی آپ پر نظر ہے۔ گزشتہ دنوں مَیں ہالینڈ کے دورہ پر تھا۔ وہاں ملنے والے مہمانوں میں سے ایک نے بتایا کہ آپ کی تعلیم بہت اچھی ہے۔ آپ کی باتیں ہمارے دل کو لگی ہیں۔ ہم پر اثر کیا ہے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ احمدی اس پر کس طرح عمل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کل شام کی تقریب میں ایک ڈاکٹر آئے تھے۔ کہنے لگے کہ آپ کا پیغام بہت اچھا ہے۔ اس کے ماننے میں کسی شنٹو کے پیروکار، عیسائی اور بدھسٹ یا کسی اور مذہب کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ لیکن جب وہ نمونے دیکھیں گے تو پھر وہ اعتراض کریں گے۔

☆ حضور انور نے فرمایا کہ **شعبہ تربیت** کو بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ سیکرٹری تربیت خود، صدر جماعت، مبلغ انچارج اور عاملہ کے ممبران اور پھر افراد جماعت سب کو اپنے نمونے دکھانے ہوں گے۔ اپنے معیار بہتر کرنے ہوں گے تو اس طرح چندہ کا معیار بہتر ہوگا۔ بتانا پڑے گا کہ چندہ خدا کے حکموں میں سے ایک حکم ہے اور یہ کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ وصیت کے معیار کو بہتر کرنا ہے۔ یہ کوئی معمولی نظام نہیں ہے، رسالہ "الوصیت" کو پڑھیں۔ وصیت کے نظام کو خلافت کے نظام کے ساتھ جوڑا ہے، خلافت کا انعام عطا ہونے کی شرائط کیا ہیں؟ یہی ہیں کہ اپنے ایمان کے اعلیٰ معیار پر ہوں گے، عمل صالح بجالانے والے ہوں گے اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوں گے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وصیت کرنے والوں کا معیار بہت زیادہ بلند ہونا چاہئے۔ یہ معیار بلند رہیں گے تو خلافت کا انعام عطا ہوتا رہے گا۔

☆ حضور انور نے **سیکرٹری وصایا** سے موصیان کی تعداد کے حوالہ سے رپورٹ طلب فرمائی۔ سیکرٹری وصایا نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کی کُل تعداد 46 ہے۔ مرد حضرات 27 ہیں اور باقی 19 خواتین ہیں جو اپنے جیب خرچ پر چندہ ادا کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کمانے والوں میں سے نصف تعداد ہونی چاہئے۔ مَیں نے نصف کا جو ٹارگٹ دیا تھا وہ کمانے والوں میں سے نصف افراد کا دیا تھا۔ اگر آپ کے 72 کمانے والے ہیں تو ٹارگٹ کے مطابق کم از کم 36 افراد موصی ہونے چاہئیں تھے۔ ابھی 27 ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی نو (9) کی کمی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ موصی کے تقویٰ کا معیار بہتر ہوتا ہے اس لئے اس کا چندہ بھی بہتر ہوتا ہے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر موصی اور غیر موصی ایک ہی جگہ پر کام کر رہے ہوں تو موصی کی آمد زیادہ ظاہر ہو رہی ہوتی ہے اور دوسرے کی کم ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس آپ کے تربیت کے معیار بہتر ہوں گے تو چندہ کا معیار بھی بہتر ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف وصیت کروا دینا کافی نہیں ہے۔ وصیت کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے، اقتباسات اور خلفاء کے حوالے ارشادات ایک سرکلر کی صورت میں موصیان کو بھجواتے رہا کریں۔ مختلف وقفوں سے یہ سرکلرز جاتے رہنے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے **نیشنل سیکرٹری وصایا** کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ کو جماعتی عہدیداران اور عاملہ کی طرف سے تعاون نہیں ملتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تھک کر بیٹھ جائیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ تھک کر بیٹھ جاؤ۔ خدا تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ تمہارا کام نصیحت کرنا ہے اور نصیحت کرتے چلے جانا ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ مستقل کام کرتے چلے جائیں۔ اگر آپ کے کام کے نتائج اس دنیا میں اچھے نہیں نکلتے لیکن نیتوں میں درد ہے کہ جماعت ترقی کرے، آگے بڑھے تو خدا کے ہاں اس کا وزن ہے۔ آپ کو خدا کے ہاں اس کا اجر مل جائے گا۔ پس اپنا کام کئے جائیں۔ اطاعت کا ثواب مل رہا ہے۔ نیت کا ثواب مل رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف وصیت کروانا اور پیسے اکٹھے کرنا تو کام نہیں ہے۔ موصیوں کے روحانی معیار بلند کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ارشادات بتائے جائیں۔ یہ سلسلہ باقاعدہ ایک انتظام کے تحت مسلسل جاری رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیغامی جب علیحدہ ہوئے تو وصیت کا نظام ان میں ختم ہوگیا۔ اب وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب شائع کرتے ہیں، رسالہ الوصیت بھی شائع کرتے ہیں لیکن اب اس پر کس طرح عمل کریں گے۔ ان کے پاس نہ وصیت کا نظام ہے اور نہ خلافت کا نظام ہے۔ اب اس تعلیم پر تو وہ عمل نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ نے صرف پیسے اکٹھے نہیں کرنے بلکہ موصیان کے روحانی معیار کو بھی بلند کرنا ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا کو فرمایا کہ آپ مجھے جو خطوط لکھتے ہیں اس میں یہ بھی لکھا کریں کہ مَیں نے وصیت کے بارہ میں یہ کام کیا ہے۔ آپ کے نزدیک جو اچھے نتائج نکلے ہیں، وہ مجھے بتائیں کہ کیا نتائج نکلے ہیں تا کہ مجھے بھی خوشی ہو کہ اچھا کام ہو رہا ہے اور اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔

سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ موصیوں کی تعداد میں گزشتہ سالوں میں چار کا اضافہ ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو چار کا اضافہ ہوا ہے، یہ بات بھی دیکھنے والی ہے کہ موصیان کی روحانیت میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ ان کے دینی معیار اور اخلاص میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی نمازوں کی حاضری میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ یہ سب باتیں بھی دیکھنے والی ہیں۔ اس کا بھی جائزہ لیتے رہا کریں۔

☆ MTA پر نشر ہونے والے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ یہاں جاپان میں رات 10 تا 11 بجے خطبہ جمعہ Live آتا ہے۔ تو اس وقت سب سُن لیا کریں۔ پھر ہر خطبہ کے بعد ایک سوالنامہ نکال کر اس کے Points بنائیں کہ اس خطبہ میں یہ یہ مضامین اور امور بیان ہوئے ہیں۔ اس کو نکال لیں اور جماعتوں کو بھجوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ صدر/مبلغ انچارج کا بھی کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے ملاقاتوں کے دوران یہاں جائزہ لیا ہے۔ ناگویا (Nagoya) میں مہینے میں ایک آدھ خطبہ سنتے ہیں۔ ہم MTA پر کئی ملینز ڈالرز خرچ کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ تبلیغ کا میدان کھلا ہے اور لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ لیکن یہاں جماعت کی تربیت نہیں ہو رہی تو پھر آپ اس سے کیا فائدہ اٹھا رہے ہیں؟ اس طرف آپ کو توجہ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے اہم اور ضروری بات آپ لوگوں کے اپنے نمونے ہیں۔ تبلیغ کے میدان تب کھلتے ہیں جب آپ کے اپنے نمونے ٹھیک ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہاں مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ دوران تعمیر کئی مسائل اٹھتے رہے ہیں۔ کچھ صحیح ہوں گے اور کچھ بدظنیوں پر مشتمل ہوں گے۔ آپ نے لکھ دیا، رپورٹ بھجوادی۔ اس کے بعد آپ بری الذمہ ہوگئے۔ اگر لکھنے اور رپورٹ بھجوانے کے بعد آپ نے اچھا نمونہ نہ دکھایا، اطاعت کا مظاہرہ نہ کیا تو آپ اطاعت سے باہر ہوگئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا ہوگا کہ ہم عہدیدار ہیں خدمت کے لئے ہیں اور ہمدردی رکھنے کے لئے ہیں۔ اگر کسی کو احساس پیدا ہو جائے کہ آپ اُس کے ہمدرد ہیں تو کوئی پاگل تو نہیں ہے کہ وہ کہے کہ مَیں آپ کی بات نہیں مانتا۔ اگر آپ ہمدرد نہیں، آپ کے اندر رحم کے جذبات نہیں تو پھر دوسروں سے آپ کیا توقع رکھیں گے۔ اس کے لئے صدر جماعت/مشنری انچارج کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔ پھر عاملہ کے تمام ممبران اور تمام جماعتی عہدیداران کی ذمہ داری ہے۔

☆ صدر مجلس انصار اللہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ انصار کی تعداد 34 ہے۔ بعض انصار رابطے میں کمزور ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو پیچھے ہیں ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ایسے لوگوں سے ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ اگر پیچھے ہٹنے والے کا کسی عہدیدار سے تعلق ہے تو وہ یا جس سے تعلق ہے وہ رابطہ رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گھروں میں نظام جماعت کا احساس پیدا ہو جائے تو تربیت کے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ گھروں میں نظام جماعت پر تنقید نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کے شعبہ کو بہت فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ تربیت کا شعبہ فعال ہوگا تو وصیت بڑھے گی اور جب موصیوں کی تعداد بڑھے گی تو پھر آمد بھی بڑھے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے جرمنی والوں کو ہدایت دی تھی کہ جو لوگ ایسی جگہوں پر کام کرتے ہیں جہاں سؤر، شراب وغیرہ کی خرید و فروخت ہوتی ہے تو ایسے لوگوں سے چندہ نہیں لینا۔ اگر کام کرنے کی کوئی اضطراری کیفیت ہے تو وہ ان کام کرنے والوں کی ہے، جماعت کی نہیں ہے۔ چنانچہ جماعت نے ایسے لوگوں سے چندہ نہیں لیا۔ ان کا خیال تھا کہ اس طرح جب ان لوگوں سے چندہ نہیں لیں گے تو بجٹ پر اثر پڑے گا اور آمد کم ہوگی۔ لیکن ان کا خیال غلط نکلا۔ بجائے آمد کم ہونے کے دولاکھ یورو زیادہ آمد ہوئی۔

ٹوکیو میں جماعت نے 1991ء میں ایک قطعہ زمین خریدا تھا۔ اس قطعہ زمین کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا اور فرمایا کہ اس قطعہ زمین کی خرید کے حوالہ سے جو طریق کار تھا وہ صحیح نہیں تھا۔ کسی بھی جائیداد کی خرید کے حوالہ سے مختلف امور اور پہلو مدّنظر رکھے جاتے ہیں لیکن یہاں وہ مدّنظر نہیں رکھے گئے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ابھی اس جگہ کو رکھیں۔ فروخت نہیں کرنا۔ حضور انور نے صدر صاحب ٹوکیو کو ہدایت فرمائی کہ وہ زمین کا جائزہ لیں کہ فی الحال اس کا کیا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ناگویا کے پہلے مشن ہاؤس کے حوالہ سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض انتظامی ہدایات دیں۔

☆ **نیشنل سیکرٹری سمعی و بصری** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ جماعتی پروگراموں کے

علاوہ ڈاکومنٹری پروگرام بھی بنائیں اور نوجوانوں کو اپنے ساتھ کام میں شامل کریں۔ جو خدّام پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو اپنے ساتھ کام میں لگائیں۔ ان کو اپنے قریب لائیں۔ ان کے دلوں میں جو شکوے ہیں دُور ہوجائیں گے۔ایک آپ ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھائیں گے دوسرے ان کی تربیت بھی ہوجائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے یہاں کئی خوبصورت جگہیں ہیں۔ پہاڑ Fuji ہے۔ بڑی جھیلیں ہیں، خوبصورت علاقے ہیں۔ ان کی ڈاکومنٹری بنائیں۔ اگر آپ جاپانی زبان میں تیار کریں تو اس کو اردو، انگریزی میں ڈَب (Dub) کیا جاسکتا ہے۔MTA پر دکھائی جائے گی اور پروڈیوسر، کیمرہ مین اور دوسرے کام کرنے والے خدام کے نام آئیں گے تو ان کا حوصلہ بڑھے گا اور کام کرنے کا مزید شوق پیدا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے خطبہ جمعہ میں نصائح کی ہیں۔ ان پر عمل کریں۔ اپنے دلوں کے کینے اور بغض دُور کریں۔ایک دوسرے کے ساتھ اپنی رنجشوں کو دُور کریں اور آپس میں پیار و محبت کا سلوک رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سلامتی لینے کے لئے سلامتی دینی پڑتی ہے۔کل ایک جاپانی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ سلامتی کس طرح بڑھے گی۔تو مَیں نے اس کو یہی جواب دیا تھا کہ حقوق لینے کی نہیں، حقوق دینے کی بات ہوگی اور دوسروں کے حقوق دوگے تو پیار و محبت اور بھائی چارہ کی فضا قائم ہوگی اور اس سے سلامتی بڑھے گی۔

پس آپ میں سے ہر ایک اپنا حق چھوڑے اور دوسرے کا حق دے تو اسی سے آپ کے آپس کے جھگڑے اور ناراضگیاں ختم ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ صحابی ایک شخص سے گھوڑا خریدنے کے لئے گئے تو اُس شخص نے گھوڑے کی جو قیمت بتائی وہ کم تھی۔ اس پر اس صحابی نے کہا کہ اس گھوڑے کی قیمت تو بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ گفت وشنید کے بعد اس صحابی نے اس گھوڑے کو زیادہ قیمت دے کر خریدا جبکہ گھوڑے کا مالک کم قیمت لینا چاہتا تھا۔اس پر جب صحابیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ نے زیادہ قیمت کیوں ادا کی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی ہوئی ہے کہ مَیں ہر مسلمان کی خیرخواہی چاہتا رہوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب ہر ایک اپنا حق چھوڑے گا اور دوسرے کا حق ادا کرے گا اور اپنی ذمّہ داری کا احساس کرے گا تو آپ کی پچاس فیصدی اصلاح ہوجائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب سچائی پر قائم ہونے کی کوشش کریں۔ نوجوانوں کو شکوے ہیں کہ سچائی کی کمی ہے۔ ہر ایک اپنے مفاد کے لئے بات کو گول مول کر کے پیش کرتا ہے۔ اپنی غلطی ہے تو اقرار کریں اور اپنی غلطی مان لیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **صدر مجلس خدام الاحمدیہ جاپان** کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے خدام میں یہ روح پیدا کریں کہ وہ یہ نہ دیکھیں کہ بڑے کیا کر رہے ہیں بلکہ وہ یہ سوچیں کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے احمدیت کو سچّا سمجھ کر مانا ہے۔ اگر کہیں کمزوریاں ہیں تو وہ ہم نے دُور کرنی ہیں اور جماعت سے پختہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ اگر آپ کوئی کمی دیکھتے ہیں تو اپنے اندر سچائی کے معیار بلند کر کے اس کمی کو دُور کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نصیحت کرنے کا حکم دیا ہے اور نصیحت برداشت سے ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑی سخت طبیعت کے لوگ بھی آتے تھے۔ آپؐ انہیں صبر، برداشت اور مستقل مزاجی کے ساتھ نصیحت فرماتے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ دیکھا کہ لوگوں میں کمیاں ہیں تو آپؑ نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ لوگ ایسے ہیں تو کس طرح سے کام ہوگا۔ اس پر آپؑ کو الہام ہوا: ''باہمیں مرد ماں بباید ساخت'' یعنی انہی لوگوں سے کام لینا ہے، انہی لوگوں کے ساتھ گزارا کرنا ہے۔ دعا کرو اور کام لیتے رہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اپنے اندر دیکھیں کہ آپ کا برداشت کا مادہ پورا حق ادا کرچکا ہے؟ جو شخص بات نہیں مانتا اور باز نہیں آتا تو کیا آپ نے چالیس دن تک اُس کی اصلاح کے لئے رو رو کر دعا کی ہے؟ اگر نہیں کی تو پھر آپ کی طرف سے اصلاح کی کارروائی میں کمی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ کام کرتے جائیں اور اپنی نیّت نیک رکھیں۔ باقی خدا پر چھوڑ دیں اور سچّے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلّل اختیار کریں۔ کون کب تک باتیں کرے گا۔ آخر تھک ہار کر چُپ ہوجائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو آپ سے بات نہیں کرتے اور اچھے رویّہ کا اظہار نہیں کرتے تو آپ نے جب بھی ایسے لوگوں کو ملنا ہے تو سلام کریں۔ اگر وہ جواب نہیں دیتا تو یہ اس کا فعل ہے۔ اگر گالی نکال دیتا ہے تو اس کا فعل ہے لیکن آپ نے رویّہ اچھا رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ **مجلس عاملہ کے ممبران** اپنا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ کہاں تک عاجز بنے ہیں اور ان میں کس حد تک برداشت کا مادہ پیدا ہوا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اِسی سے دخل ہو دارالوصال میں

آپ لوگوں میں عاجزی، انکساری پیدا ہوگی تو آپ کامیاب ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ دوسرے فریق کی اصلاح کرے۔ جس طرح اپنے لئے دعا کرتے ہیں اسی طرح دوسرے کے لئے دعا کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نوجوانوں کے تأثرات یہ ہیں کہ ہمارے بڑوں میں سچائی نہیں ہے تو تربیت کیا کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب یہ آپ کی ذمّہ داری ہے کہ یہ دیکھیں کہ نوجوان نسل کے لئے کیا کرنا ہے۔ آئندہ نسل کی تربیت کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ اس پر سوچیں اور غور کریں کہ نوجوان نسل کے لڑکوں اور لڑکیوں کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ یہاں کے معاشرہ اور ماحول میں والدین کی بھی یہ بہت بڑی ذمّہ داری ہے کہ بچوں کی تربیت کریں اور پھر سب سے بڑھ کر عہدیداران کی ذمّہ داری ہے۔

ان ملکوں کے ماحول میں بچے سچ بولتے ہیں اور یہ بات حقیقت ہے کہ جو سچّی بات ہے وہ بچّے کہہ دیتے ہیں۔ اس لئے آپ کو بچوں سے سوالات نکالنے چاہئیں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ بچوں کے ذہنوں میں کیا ہے۔ وہ کس طرح اپنے بڑوں اور جماعتی عہدیداروں کو دیکھتے ہیں۔ پھر اس کے مطابق تعلیمی و تربیتی پروگرام ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بڑے اپنے گھروں میں ایسی باتیں نظام کے بارہ میں نہ کریں جو بچوں کے ذہن اور ان کی تربیت کو خراب کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو سمجھائیں کہ انہوں نے اصل حقیقت اور تعلیم دیکھنی ہے، بڑوں کو نہیں دیکھنا کہ وہ کیا کررہے ہیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ پاکستانی لوگ کیا کررہے ہیں۔ آپ نے بیعت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کی ہے اس لئے آپؑ کی تعلیم کی اتبّاع کریں۔ بڑوں میں جو خامیاں ہیں اُن کی طرف نہ دیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچے جو سوالات کرتے ہیں تو سیکرٹریان تربیت کا کام ہے کہ بچوں کو ان کے سوالات کے جواب دیں اور انہیں مطمئن کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کا ایک بڑا ذریعہ MTA بھی ہے۔ MTA سے مستقل تعلق جوڑنا چاہئے۔ MTA سے رابطہ رکھیں۔

☆ عاملہ کے بعض ممبران نے عرض کیا کہ مرکز سے نمائندوں کو وقفہ وقفہ سے جاپان کا دورہ کرنا چاہئے تا کہ جماعت کے مسائل بھی کم ہوں اور جماعت کو ایک طاقت ملتی رہے گی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اب جو مَیں نے دورہ کیا ہے اور آپ کو بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دی ہیں۔ مَیں دیکھوں گا کہ آپ ان پر کیا عمل کرتے ہیں۔ پہلے ان پر تو عمل کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں تو کوئی نمائندے نہیں جاتے اور ان لوگوں نے خلیفہ کو دیکھا بھی نہیں ہے لیکن اگر ان کے اخلاص اور وفا کو دیکھا جائے تو پاکستان میں بعض ایسے افراد جو اپنے آپ کو صحابہ سے وابستہ کرتے ہیں ان کو شرم آجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کے ممبران کو سب سے زیادہ استغفار کرتے رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ان کی صحیح رہنمائی فرمائے اور سابقہ غلطیوں سے معاف فرمائے اور آئندہ غلطیوں سے بچائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی عاملہ کی ہر ماہ جو میٹنگ ہوتی ہے اس میں تربیتی امور کا جائزہ لیا کریں۔ جو آپ کی عملی حالتیں ہیں اس کا جائزہ لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے ایک خطبہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی تھی کہ جو چھوٹی سے چھوٹی انفرادی برائی ہے اس کو قومی برائی بننے سے قبل روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب بچے یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ مسجد کے باہر جو جوتے اتارے جاتے ہیں وہ بکھرے ہوتے ہیں جبکہ ہمیں سکول میں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ جوتے اتارنے ہیں تو ایک ترتیب سے رکھیں۔ چنانچہ وہاں ہم بڑی ترتیب سے رکھتے ہیں۔ اب بچے کہیں گے کہ ہمارے اخلاق اچھے نہیں ہیں جبکہ جاپانیوں کے اخلاق زیادہ اچھے ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے دین کی؟

حضور انور نے فرمایا کہ جاپانیوں کے جو اچھے اخلاق ہیں ان کو اپنائیں، حکمت کی بات جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر عہدیدار جو مسجد آتا ہے اگر وہ دیکھے کہ جوتیاں بکھری پڑی ہیں تو اٹھا کر ریک (Rack) میں رکھ دے، ترتیب سے رکھ دے تو جوتی اتارنے والے کی بھی اصلاح ہوجائے گی اور بچوں کی بھی اصلاح ہوجائے گی۔

نیشنل مجلس عاملہ جاپان کی یہ میٹنگ بارہ بج کر 55 منٹ تک جاری رہی۔

....

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی دوسری منزل پر قائم دفاتر، لجنہ ہال، گیسٹ روم اور رہائشی حصوں کا معائنہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے مبلغ انچارج کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر پانچ منٹ پر مسجد میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

....

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق نیشنل عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر موجود مبلغین نے بھی اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعد ازاں جماعت احمدیہ ناگویا کے ممبران اور بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانان نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر ایک بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

ناگویا سے ٹوکیو کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ناگویا (Nagoya) سے بذریعہ ٹرین ٹوکیو (Tokyo) کے لئے روانگی تھی۔

چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے۔ ہوٹل کی لابی (Lobby) میں خواتین اور بچیاں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد ناگویا ریلوے سٹیشن کے لئے روانگی ہوئی۔

چار بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریلوے اسٹیشن پہنچے۔ یہاں سے ٹوکیو کے لئے ٹرین کی روانگی چار بج کر 32 منٹ پر تھی۔ گاڑی ٹھیک اپنے وقت پر اپنے پلیٹ فارم پر پہنچی اور چار بج کر 35 منٹ پر یہاں سے ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئی۔

ناگویا سے ٹوکیو کا فاصلہ قریباً ساڑھے تین سو کلومیٹر ہے۔ اس بُلٹ ٹرین Nozomi سپر ایکسپریس کی رفتار بعض جگہوں پر 280 کلومیٹر فی گھنٹہ اور بعض جگہوں پر 300 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔

راستہ میں یہ ٹرین صرف Yokohama کے ریلوے اسٹیشن پر رُکی اور چھ بج کر آٹھ منٹ پر ٹوکیو کے Shinagawa ریلوے اسٹیشن پر پہنچی۔

ریلوے اسٹیشن پر صدر جماعت ٹوکیو نے بعض جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بج کر 30 منٹ پر اپنی جائے رہائش Hilton ہوٹل تشریف لے آئے۔

سات بج کر پچاس منٹ پر ہوٹل کے ایک ہال میں (جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے حاصل کیا گیا تھا) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2015ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر180)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ اگست اور ستمبر 2015ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت کے متعدد واقعات میں سے بعض واقعات کا خلاصہ پیش ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محض اپنے فضل سے اپنے حفظ وامان میں رکھے، اسیران کی رہائی اور شریروں کی پکڑ کا سامان فرمائے۔آمین

....

ایک ہی خاندان کے تین احمدیوں پر قاتلانہ حملہ

گلشن اقبال، کراچی؛ 11/اکتوبر 2015ء: یہاں پر رہنے والے ایک ہی گھر کے تین احمدیوں پر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا گیا جب وہ رات کو گھر واپس آ رہے تھے۔ اس کے نتیجہ میں ان میں سے دو احمدی شدید زخمی ہو گئے۔

سلیم رفاقت اپنے دو بھتیجوں معاذ احمد عمر 20 سال اور شامیر احمد عمر 17 سال کے ہمراہ نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد گھر واپس لوٹ رہے تھے۔ جب وہ اپنے گھر کے سامنے پہنچے تو دو نامعلوم افراد نے ان پر اندھا دھند فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ اس واقعہ کے فوراً بعد انہیں ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔سلیم رفاقت کی گردن میں ایک گولی ان کی ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ پھنسی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے پاؤں میں حرکت نہ تھی۔دوسری گولی نے ان کے بازو کی ہڈی میں فریکچر کرکے ان کے ہاتھ کو ناکارہ بنا دیا تھا۔ ایک اور گولی معاذ کے سر کو چھوتے ہوئے گزری تھی۔معاذ کو زیادہ زخم نہیں آئے تھے اس لئے انہیں ابتدائی طبی امداد کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا تھا۔

شامیر احمد اس قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہو گئے۔ان کے پیٹ میں ایک گولی دائیں جانب سے داخل ہوئی اور ان کے اندرونی اعضاء بالخصوص معدہ اور جگر کو شدید نقصان پہنچاتے ہوئے پیٹ کے بائیں جانب سے باہر نکل گئی۔ انہیں مصنوعی طور پر سانس دیا جاتا رہا اور متعدد آپریشنز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے شامیر روبصحت ہونا شروع ہو گئے۔

بی بی سی نے اس واقعہ کی خبر 12/اکتوبر کو نشر کی۔ اس رپورٹ میں یہ کہا گیا کہ پولیس والے اس واقعہ کو راہزنی کی واردات قرار دے رہے ہیں لیکن جماعتِ احمدیہ کے ترجمان نے اس کی تردید کی ہے۔اس سے قبل 21/ مارچ کے روز کراچی میں ایک اور احمدی نعمان نجم کو احمدی ہونے کی وجہ سے شہید کیا گیا تھا۔نیز سال 2012ء کے دوران پاکستان بھر میں شہید ہونے والوں میں سے آدھے کراچی شہر میں شہید کیے گئے تھے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ایک دہشت گرد تنظیم کے اس حملہ کی ذمہ داری قبول کرنے کے باوجود پولیس اس افسوسناک واقعہ کو راہزنی قرار دینے کی کوشش کرتی رہی۔ اس تنظیم نے سوشل میڈیا پر اپنے اس ’کارنامہ‘ کا بہت چرچا کیا۔ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر ان الفاظ میں اعلانات شائع کیے گئے:

”دولتِ اسلامیہ خراسان کے شیر دل مجاہدین نے کراچی کے سخت حالات کے باوجود 3 قادیانیوں (زندیق) کو ٹارگٹ کیا الحمد للہ

کراچی شہر میں ایجنسیز، خفیہ اداروں کی کاروائیاں بڑھ رہی ہیں اور مجاہدین کو آئے روز گرفتار کیا جا رہا ہے اس سب کے باوجود قادیانی اور روافض کو ٹارگٹ کرنا جو اس وقت کفر کے صفِ اول کے اتحادی بنے ہوئے ہیں ہم اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ الحمد للہ اللہ کی توفیق سے دولتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے کامیاب کاروائی کرتے ہوئے قادیانیوں کو ایک نمونہ دکھایا ہے، اور ہم ان کو کھلی دھمکی دیتے ہیں کہ اپنے دین کی تبلیغ اور اپنے عبادت خانے بند کر دیں، مزید یہ کہ انشاء اللہ ہم گستاخِ رسول ﷺ کو قتل کرتے رہیں گے۔“

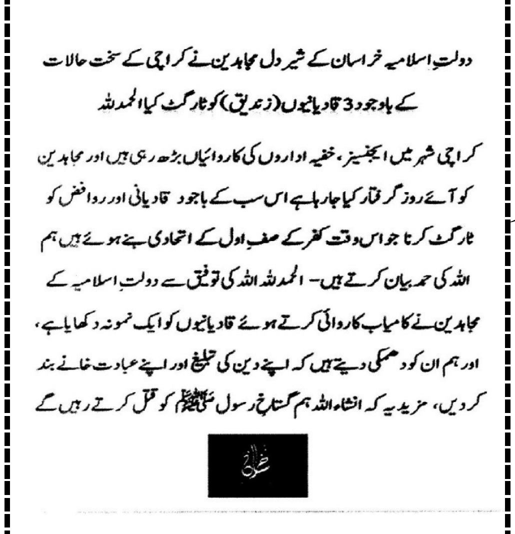

دولتِ اسلامیہ خراسان کے شیر دل مجاہدین نے کراچی کے سخت حالات
کے باوجود 3 قادیانیوں (زندیق) کو ٹارگٹ کیا الحمد للہ

کراچی شہر میں ایجنسیز، خفیہ اداروں کی کاروائیاں بڑھ رہی ہیں اور مجاہدین
کو آئے روز گرفتار کیا جارہا ہے اس سب کے باجود قادیانی اور روافض کو
ٹارگٹ کرنا جو اس وقت کفر کے صفِ اول کے اتحادی بنے ہوئے ہیں ہم
اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ الحمد للہ اللہ کی توفیق سے دولتِ اسلامیہ کے
مجاہدین نے کامیاب کاروائی کرتے ہوئے قادیانیوں کو ایک نمونہ دکھایا ہے،
اور ہم ان کو دھمکی دیتے ہیں کہ اپنے دین کی تبلیغ اور اپنے عبادت خانے بند
کردیں، مزید یہ کہ انشاء اللہ ہم گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرتے رہیں گے

جماعتِ احمدیہ کے ترجمان نے یہ بیان دیا کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف نفرت انگیز لٹریچر کی طباعت اور تقسیم کھلے عام کی جارہی ہے۔ ہر پمفلٹ، اشتہار اور کتاب از خود احمدیوں کی زندگیوں کے لئے ایک دھمکی سے کم نہیں۔نیشنل ایکشن پلان میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ نفرت انگیز لٹریچر شائع کرنے اور اسے پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ احمدیوں کے خلاف نفرت اور اشتعال انگیز لٹریچر شائع کرنے والوں اور انہیں سرِ عام تقسیم کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ دہشتگرد اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احمدیوں پر قاتلانہ حملے کر رہے ہیں۔ اس واقعہ کے ذمہ داروں کو جلد گرفتار کرکے انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہیے۔

....

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

اسلام آباد، 21/اکتوبر 2015ء: روزنامہ ڈان (انگریزی) نے اپنی 21/اکتوبر کی اشاعت میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان کی ایک میٹنگ کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ اس کے موجودہ صدر ملاّں محمد خان شیرانی نے کونسل کی میٹنگ کے بعد ایک پریس بریف میں کہا کہ وہ کونسل میں تین معاملات پر بات کرنا چاہتا ہے لیکن ممبرانِ کونسل ان حساس معاملوں کو دیکھنے پر رضامند نظر نہیں آتے۔اس کے مطابق کونسل کے ایجنڈے پر تین بہت حساس معاملات ہیں لیکن یہ اس وقت زیرِ بحث لائے جاسکتے ہیں اگر دیگر ممبرانِ کونسل اس سلسلہ میں تعاون کریں۔ملاّں شیرانی نے جو جمعیتِ علمائے اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) سے تعلق رکھتا ہے اور ممبر نیشنل اسمبلی ہے دو دن تک جاری رہنے والی اسلامی نظریاتی کونسل کی میٹنگ کے بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ان حسّاس معاملات میں سے پہلا اس سوال کا جواب ہے کہ آیا احمدی ’غیر مسلم‘ ہیں یا ’مرتد‘ ہیں؟ اس سے قبل ضیاء دور میں اسلامی نظریاتی کونسل ’مرتد‘ کی سزا قتل قرار دینے کی سفارش کر چکی ہے۔

دوسرا معاملہ اس کے مطابق پاکستان میں غیر مسلموں کے اوپر ’جزیہ‘ عائد کرنے کی بابت ہے جبکہ تیسری بات یہ ہے کہ کون کون سے فرقے دائرہ اسلام کے اندر اور کون کون سے فرقے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیے جائیں۔اس نے یہ بھی کہا کہ آئندہ میٹنگ میں اس معاملہ پر بحث ہوگی اور سفارشات تیار کی جائیں گی۔

ایک طرف کونسل کا سربراہ یہ بیان دے رہا ہے اور دوسری جانب کونسل کے بعض ممبران ان معاملات کو کونسل میں اٹھانے سے گریزاں ہیں کیونکہ وہ عوام کے جذبات کو مجروح نہیں کرنا چاہتے۔ایک ممبر نے اپنے نام کے اخفاء کی شرط کے ساتھ یہ بیان دیا کہ ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان کی عوام بھارت کی عوام کی طرح نان ایشوز کو لے کر سڑکوں پر مظاہرے کرنے لگے۔یہ مذہبی اور سیاسی قیادت کا کام ہے کہ وہ معاشرے کے اقدار کا تعین کرے، ان پر کسی بھی طرح دباؤ ڈالنا مناسب نہیں۔

ایک سینئر صحافی زاہد حسین نے ڈان کے نمائندہ کو بتایا کہ اس کونسل نے ایسی خلافِ عقل سفارشات کی ہیں کہ کوئی بھی ان کی سفارشات کو سنجیدگی سے نہیں لیتا۔اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے زاہد حسین نے کہا کہ مثلاً بچیوں کی شادی کی کم سے کم عمر 13/سال قرار دینے کی سفارش، زنا بالجبر کو ثابت کرنے کے لئے DNA ٹیسٹ کے نتائج کو ماننے سے انکار کی سفارشات وغیرہ۔مزید برآں ان کی سفارشات قانون کی حیثیت نہیں رکھتیں۔

انہوں نے اس افسوس کا اظہار بھی کیا کہ اس کے باوجود اس کونسل میں موجود ملاّں میں سے بعض کے پاس سٹریٹ پاور ہے اور وہ کسی بھی معاملہ کو لے کر معاشرہ میں فساد پیدا کر سکتے ہیں۔‘

....

بلدیاتی انتخابات اور احمدی

پاکستان میں ہونے والے انتخابات میں ووٹ کی رجسٹریشن کے لئے جو فارم تیار کیا جاتا ہے اس میں ایک خاص گروہ کی تعریف کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر ایمان لانے کے لئے دستخط کیے جاتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ ایسے تمام الیکشنز کا بائیکاٹ کرتی آئی ہے جس میں انہیں بطور ’غیر مسلم‘ ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا ہو۔ سال 2015ء کے دوران ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے لئے جو فارم جاری کیے گئے ان میں بھی اس شق کو رکھا گیا۔اس پر جماعتِ احمدیہ کے مرکزی دفتر کی جانب سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی جو کہ ذیل میں درج کی جاتی ہے:

”صرف مذہبی بنیادوں پر احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ امتیازی سلوک اور مخلوط انتخابات کی روح کے خلاف ہے۔ مذہبی تفریق روا رکھنے پر جماعت احمدیہ بلدیاتی الیکشن 2015 سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے: ترجمان جماعت احمدیہ

چناب نگر ربوہ (پ ر) جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان جناب سلیم الدین صاحب نے کہا ہے کہ الیکشن قوانین کے مطابق ووٹر کی اہلیت پاکستانی شہری ہے نہ کہ مذہب وملت کی تفریق۔الیکشن کمیشن نے ووٹر کی رجسٹریشن کے لئے جو فارم جاری کیا ہے اس میں مذہب کا خانہ بطور خاص ڈالا گیا۔اس ووٹر فارم کے تحت ووٹ کے اندراج کے لئے احمدیوں کو آنحضرت ﷺ سے اعلان لاتعلقی کرنا پڑتا ہے اور کوئی احمدی اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔مزید براں مخلوط انتخاب کے لئے ایک ہی جنرل ووٹر لسٹ بنائی جاتی ہے لیکن اس اصول کے برخلاف 2002ء اور 2008ء کے عام انتخابات میں احمدیوں کے لئے بذریعہ نوٹیفیکیشن 17 جنوری 2007ء (No.F1(6)/2001-Cord) الگ ووٹر لسٹ بنانے کے لئے احکامات جاری ہوئے۔اسی تسلسل میں انتخابی فہرستوں کی تصدیق کے لئے جو کتابچہ ہدایات الیکشن کمیشن نے رجسٹریشن افسران اور دیگر عملے کے لئے شائع کیا اس کی شق 12 میں یہ الفاظ بطور خاص شامل کئے گئے۔

”احمدیوں کے ووٹ ابتدائی انتخابی فہرست میں علیحدہ درج کئے جائیں گے اور رجسٹر کے صفحہ کے اوپر ”احمدیوں کے لئے“ لکھا جائے گا“۔

ترجمان جماعت احمدیہ سلیم الدین صاحب نے کہا کہ اس حکمنامہ کے اجراء اور نفاذ کے نتیجہ میں ووٹر لسٹ کی کیفیت اب یہ قرار پائی ہے کہ ایک فہرست جس میں تمام پاکستانی شہری خواہ وہ مسلمان، مسیحی، یہودی، ہندو، پارسی، سکھ ہوں یا دیگر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں ایک فہرست میں اکٹھے ہیں جبکہ صرف احمدیوں کے لئے الگ ووٹر لسٹ بنائی جا رہی ہے جو مذہبی نفرت وتفریق اور تعصب اور امتیاز کی بدترین مثال ہے۔یہ تفریق بانی پاکستان حضرت قائد اعظم کے فرمودات، آئین پاکستان میں دیئے گئے حقوق، نیز مخلوط انتخابات کی حقیقی روح کے منافی ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کی بھی شدید خلاف ورزی ہے۔درحقیقت یہ محبّ وطن احمدیوں کو ملکی دھارے سے الگ کرنے اور سیاسی طور پر بے اثر بنانے کی کاوش ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس حوالے سے ہم نے حکومت کو تحریراً اور الیکشن کمیشن کو باضابطہ ملاقات کر کے بھی اپنے موقف سے آگاہ کیا لیکن افسوس کہ اس سلسلے میں ابھی تک کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا۔

اس بنا پر جماعت احمدیہ پاکستان اپنا پُر زور احتجاج ریکارڈ کراتے ہوئے بلدیاتی انتخابات 2015ء سے لاتعلقی کا اعلان کرتی ہے۔“

.................................(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی سید محمد رضوی صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3اگست 2011ء میں حضرت مولوی سید محمد رضوی صاحبؓ (یکے از 313) کا مختصر سوانحی خاکہ شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی سید محمد رضوی کے والد صاحب کا نام نواب امیر ابوطالب تھا۔ آپ 1862ء یا 1864ء میں بمقام ایلور علاقہ مدراس میں پیدا ہوئے۔ آپ بڑے وجیہ اور خوبصورت تھے۔ حیدرآباد میں ہائی کورٹ کے وکیل تھے۔ آپ کی بیعت ابتدائی ایام کی ہے۔ آپؓ نے سلسلہ کی بہت ہی مالی معاونت کی۔ حضورؑ کی زندگی میں مسجد اقصیٰ کے لئے دریوں کا تحفہ بھی لائے۔

ایک دفعہ آپ ایک جماعت لے کر قادیان آئے۔ چونکہ حیدرآباد کے لوگوں کو عموماً ترش سالن کھانے کی عادت ہوتی ہے اس لئے آپ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے لئے کھٹے سالن تیار ہوا کریں تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت اقدس نے ’کتاب البریۃ‘ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اُن معاصر علماء میں تذکرہ کیا ہے جنہوں نے آپؑ کی بیعت کی۔

آپؓ حیدرآباد سے 1909ء میں بمبئی منتقل ہوگئے تھے اور 3/اگست 1932ء کو بمبئی میں ہی وفات پائی۔

محترم چودھری محمد الدین عادل صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/اگست 2011ء میں مکرم چودھری احمد علی صاحب کے قلم سے محترم چودھری محمد الدین عادل صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

امام الصلوٰۃ حضرت مولوی نظام دین صاحبؓ کے قبول احمدیت کے بعد ادرحماں کا سارا گاؤں جماعت احمدیہ میں شامل ہوگیا تھا۔ حضرت مولوی نظام دین صاحبؓ کے بڑے بیٹے حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ (B.A;L.L.B.) ایڈووکیٹ سرگودھا اور دوسرے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ (B.A.) تھے۔ گاؤں کی اکثریت ہماری لنگاہ برادری پر مشتمل تھی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے اکٹھے گروپ کی صورت میں جایا کرتے تھے۔ روزانہ ڈیرہ پر مجلس لگتی اور دینی باتوں کا ذکر ہوتا۔ اسی طرح کی ایک مجلس میں محترم سیّد مہدی حسین صاحب معلّم اصلاح وارشاد بھی آئے ہوئے تھے کہ میرے چچا چوہدری محمدالدین عادل مرحوم نے جماعتی عقائد کے بارہ میں کوئی نازیبا جملہ کہہ دیا۔ اس پر اُن کے بڑے بھائی عبدالرحمٰن صاحب نے غصہ میں آکر اُنہیں تھپڑ رسید کردیا۔ اس پر وہ روتے ہوئے ڈیرہ سے اٹھے اور گھر کی طرف چل پڑے۔ لیکن معلّم سیّد مہدی حسین صاحب جلدی سے اُن کے پیچھے جاکر عادل صاحب کو اپنے ساتھ ڈیرہ پر واپس لے آئے اور پھر عبدالرحمٰن صاحب سے کہا کہ آپ نے کتنی غلطی کی ہے، یہ نوجوان تو جماعت کا داعی الی اللہ بننے والا ہے۔

اُس دن سے چوہدری محمدالدین عادل صاحب نے لٹریچر کا گہرا مطالعہ شروع کردیا اور پھر تبلیغ کا ایسا جنون پیدا ہوا کہ کچھ عرصہ بعد ہی دیہاتی رواج کے مطابق پنجابی زبان میں بطرز ’’ڈھولے‘‘ ایک کتابچہ بعنوان ’’جٹ جھَّہ‘‘ لکھ کر شائع کردیا۔ سادہ پنجابی زبان میں یہ ڈھولے تبلیغ کے میدان میں بے حد مؤثر ثابت ہوئے۔

1937ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے چچا میاں محمد مراد صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں حضرت مصلح موعودؓ سے اجتماعی ملاقات کے دوران محترم چوہدری محمدالدین عادل صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ اس نوجوان نے دیہات میں تبلیغ کے لئے ڈھولے لکھے ہیں۔ اس پر حضورؓ نے فرمایا کہ کچھ نمونہ ہمیں بھی سنائیں۔ چنانچہ عادل صاحب نے کھڑے ہوکر کانوں میں انگلی ڈال کر خاص دیہاتی طرز میں ایک ڈھولہ سنا دیا جسے سن کر حضورؓ بہت خوش ہوئے۔

ادرحماں کے قریب ایک بڑی سیم میں پانی مستقل کھڑا رہتا تھا اور بڑی بڑی گھاس (ڈِب) وہاں اُگی رہتی تھی۔ اس سیم پر سے شیرشاہ سوری کی بنوائی ہوئی جرنیلی سڑک گزرتی تھی لیکن عملاً یہ راستہ انتہائی دشوار گزار ہوچکا تھا۔ محترم عادل صاحب 1943ء میں جب بطور مدرّس مڈل سکول بھابڑا میں تعینات تھے تو آپ نے سکول کے لڑکوں کو ساتھ لے کر لمبے اور مسلسل وقارعمل کے ذریعہ یہ راستہ صاف کرکے قابل استعمال بنوایا۔ جب دوبارہ یہ کچا راستہ طے کرنا مشکل ہوگیا تو اُس وقت عادل صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ادرحماں کے قائد تھے۔ اُس وقت آپ نے خدام کو ساتھ لے کر وقارِعمل کے ذریعہ اس جگہ مٹی ڈالنا جاری رکھا اور پھر مستقل طور پر یہ مسئلہ حل کرنے کے لئے پختہ پلیاں بنوانے کی طرف بھی توجہ کی۔ چنانچہ پختہ اینٹوں، سیمنٹ اور مستریوں کی اُجرت وغیرہ کے لئے وہاں سے گزرنے والوں سے عطیات وصول کرنے شروع کردیئے اور اس کا باقاعدہ حساب رکھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے کاغذات میں سے ان عطیات کو دینے والوں کے اسماء اور عطیہ کی رقم بھی لکھی ہوئی ملی۔ بہرحال اس راستہ کو قابل استعمال بنانے کے نتیجہ آپ نے بے شمار لوگوں کی دلی دعائیں حاصل کیں۔

1949ء کے اوائل میں محترم چوہدری محمدالدین عادل صاحب کی وفات ہوگئی تھی۔ آپ کے اکلوتے بیٹے محترم الحاج چودھری ناز احمد ناصؔر صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد زندگی وقف کرکے اس وقت ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن میں خدمت بجا لارہے ہیں۔ ان کا ایک نواسہ نصیر احمد چودھری صاحب، ربوہ کے دفاتر میں اور ایک نواسہ ملک طاہر حیات نسوانہ صاحب، سوویت ریاستوں میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

محترم عادل صاحب کی وفات کے بعد کئی افراد تبلیغ کی غرض سے اُن کا کتابچہ تلاش کرتے رہے۔ اب یہ کتابچہ دیدہ زیب صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

محترم سید رفیق احمد شاہ صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 19/اگست 2011ء میں مکرمہ و۔حنیف صاحبہ نے اپنے سسر محترم سیّد رفیق احمد شاہ صاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔

آپ لکھتی ہیں کہ جب میں پیدا ہوئی تو ان کی بھتیجی بن کر پیار سمیٹا۔ 22سال قبل انہوں نے مجھے اپنی بیٹی بنالیا اور کبھی مجھے محسوس نہیں ہونے دیا کہ میرے حقیقی والدین میرے پاس نہیں۔ حتیّٰ کہ میری شادی کے لئے کپڑوں اور زیور کا انتخاب، ڈیزائننگ کے مشورے اور رنگوں کے لئے انتخاب بھی آپ کا تھا۔

آپ کی عادت تھی کہ تہجد کے وقت سب کے کمروں پر دستک دے کر جگاتے۔ گھر کے ساتھ جب تک مسجد نہ بنی تھی تمام خاندان گھر میں ہی باجماعت نماز ادا کرتا اور تلاوت قرآن کریم سے فضا کو معطّر کرتا۔ یہ روحانی ماحول میرے میکے میں بھی خدا کے فضل سے موجود تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہاں صرف ہمارا گھر اکیلا احمدی تھا جبکہ یہاں گاؤں میں تین چچاؤں کی فیملیاں بھی شامل ہوتی تھیں۔

میرے سسر کی بہت سی یادیں زندہ ہیں۔ بچوں کی پیدائش سے قبل ہر طرح سے خیال رکھنا، تہجد کی نماز کے بعد اور فجر کی نماز سے قبل کچھ نہ کچھ اپنے ہاتھوں سے پکا کر میرے لئے لانا، دودھ کا گلاس بھر کر دینا۔ اس قدر اصرار کرنا کہ دل نہ چاہنے کے باوجود مجھے لینا پڑتا۔ ہومیو دوائیوں میں تسہیل ولادت کی دوائیں دعاؤں کے ساتھ کھلانا۔

تہجد کے وقت نماز میں گڑگڑا کر خدا کے حضور دعائیں کرنا بھی یاد ہے۔ بچیوں کو سکول لے جاتے اور لاتے وقت راستے میں دعائیں سکھانا اور درودشریف پڑھنے کی عادت پیدا کرنا۔ میرے خاوند مکرم سیّد حنیف احمد قمر صاحب جب تبلیغ کے لئے سیرالیون گئے تو میری بچیاں 1 تا 5سال کی عمر میں تھیں۔ میرے سسر نے ان کو بہت پیار دیا اور ان کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات ہر لحاظ سے پوری کیں۔

جب ہم کوارٹر میں شفٹ ہوئے تو اس میں کوئی درخت نہ تھا۔ آپ نے نیم کے تین پودے لاکر لگائے اور کہتے تھے کہ جس گھر میں نیم ہو وہاں بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ نیز تین پھلدار پودے لگانے کی تحریک پر لیموں، امرود اور مالٹے کے پودے لگائے جو اَب پھل دے رہے ہیں۔

نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ طبیعت میں نرمی تھی اور پڑھانے اور سمجھانے کا انداز بہت اچھا تھا۔ ترجمہ پڑھنے کی عمر کی بچیاں میرے پاس گھر پر بھجوا دیتے تھے۔ یہ سلسلہ آج بھی ہمارے گھر پر جاری ہے۔

وقت ضائع کرنا بالکل پسند نہ تھا۔ آخری بیماری میں جب خود مطالعہ نہ کرسکتے تھے تو دوسروں کو کہتے کہ جماعتی نظام کے تحت اُس مہینہ کی مقررہ روحانی خزائن کی جلد پڑھ کر سنائیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے بھی کہتے۔ جب تک صحت نے اجازت دی جلسہ یوکے میں شمولیت کرتے اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کی سعادت پاتے رہے۔

وفات سے 8 دن قبل Coma میں چلے گئے۔ روزانہ 4 گھنٹے میری آپ کی خدمت کے لئے رُکنے کی روٹین تھی۔ اس دوران روزانہ ایک بار سورۃ یٰسین اور پھر دعائیہ آیات بہ آواز بلند تلاوت کرتی تھی۔ وفات سے ایک روز قبل مَیں نے تلاوت شروع کی تو آپ نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ میں نے السلام علیکم کہا تو سر ہلا کر جواب دیا۔ مَیں نے پوچھا: پڑھوں؟ سر کے اشارہ سے جواب دیا کہ ہاں۔ میں پڑھتی رہی میری طرف آنکھیں کھول کر دیکھتے رہے۔ مشینیں ساری اسی طرح اپنا کام کررہی تھیں ہاسپٹل جانے سے شروع ہی سے گھبراتے تھے۔ ہومیوپیتھک ڈاکٹر تھے اور اسی طریقۂ علاج کو ترجیح دیتے تھے۔ ہمیشہ دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ محتاجی کی زندگی سے بچائے اور میری وجہ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ 20/مارچ 2011ء کو آپ نے وفات پائی۔

حضرت چودھری دولت خاں صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 25/اگست 2011ء میں مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب کے قلم سے حضرت چوہدری دولت خاں صاحبؓ آف کاٹھگڑھ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت چودھری دولت خاں صاحب قریباً 1870ء میں حضرت چودھری بلند خاں صاحبؓ کے گھر کاٹھگڑھ ضلع ہوشیارپور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آریہ سکول سے

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9/اگست 2011ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم شامل اشاعت ہے جو سورۃ الزّمر :54 سے متأثر ہوکر کہی گئی ہے جس میں ارشاد ہوا ہے کہ اے مرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یقیناً اللہ سب کے سب گناہ بخشتا ہے۔

اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

گرچہ ہے گناہوں میں گرفتار ، چلا آ
آ پاس مرے میرے خطاکار ، چلا آ

سو بار بھی توبہ کو اگر توڑ چکا ہے
رحمت مری کہتی ہے کہ سو بار چلا آ

مایوس نہ ہو گر مرے وعدوں پہ یقیں ہے
وعدے کا مَیں سچا ہوں ، ستمگار چلا آ

ڈھک لے گی ترے عیب مری رحمتِ جاری
مت بھول مرا نام ہے ستار ، چلا آ

دو اشکِ ندامت ترے دوزخ کو بُجھا دیں
آنکھوں میں لیے اشکوں کی منجدھار ، چلا آ

میں کون ہوں، کیا ہوں، تجھے ادراک نہیں ہے
دیکھا ہی نہیں تُو نے رُخِ یار ، چلا آ

دوزخ سے نہ ڈر ، چھوڑ دے جنت کی طمع کو
آ دیکھ مجھے طالبِ دیدار چلا آ

بندہ ہے تو بندے کے لئے عجز ہے زیبا
سر پر نہ سجا کبر کی دستار ، چلا آ

کر دیتی ہے معدوم یہ فی الفور گناہ کو
توبہ میں نہاں ہیں عجب اسرار ، چلا آ

اب چھوڑ بھی دے ظلم و جفا کا یہ وطیرہ
یاں عجز فقط عجز ہے درکار ، چلا آ

کج رَو کی نہیں ہے مرے کوچے میں رسائی
درگاہِ مقدس ہے یہ ہموار ، چلا آ

بہروپ نہ بھر عابد و زاہد کا نکمے
رگ رگ سے مَیں واقف ہوں ریاکار ، چلا آ

حاصل کی۔ پھر برٹش انڈین آرمی میں بھرتی ہوگئے۔ آپ چار بھائی تھے۔ آپ اور آپ کے والد نے اپنی برادری کے ساتھ 1903ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔

حضرت چودھری صاحبؓ 1947ء میں جماعت کاٹھگڑھ کے سیکرٹری مال تھے۔ قادیان جلسہ پر باقاعدہ جایا کرتے تھے۔ آپؓ کے تین بھائی تھے۔ ایک بھائی حضرت چودھری ہدایت خاں صاحبؓ قادیان میں حضرت اماں جانؓ کی ڈیوڑھی پر دربان بھی رہے۔

تقسیم ملک کے بعد چند سال فیصل آباد کے ایک گاؤں میں رہائش رکھی۔ بعدازاں آپ کو شورکوٹ کے ایک گاؤں میں زمین الاٹ ہوگئی۔ آپ نے وہاں جماعت کو منظّم کیا اور عرصہ دراز تک اس جماعت میں صدر بھی رہے۔ آپ نہایت متقی، پرہیزگار، پابند نماز و روزہ اور باکردار احمدی تھے۔ یہاں مسجد بھی تعمیر کروائی۔ آپؓ موصی تھے۔ 21/اپریل 1965ء کو وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

آپؓ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری محمد علی خاں صاحب 1906ء میں پیدا ہوئے تھے اور 11 مئی 1982ء کو انہوں نے وفات پائی۔ انہیں خوشاب میں اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ جبکہ آپؓ کے ایک چھوٹے بیٹے چوہدری علی محمد صاحب بھی آپؓ کی وفات کے بعد اپنی جماعت کے صدر اور سیکرٹری مال وغیرہ رہے۔ وہ 1914ء میں پیدا ہوئے تھے اور 10 مارچ 1975ء کو انہوں نے وفات پائی۔ موصی تھے۔

مکرم رانا نعیم الدین صاحب مجاہد ساہیوال حضرت چودھری دولت خاں صاحبؓ کے داماد ہیں۔

’’نشیمن‘‘

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے رسالہ ’’انصارالدین‘‘ مئی جون 2011ء میں خاکسار فرخ سلطان محمود کے قلم سے محترمہ امۃ الباسط ایاز صاحبہ کی کتاب ’’نشیمن‘‘ کا تعارف شامل اشاعت ہے۔ اس دلچسپ کتاب میں مختصر لیکن نہایت سبق آموز اور ایمان افروز مضامین جمع کردیئے گئے ہیں۔ گویا جس طرح رنگ برنگے تنکوں، دھاگوں اور پھولوں کی پتیوں سے ایک پرندہ اپنا آشیانہ تعمیر کرتا ہے، اسی طرح مصنفہ نے نہایت قابلیت سے مختلف النوع کہانیوں کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت نشیمن بنانے کی نہایت کامیاب کوشش کی ہے۔

علمی، ادبی، دینی اور معلوماتی مضامین کا یہ مجموعہ کئی سال پہلے شائع ہوا تھا اور اس میں مختلف النّوع دلچسپ مضامین میں سے بعض میں ایسے پہلوؤں کو مختلف انداز میں اجاگر کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے جن سے گھروں میں امن وسکون اور شادمانی کی فضا قائم ہوسکے۔ ایسے امور بھی بیان کئے گئے ہیں جنہیں مائیں اپنے بچوں کی تربیت کرتے ہوئے پیش نظر رکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اُن کی آئندہ نسل اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گی۔ کئی بزرگوں کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو احتیاط سے سپردقلم کیا گیا ہے جو نہ صرف ایمان افروز ہیں بلکہ دوسروں کے لئے نمونہ بھی۔ بہت سے ایسے معلوماتی مضامین بھی اس میں شامل اشاعت ہیں جو گہرے ذاتی مشاہدات کا نتیجہ ہیں۔ مصنفہ نے اس کا انتساب اپنے بزرگ والد ’’خالد احمدیت‘‘ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے نام کیا ہے جو نہ صرف ایک عالم باعمل تھے بلکہ اُنہیں تقریر وتحریر میں بھی ایک خاص ملکہ حاصل تھا اور جن کی قلمی خدمات سے قیامت تک کی احمدی نسلیں فیضیاب ہوتی چلی جائیں گی۔

کتاب میں پچاس سے زیادہ مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ ذیل میں چند مضامین میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔

❁ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کسی لڑکی کا نام جنت تھا۔ کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنت گھر میں ہے؟ اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی۔ یہ بات نہیں ہے۔ نام رکھنے سے کوئی حرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں ہے۔ یا اگر کہے کہ جنت نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ جنت نہیں ہے اور دوزخ ہے بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں ہے جس کا نام جنت ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 180)

☆ بعض لوگ ناموں سے اس قدر متأثر ہوتے ہیں کہ کسی کو مصیبت میں دیکھ کر کہہ دیں گے کہ اپنا نام ہاجرہ سے بدل لو کیونکہ ہاجرہؑ نے بڑے مصائب دیکھے تھے۔

☆ بچہ تو معصوم اور بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ نام کے بارہ میں وثوق سے یہ کہنا کہ سو فیصدی بچے پر اثر پڑتا ہے، یہ بات مانی نہیں جاسکتی۔ ورنہ دولت بی بی کو گھروں میں صفائی کرکے اپنا پیٹ نہ پالنا پڑتا۔

☆ Cook Islands میں کسی باپ کے ہاں پہلا بیٹا پیدا ہوا تو اُس کا نام رکھا گیا ’’آکاٹا کا ٹیموٹاٹا‘‘ یعنی Start of the Engine۔ ساری فیملی خوش تھی کہ یہ بہت اچھا نام ہے۔ ایک ملک Samoa Island کے ایک اخبار میں خبر چھپی کہ ہسپتال ڈیلیوری کے لئے جارہے تھے۔ رش کی وجہ سے بچہ گاڑی میں ہی پیدا ہوگیا تو ماں باپ نے اُس کا نام ’’آسولیاگا‘‘ رکھ لیا یعنی Bad Day۔ اسی طرح وہاں Sea Cucumber یعنی سمندری کھیرا اور Dog's Eye یعنی کتے کی آنکھ جیسے نام بھی رکھ لیتے ہیں۔ ایک بچہ جو وقت سے پہلے پیدا ہوگیا اُس کا نام ’’ٹانے آؤنا‘‘ یعنی Had to come tomorrow رکھ دیا گیا۔ ایک لڑکی کا نام رکھنا تھا، باپ فون کے پاس بیٹھا تھا، اُس کا نام ٹیلیفون ہی رکھ دیا گیا۔ یہ سب کچھ میرے مشاہدے میں ہے۔

☆ جزیرہ طوالو پر ایک بچی کا نام تھا ’’لوئی ماتا‘‘ یعنی آنسو۔ وجہ یہ تھی کہ اُس کے پیدا ہونے پر ماں مرگئی تھی اور سب رو رہے تھے۔ جب نام تجویز کرنے کا خیال آیا تو یہی نام مناسب معلوم ہوا۔

☆ مشرقی افریقہ میں ایک ہمارا ملازم تھا جس کا نام ہی Christian تھا۔ کئی بچوں کا نام ہفتے کے مختلف دنوں پر رکھا ہوا بھی نظر آیا۔ یعنی جس دن بچہ پیدا ہوا وہی دن اُس کا نام بن گیا۔ اسی طرح مہینوں کے ناموں پر نام رکھنا بھی کوئی تعجب کی بات نہیں۔

☆ نیوزی لینڈ میں بھی کسی کے نام کی کوئی اہمیت نہیں۔ کسی کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوں تو ایک کا نام پاؤنڈی اور دوسری کا شلنگ رکھ لیا۔ کسی بستی میں جڑواں بچے پیدا ہوئے تو باپ نے سمندر میں سے گزرتے ہوئے دو بحری جہازوں کے نام اپنے بیٹوں کو دیدیئے۔ طوالو اور ٹونگا جزائر میں تو بعض لوگوں نے بچوں کو گنتی کے نام بھی دے رکھے ہیں۔ یعنی پہلے کا نام ایک دوسرے کا دو تیسرے کا تین۔

کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد جو چیز پہلے نظر آئی وہی بچے کا نام بھی بن گئی۔

☆ یورپ میں کتوں، بلوں اور پرندوں کے علاوہ دکانوں کے بھی عجیب وغریب نام دیکھنے میں آتے ہیں۔ برطانیہ میں شاپنگ سینٹر Sainsbury دراصل ایک شخص کا نام ہے جس نے اِس سٹور کا آغاز کیا۔ اسی طرح Jhon Louis اور Lipstick بھی لندن میں دکانوں کے نام ہیں۔

☆ ہمارے معاشرہ میں بچہ کو اچھا بامعنی نام دینے کا رواج ہے تاکہ اُس کے اچھے اثرات بچے کی ساری زندگی میں نظر آسکیں۔ ایک بار کسی نے MTA پر ہی حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ سے اپنے نام کی تبدیلی کی درخواست کی جو حضور رحمہ اللہ نے منظور فرمائی اور نیا نام بھی تجویز فرمادیا۔

☆ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسمائے حسنیٰ ہی بہترین اور مبارک نام ہیں۔ طوالو میں جب پہلے عیسائی نے احمدیت قبول کی تو حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ نے اُس کا نام عبدالاوّل رکھا۔ پاکستان میں بھی ایک خاندان میں جب چھٹی بیٹی کا نام رکھنے کے لئے حضورؒ سے درخواست کی گئی تو اُسے امۃ الآخر کا نام عطا ہوا۔ مذکورہ دونوں ناموں سے ان کی برکت ہی مقصود تھی۔

☆ حضورؒ نے ایک بار ہومیوپیتھی ناموں سے متعلق یہ دلچسپ بات بھی بتائی کہ ایک بچی جس کو سلیشیا موافق آتی تھی، اُس کو اسی نام سے بلاتے تھے اور دوسری بہن کو برائیونیا کے نام سے بلاتے تھے۔

☆ بعض خاندانوں میں اوپر تلے تین چار بیٹیوں کی پیدائش پر بیٹے کی خواہش قدرتی امر ہے۔ ایک فیملی نے چوتھی بیٹی کا نام بشریٰ رکھ لیا کہ اب کی بار بیٹا ہی ہوگا مگر پھر بیٹی ہوگئی تو اُس کا نام بھی بشریٰ ہی رکھ دیا۔ چونکہ دونوں کے نام ایک ہی تھے اس لئے ایک کے ساتھ بڑی اور دوسری کے ساتھ چھوٹی کا اضافہ کرکے اُنہیں بلایا جاتا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے بھی عطا فرمائے۔

❁ نیوزی لینڈ آسٹریلیا سے 1600 کلومیٹر جنوب مشرق میں ہے۔ کُل آبادی 33 لاکھ ہے۔ یہاں پہلے پہل پولی نیشن لوگ آئے۔ جلد بعد عیسائی مشنری 1814ء میں پہنچے۔ سب سے پہلے ایک شخص Kupe تھا جس نے اس ملک کو دریافت کیا اور اسے Aoteora کا نام دیا یعنی Land of long white cloud۔ بعض مؤرخین نے کیپٹن کُک کو یہ اعزاز دیا کہ اُس نے یہ ملک دریافت کیا ہے کیونکہ دارالحکومت ولنگٹن میں ملک کا سب سے بڑا پہاڑ بھی Mount Cook کہلاتا ہے۔ یہ پہاڑ اتنا بڑا ہے کہ سارا سوئٹزرلینڈ اس پہاڑ میں چھپ جائے۔

آک لینڈ شہر تجارت کیلئے بڑا مشہور ہے جو جہازوں اور کشتیوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس شہر کو City of Sail بھی کہتے ہیں۔ کشتی قریباً ہر شخص کے پاس ہوتی ہے جسے وہ اپنی مقررہ جگہ پارک کرتا ہے۔ غلط پارکنگ پر جرمانہ کے علاوہ کشتی چلانے کا لائسنس بھی ضبط کرلیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی کشتی چور کشتیاں چرا بھی لیتے ہیں جنہیں بعض اوقات پولیس بازیاب بھی کروالیتی ہے۔ کشتی رانی اور مچھلی پکڑنے کے مقابلے یہاں کے پسندیدہ کھیل ہیں۔

ملک کی شروع کی آبادی میں عیسائیوں نے اپنی تعلیم کے لئے چرچ بناکر صرف عیسائیت کی تعلیم دینی شروع کی لیکن بعد میں ان کے اپنے قبائل کے سرداروں نے اپنی مذہبی تعلیم کو رائج کرنا ضروری سمجھا اور اپنے الگ الگ گرجے بنائے اور عبادتگاہیں بنائیں جن کو Marai کہتے ہیں۔ ان کے اعتقاد میں روحوں کا زندہ انسانوں سے باتیں کرنا بہت یقینی حد تک پہنچ گیا ہے۔ یہ توہّم پرست لوگ ہیں۔

❁ یہ کہانی شہر مکہ سے شروع ہوتی ہے جہاں ایک غریب نوجوان رہتا تھا جس کا نام ابوبکر محمد تھا۔ یہ نوجوان اس قدر غریب تھا کہ کئی کئی وقت کھانے کو روٹی نہ ملتی تھی لیکن ایماندار اور نیک اس قدر تھا کہ کسی کی چیز کی طرف آنکھ اٹھاکر بھی نہ دیکھتا تھا۔ ایک دن اُسے بازار میں کسی کی گری ہوئی پوٹلی دکھائی دی۔ اُس نے اُسے کھول کر دیکھا تو اندر سے ایک قیمتی ہار نکلا جو کسی امیر عورت کا معلوم ہوتا تھا۔ یہ نوجوان اِس ہار کو فروخت کرکے امیر بن سکتا تھا لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق اُسے اِس ہار کے مالک کو تلاش کرنا تھا اور کم ازکم ایک سال تک اسے بطور امانت اپنے پاس رکھنا تھا۔ تاہم ہار کا مالک جو ایک شریف بوڑھا تھا، اُسے جلد ہی مل گیا جس نے ہار کی نشانیاں بتاکر وہ ہار ابوبکر محمد سے حاصل کیا اور انعام کے طور پر چند اشرفیاں اُسے دینا چاہیں۔ لیکن ابوبکر محمد اگرچہ اُس وقت بے حد ضرورتمند تھا لیکن اُس نے اشرفیاں لینے سے انکار کردیا۔

کچھ عرصہ بعد ابوبکر محمد نے اپنی غربت سے تنگ آکر کسی دوسرے ملک میں جاکر قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔ ایک روز وہ کشتی میں سوار ہوکر روانہ ہوا لیکن دوران سفر ایک طوفان نے اس کشتی کو تباہ کردیا۔ ابوبکر محمد نے بھی ٹوٹی ہوئی کشتی کا ایک تختہ پکڑلیا۔ چند نوجوان کسی نہ کسی طرح تیرتے ہوئے تختوں کی مدد سے ایک قریبی جزیرے پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے جن میں ابوبکر محمد بھی شامل تھا۔ جزیرے والوں نے ان کا بہت خیال رکھا اور جلد ہی ابوبکر محمد اپنی محنت اور دیانت سے باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوگیا۔ پھر اُس کی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے وہاں کے لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا اور چند بوڑھے اُس کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہمارے جزیرہ میں ایک بہت ہی نیک انسان رہتا تھا، کچھ ہی دن ہوئے اس کا انتقال ہوا ہے اور اب اُس کی اکلوتی بیٹی جو خوبصورت اور سلیقہ مند ہے، اکیلی رہ گئی ہے، اگر آپ پسند کریں تو آپ کا نکاح اُس کے ساتھ کردیا جائے۔

ابوبکر محمد کی رضامندی سے اُس کا نکاح اُس لڑکی سے ہوگیا۔ شادی کے بعد اُس نے اپنی بیوی کو دیکھا تو حیرت سے اُس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس لئے کہ اُس نے اپنے گلے میں وہی ہار پہن رکھا تھا جو مکہ کے بازار میں ابوبکر محمد کو ملا تھا۔ اُس کے پوچھنے پر بیوی نے بتایا کہ یہ ہار میرے اباجان نے میرے لئے خریدا تھا۔ اُس نے اس ہار کی گمشدگی اور پھر ملنے کا قصہ بھی سنایا اور بتایا کہ جس ایماندار نوجوان نے یہ ہار واپس کیا تھا، میرے والد ہمیشہ اُسے دعاؤں میں یاد رکھتے تھے۔ ابوبکر یہ سن کر سوچنے لگا کہ شاید انہوں نے یہ دعا بھی کی ہو کہ وہ نوجوان اس بیٹی کا نصیب بن جائے۔ پھر اُس نے سارا واقعہ اپنی بیوی کو بتایا۔ بعد میں یہی ابوبکر محمد بہت بڑا عالم بنا اور تاریخ میں اُن کا نام قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری کے طور پر محفوظ چلا آتا ہے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 3 جنوری 2011ء میں مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی (نئے سال کے حوالہ سے کہی گئی) ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

ہم بھریں اُونچی اُڑان اب کے برس
زیر کرلیں آسمان اب کے برس
ہم کریں زندہ وہی رسمِ جنوں
مصلحت کا نہ رہے کوئی دھیان اب کے برس
جبر کے ماحول میں کردے عطا
بے زبانوں کو زبان اب کے برس
شکر کے سجدے کریں ہم رات دن
دل ہو اپنا شادمان اب کے برس

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 01, 2016 – January 07, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 01, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah An-Noor, verses 21-28 with Urdu translation.
00:40	Dars-e-Malfoozat: The topic 'the effect of sins'.
00:55	Yassarnal Quran: Lesson no. 47.
01:20	Huzoor's Tour Of The Far East: Recorded on December 18, 2013.
01:50	Aao Urdu Seekhain
02:10	Aadab-e-Zindagi
02:40	Spanish Service
03:10	Pushto Muzakarah
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Baqarah, verses 201-214 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 23. Rec. November 30, 1994.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 268.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 29-33 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'Hazrat Adam (as)'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 48
06:55	Inauguration Of Noor Mosque Crawley: Recorded on January 18, 2014.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on January 02, 2016.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-O-Fiqahi Masail: Programme no. 85.
11:35	Tilawat: Surah An-Naml, verses 45-60.
11:45	Seerat-un-Nabi
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondhane
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:25	Inauguration Of Noor Mosque Crawley [R]
19:50	Introduction To Waqf-e-Jadid
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday January 02, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Yassarnal Quran
00:50	Inauguration Of Noor Mosque Crawley
02:15	Friday Sermon: Recorded on January 01, 2016.
03:20	Rah-e-Huda: Recorded om January 02, 2016.
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 272.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 34-37 with Urdu translation.
06:05	Dars Majmooa Ishteharaat: Writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 15.
07:00	Jalsa Salana UK Address: Rec. July 24, 2011.
08:30	International Jama'at News
09:00	Question And Answer Session: Rec. July 25, 1997
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Surah An-Naml, verses 61-79.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Hamara Aaqa: A programme shedding light on the character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana UK Address [R]
19:45	Servants Of Allah
20:35	International Jama'at News
21:05	Rah-e-Huda [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Sunday January 03, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
00:55	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:40	Story Time: Programme no. 36.
03:05	Friday Sermon: Recorded on January 01, 2016.
04:05	Hamara Aaqa
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 277.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 38-44 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 48.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013 in Canada.
07:55	Faith Matters: Programme no. 180.
08:45	Question And Answer Session
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Spanish Translation of Friday sermon delivered on September 12, 2014.
12:00	Tilawat: Surah An-Naml, verses 80-94.
12:10	Aao Husne Yaar Ki Batain Karein [R]
12:30	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
16:10	Ashab-e-Ahmad: A discussion about the lives of the companions of the Promised Messiah (as).
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:40	One Minute Challenge
20:55	Ashab-e-Ahmad
21:30	Seerat-un-Nabi: A discussion about the way the Holy Prophet Muhammad (saw) used pray and worship.
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question And Answer Session [R]

Monday January 04, 2016

00:25	World News
00:40	Tilawat
00:55	Aao Husne Yaar Ki Batain Karain
01:15	Yassarnal Quran
01:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:30	One Minute Challenge
03:20	Friday Sermon: Recorded on January 01, 2016.
04:25	Seerat-un-Nabi
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 274.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 45-54.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'the need and benefits of religion'.
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 15.
07:00	IAAAE European Symposium: Recorded on February 22, 2014.
07:55	International Jama'at News
08:25	Hijrat
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on July 13, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on August 07, 2015
11:05	Hinduism
11:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: A discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
12:00	Tilawat: Surah An-Qasas, verses 1-17.
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 12, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Hinduism [R]
15:30	Hijrat [R]
16:05	Rah-e-Huda: Recorded on January 02, 2015.
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	IAAAE European Symposium [R]
19:05	Taqareer
19:40	Somali Service
20:15	Dars-e-Malfoozat [R]
21:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:15	Hinduism [R]

Tuesday January 05, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	IAAAE European Symposium
02:05	Kids Time
02:40	Friday Sermon
03:40	Hijrat
04:15	Taqareer
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 198.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 55-59 with Urdu translation.
06:15	Dars Majmooa Ishtehara'at
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 49.
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam: Recorded on May 25, 2013 in Canada.
07:55	Open Forum
08:25	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on January 08, 1995.
10:10	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on January 01, 2016.
12:15	Tilawat: Surah An-Qasas, verses 18-30.
12:30	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 178.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service: Programme no. 08.
15:40	Open Forum [R]
16:10	Press Point: Recorded on December 20, 2015.
17:10	Introduction To Waqf-e-Jadid
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam [R]
19:20	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 01, 2016.
20:30	Live The Bigger Picture
21:15	Aao Urdu Seekhain
21:35	Press Point
22:40	Noor-e-Mustafwi: A discussion about the different aspects of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
22:55	Question And Answer Session [R]

Wednesday January 06, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:35	Yassarnal Quran
00:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam
02:00	Aao Urdu Seekhain
02:30	Servants Of Allah
03:25	Press Point
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 276.
06:00	Tilawat: Surah An-Noor, verses 60-63 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 11.
06:35	Al-Tarteel: Lesson no. 15.
07:00	Atfal Ijtema Germany Address: Recorded on September 16, 2011.
07:40	Qur'an Quiz
08:35	Question And Answer Session: Rec. July 25, 1997
10:00	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on January 01, 2016.
12:05	Tilawat: Surah An-Qasas, verses 31-44.
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein
12:35	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on February 05, 2010.
14:00	Shotter Shondane
16:15	Muslim Scientists
16:30	Faith Matters: Programme no. 181.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Atfal Ijtema Germany Address [R]
19:15	French Service: Programme no. 22.
20:15	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:25	Aadab-e-Zindagi
22:00	Friday Sermon: Rec. February 05, 2010. [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan

Thursday January 07, 2016

00:05	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Atfal Ijtema Germany Address
02:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:00	Aadab-e-Zindagi
03:50	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 199.
06:05	Tilawat: Surah An-Noor, verses 64-65 and Surah Al-Furqan, verses 1-11 with Urdu translation.
06:20	Dars-e-Malfoozat
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 49.
07:00	Inauguration Of Gillingham Mosque: Recorded on March 01, 2014.
08:05	Beacon Of Truth: Rec. December 20, 2015.
09:05	Tarjamatul Quran Class: Surah Al- Baqarah verses 182-189, recorded on November 23, 1994
10:10	Indonesian Service
11:10	Japanese Service
12:10	Tilawat: Surah An-Qasas, verses 45-58.
12:20	Yassarnal Quran [R]
13:00	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on December 18, 2015.
15:00	Aao Urdu Seekhain
15:55	Persian Service: Programme no. 39.
16:25	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	World News
18:20	Inauguration Of Gillingham Mosque [R]
19:00	Annual Waqf-e-Nau Ijtema: Rec. Nov. 29, 2015.
19:30	German Service
20:30	Faith Matters: Programme no. 180.
21:30	Tarjamatul Quran Class [R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 Friday 01 January , 2016 Issue No. 01

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی و تربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

﴿بیلجیم﴾

جماعت احمدیہ بیلجیم کے 23ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

☆......مقامی اخبارات میں جماعت کا تعارف اور جلسہ سالانہ سے متعلق آرٹیکلز کی اشاعت
☆......مختلف علاقوں کے میئرز، نمائندوں، وکلاء اور چرچ کے ڈائریکٹر کی شمولیت اور خطاب
☆......بیلجیم کی وفاقی وزیر کی جلسہ کے آخری سیشن میں آمد اور خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ بیلجیم کو 11 تا 13 ستمبر 2015ء بمقام Afliggem (Brussel) اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مکرم میاں اعجاز احمد صاحب، افسر جلسہ سالانہ بیلجیم کی موصولہ رپورٹ کے مطابق اس میں پانچ ملکوں کی نمائندگی ہوئی اور کُل حاضری 1350 رہی۔

امسال جلسہ سالانہ کا انعقاد Afliggem شہر کے ایک ہال میں کیا گیا جو جماعت احمدیہ بیلجیم کے مرکزی مشن ہاؤس سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔اُس ہال میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت کے لئے ایک جماعتی وفد میئر سے ملنے گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کونسل کو جماعت احمدیہ مسلمہ یعنی حقیقی پُرامن اسلام کا تعارف کروانے کے بعد کونسل کی طرف سے ہال میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت ملی۔الحمدللہ۔

جلسہ سالانہ سے قبل بیلجیم کے ایک اخبار Het Lattste News کے صحافی نے جماعت کے مشن ہاؤس دلبیک (Dilbeek) کا دورہ کیا اور مکرم اسد مجیب صاحب مربی سلسلہ کا انٹرویو لیا۔ مکرم مربی صاحب نے تفصیل سے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے بتایا اور جماعت کی تبلیغی و تعلیمی مساعی کے بارہ میں آگاہ کیا۔ 4 جولائی 2015ء کی اشاعت میں یہ انٹرویو شائع ہوا۔

جلسہ سالانہ کی مکمل تیاری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی دن جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل مورخہ 10 ستمبر بروز جمعرات کو ہوگئی۔اخبار Het Lattste News کا وہی صحافی دوبارہ دس ستمبر 2015ء کو جلسہ گاہ آیا۔صحافی کو جلسہ کے حوالہ سے مختلف معلومات دی گئیں۔

اس نے ہمارے ایک بیلجیئن احمدی مکرم عدنان فاندن بروک کا انٹرویو لیا۔علاوہ ازیں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے مکرم توصیف احمد صاحب مربی سلسلہ اور افسر جلسہ سالانہ نے معلومات دیں اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ جلسہ گاہ کا وزٹ کروایا۔12 ستمبر بروز ہفتہ کی اشاعت میں ایک آرٹیکل مع تصاویر شائع ہوا جس کا آغاز اس عنوان سے کیا کہ ’’مسلمانوں نے Bellekouter ہال کو اپنی کانفرنس کے لئے سجادیا‘‘۔

پہلا دن 11 ستمبر 2015 بروز جمعۃ المبارک

جمعہ سے قبل جلسہ کے انتظامات کا معائنہ ہوا۔دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہِ راست سنا گیا۔ بعدازاں مقامی طور پر مرکزی مہمان مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔

تقریب پرچم کشائی اور افتتاحی اجلاس

4 بج کر 30 منٹ پر لوائے احمدیت اور بیلجیم کا قومی جھنڈا لہرائے جانے کے بعد پہلے اجلاس کا آغاز مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام کے بعد افتتاحی تقریر امیر جماعت بیلجیم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے کی۔ بعد ازاں درج ذیل تین تقاریر ہوئی:

1۔مالی قُربانی اور اس کے ثمرات از مکرم اسد مجیب صاحب (مربی سلسلہ)۔2۔دورِ حاضر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات (ڈَچ زبان میں) از مکرم Adnan vandenBroeck صاحب ۔
3۔دورِ حاضر میں تربیتی مسائل اور ان کا حل از مکرم افضال احمد توقیر صاحب (صدر خدام الاحمدیہ بیلجیم)۔

دوسرا دن 12 ستمبر 2015 بروز ہفتہ

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر کے بعد درس ہوا۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم منیر احمد بھٹی صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد درج ذیل دو تقاریر ہوئیں:

1۔خطباتِ امام کی اہمیت از مکرم ظفر اللہ سلام صاحب (مربی سلسلہ)۔2۔مغرب میں تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تڑپ از مکرم انور حسین صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ۔

تقاریر کے بعد امسال بیعت کرنے والے نومبائعین نے اپنا تعارف کروایا اور قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔

وقفہ اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز مکرم سیّد حامد محمود شاہ صاحب سابق نیشنل امیر بیلجیم کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد درج ذیل تین تقاریر ہوئیں:

1۔نماز سب ترقیات کی جڑ از مکرم منور احمد راجپوت بھٹی صاحب (صدر انصار اللہ بیلجیم)۔2۔اطاعتِ خلافت اور اس سے زندہ تعلق از مکرم توصیف احمد صاحب (مربی سلسلہ)۔
3۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت امن کے سفیر (فرنچ زبان میں) از احمد قادری صاحب۔

دوسرے روز مہمان خصوصی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت عرب مہمانوں کے ساتھ ایک خصوصی تربیتی میٹنگ ہوئی۔

تیسرا دن 13 ستمبر 2015 بروز اتوار

جلسہ کے تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد درج ذیل دو تقاریر ہوئیں:

1۔ پُرامن اسلامی معاشرے کا قیام از مکرم حسیب احمد صاحب (مربی سلسلہ)۔2۔قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے از مکرم میاں اعجاز احمد صاحب (نیشنل جنرل سیکرٹری)۔

تقاریر کے بعد کچھ مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

تبلیغی میٹنگز اور بیعت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے آخری دن تبلیغی میٹنگ کا انعقاد ہوا جس میں 183 مہمانان شامل ہوئے۔ امسال جلسہ سالانہ بیلجیم کے موقع پر بیک وقت دو تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں۔ ایک عربی زبان میں جس کی صدارت مرکزی مہمان مکرم طاہر ندیم صاحب نے کی اور دوسری میٹنگ فرنچ اور فلیمش زبان میں ہوئی۔ اس میں امیر جماعت ہالینڈ مکرم ہبۃ النور صاحب، امیر جماعت بیلجیم مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مکرم عدنان وندن بروک صاحب اور خاکسار نے شمولیت کی۔تبلیغی میٹنگ کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا اور ان میں سے چند جلسہ کے آخری سیشن میں شامل بھی ہوئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین شاملین جلسہ کو بیعت کی توفیق بھی ملی۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

بیعت کرنے والوں میں ایک خاتون اور ان کی بیٹی ہیں۔ان کا تعلق مراکش سے ہے اور یہ پہلے سے ہی زیرِ تبلیغ تھیں۔ان کا کہنا تھا کہ جلسہ میں شامل ہو کر ان کو تمام سوالات کے جوابات مل گئے۔

مراکش کے ایک دوست نے بھی بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

سینیگال سے تعلق رکھنے والے ایک دوست کی لمبے عرصہ سے ایک احمدی سے دوستی ہے اور انہیں احمدیت کا تعارف بھی حاصل تھا لیکن بیعت کے لئے آمادہ نہیں ہوتے تھے۔جلسہ میں شامل ہو کر اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ہی دنیا کو اسلام کا حقیقی چہرہ دکھا رہی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ سینیگال جا کر جماعت سے رابطہ رکھیں گے اور انشاء اللہ واپس آ کر جماعت میں شامل ہوجائیں گے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ بیلجیم کے اختتامی اجلاس کا آغاز مہمانِ خصوصی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم کے بعد مکرم ہبۃ النور فرہاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ نے ڈَچ زبان میں ’کامیاب اسلامی عائلی زندگی‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

بعدازاں کچھ مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا جن میں وفاقی وزیر Elke Sleurs بھی شامل تھیں۔ آپ Secretary of State for Poverty Reduction, Equal Opportunities, People with Disabilities, Urban Policy and Scientific Policy ہیں۔

اس کے بعد مرکزی مہمان مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نے اختتامی تقریر نماز کی ادائیگی اور اس کی اہمیت کے بارہ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مہمان خصوصی مکرم محمد طاہر ندیم صاحب تقریر کرتے ہوئے